یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنی

DVD Version

لبیک یا حسین ع

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ح"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالے

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الحاء

حا۔ حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد آٹھ ہے۔ اور اصطلاح علم حدیث میں «ح» اشارہ ہے تحویل کی طرف، یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہونے کا۔

باب الحاء مع الالف

حاءٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

لَا حَاءُ وَ لَا سَاءُ۔ ایک مثل ہے، یعنی نہ اچھا نہ برا (مرد، عورت)۔

حَاحَا۔ بِالتَّيْسِ بکروں کو بلانا (پانی پینے کے لئے)۔

حَاءٌ۔ ایک کانٹے دار درخت ہے۔

باب الحاء مع الباء

حُبٌّ یا حُبٌّ۔ محبت کرنا، دوستی کرنا، جیسے اِحْبَابٌ ہے۔

تَحَبُّبٌ۔ دوستی ظاہر کرنا۔

حَبٌّ۔ دانہ۔

تَحْبِيبٌ کھیت میں دانہ آجانا۔

مَحَابَّةٌ اور حِبَابٌ۔ دوستی۔

تَحَابٌّ۔ ایک دوسرے سے دوستی رکھنا۔

اِسْتِحْبَابٌ۔ پسند کرنا، اچھا جاننا

حَبَابٌ۔ شبنم، پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے۔ جیسے حَبَبٌ ہے۔

وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح ہنستے تھے یعنی آپ کے دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور چمکدار تھے۔

يُلْقِي إِلَيْهِمُ الْجَبُوبَ۔ ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے تھے۔

يَصِيرُ طَعَامُهُمْ إِلَى رَشْحٍ مِثْلِ حَبَابِ الْمِسْكِ۔ بہشتیوں کا کھانا ایک پسینہ ہو کر نکلے گا، جیسے مشک کے دانے ہوتے ہیں۔ (یعنی خوشبودار، اس میں بدبو نہ ہوگی، جیسے دنیا کے پاخانہ اور پیشاب میں ہوتی ہے)

طِرْتَ بِعُبَابِهَا وَفُزْتَ بِحَبَابِهَا۔ (یہ حضرت علی رضہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی تعریف میں کہا) تم تو اسلام کے عالی مرتبہ تک اڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا۔ اسلام کا جہاں گہرا اور خالص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے۔

اَلْحُبَابُ شَيْطَانٌ۔ حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور سانپ کو بھی کہتے ہیں اس لئے آنحضرت نے اس نام کو مکروہ سمجھا)

فَیَنۡبُتُوۡنَ کَمَا تَنۡبُتُ الۡحِبَّۃُ فِیۡ حَمِیۡلِ السَّیۡلِ پھر وہ لوگ اس طرح اُگیں گے، جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے کوڑے کرکٹ میں اُگتا ہے (وہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس کو پانی اور کھاد ملتا ہے)

نہایہ میں ہے کہ حِبَّہ بکسرۂ حا، ترکاری، بھاجی اور پھولوں کے بیج کو کہتے ہیں۔ اور حَبَّہ بہ فتحۂ حا گیہوں یا جَو کے دانہ کو اور جو اس کے مانند ہو جیسے مسور، جوار، چنا وغیرہ۔ بعضوں نے کہا حِبّہ سے اس حدیث میں خرفہ کی بھاجی مراد ہے کیونکہ وہ جلد اُگ آتی ہے۔ عربی میں اس کو بَقۡلَۃُ الۡحَمۡقَاءِ کہتے ہیں۔

مِنۡ بَیۡنِ حِبِّہٖ۔ اپنے محبوب کے پاس سے۔

اِنَّھَا حِبَّۃُ اَبِیۡکِ (آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ رض سے فرمایا) عائشہ تیرے باپ کی چہیتی ہے (یہ آپ نے حضرت فاطمہ رض سے اس وقت فرمایا، جب اُنھوں نے دوسری بیویوں کی طرف سے حضرت عائشہ رض کا شکوہ کیا۔ حضرت فاطمہ تو اپنے پدر بزرگوار کی عاشق زار تھیں۔ انھوں نے آنحضرت ص کا یہ ارشاد سُنکر کہا اب میں حضرت عائشہ کے مقدمہ میں کبھی نہیں بولوں گی)۔

وَمَنۡ یَّجۡتَرِیُٔ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا اُسَامَۃُ حِبُّ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ اس بات کی جراُت کون کر سکتا ہے اُسامہ رض کے سوا جو آنحضرت ص کا چہیتا ہے (اُسامہ رض حضرت زید رض کے بیٹے تھے جو آنحضرت ص کے متبنّیٰ تھے۔ آپ اُسامہ رض کو بہت چاہتے تھے)۔

نَھَانِیۡ حِبِّیۡ۔ مجھ کو میرے دوست نے منع کیا ہے۔

فَاٰثَرۡتُ حِبَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِبِّیۡ (حضرت عمر رض نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ رض سے کہا، جب اُنھوں نے یہ شکایت کی کہ، آپ نے حضرت اسامہ کی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں رکھی؟ کہ اُسامہ رض کے والد حضرت زید رض آنحضرت کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اس لئے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا۔

بعضوں نے دونوں کو حُبِّیۡ بہ ضمہ حا پڑھا ہے یعنی میں نے آنحضرت ص کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا۔

عَلَیۡکُمۡ بِھٰذِہِ الۡحَبَّۃِ السَّوۡدَاءِ۔ تم اس کالے دانے (یعنی کلونجی) کو لازم کر لو (وہ ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا)

ھُوَ جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ۔ اُحد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اُحد کے لوگ یعنی انصار ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ہم ان سے محبت رکھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جمادات و نباتات میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا ہے اور وہ محبت و عداوت کے محل ہو سکتے ہیں۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ کھجور کی لکڑی آنحضرت ص کی جدائی پر روئی تھی اور پتھر آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور درخت آپ کے بُلانے سے چلے آتے تھے۔ بعضوں نے کہا اُحد کے پہاڑ سے یہاں مدینہ طیبہ مراد ہے کیونکہ جب کوئی باہر سے آتا ہے تو پہلے اس کو اُحد کا پہاڑ نظر پڑتا ہے)

اُنۡظُرُوۡا حُبَّ الۡاَنۡصَارِ التَّمۡرَ۔ دیکھو انصار کھجور سے کیسی محبت رکھتے ہیں (ایک روایت میں اُنۡظُرُوۡا کا لفظ نہیں ہے صرف اتنا ہے حُبُّ الۡاَنۡصَارِ التَّمۡرَ یعنی انصار کی محبوب کھجور ہے)۔

کَلِمَتَانِ حَبِیۡبَتَانِ اِلَی الرَّحۡمٰنِ۔ دو کلمے اللہ کو پسند ہیں سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ اور سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ

اَلۡحُبُّ فِی اللّٰہِ مِنَ الۡاِیۡمَانِ۔ اللہ کی راہ میں محبت (نہ کہ کسی دنیوی غرض سے) ایمان کا ایک جزء ہے (اور رسول کی محبت یہ ہے کہ ہر بات میں آپ کی پیروی کرے، یہ نہیں کہ محبت کا دم بھرے یا طبعی محبت رکھے، کیونکہ طبعی محبت تو ابو طالب کو بھی آپ کے ساتھ تھی، مگر ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا)

حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ (کوئی تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا) جب تک اپنے باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔

فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ۔ اللہ اس سے محبت رکھتا ہے تو

بھی اس سے محبت رکھ۔

اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (میرے پاس تو قیامت کے لئے کوئی سامان نہیں ہے) صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ نے یہ سنکر فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت رکھے۔

اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ۔ میں اس سے (یعنی امام حسنؓ سے) محبت رکھتا ہوں، یا اللہ تو بھی اس سے محبت رکھ، اور جو کوئی اس سے محبت رکھے، اس سے بھی محبت رکھ، (سبحان اللہ، امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی خدا کا محبوب بن جاتا ہے)۔

لَاشَیْءَ اَحَبَّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ۔ اللہ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اس نے اپنے بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی ثنا اور صفت کریں اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

فَکَانَتْ تُحِبُّہٗ وَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّ اَیْمَنَ۔ یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ کو ام ایمن اور ان کے فرزند (اسامہ) سے محبت تھی۔

اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ۔ جب میں اپنے بندے کو اس کی آنکھیں لے کر (اندھا کرکے) آزماؤں، پھر وہ صبر کرے۔

اِذَا اَحَبَّ لِقَاءِیْ۔ جب مجھ سے ملنا پسند کرے یعنی موت کو۔

اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تو قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور رتبہ میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ۔ اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی محبت بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ جو خالص خدا کے لئے ہو)۔

حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہٗ۔ یہاں تک کہ میری محبت اس کو گھیر لیتی ہے (میرے حکموں کے سوا کسی کا حکم نہیں سنتا)۔ اس کا سننا میں ہوتا ہوں (اس کا دیکھنا میں، اس کا ہاتھ میں یعنی وہ میری یاد اور دھیان میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ سوائے میرے نہ وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ دھیان کرتا ہے)۔

اُحِبُّ الْقَیْدَ۔ میں خواب میں یہ دیکھنا کہ پاؤں میں بیڑی پڑی ہو پسند کرتا ہوں (کیونکہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شریعت کے حکموں پر چلے گا، گناہوں سے باز رہے گا۔ اور گلے میں طوق دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دوزخیوں کا تمغہ ہے)۔

فَمَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَۃَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ۔ مجھ کو حکومت اور ریاست اسی دن پسند آئی۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا کے تعلقات اور فضولیات سے دل پھر جائے اور خدا کی محبت سے دل بھر جائے)۔

یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ آپ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

کَانَ یُحِبُّ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔ آپ میٹھی سرد کو پسند کرتے تھے۔

اَلْمُؤْمِنُ حُلْوٌ یُحِبُّ الْحَلَاوَۃَ۔ مومن شیریں ہے شیرینی کو پسند کرتا ہے۔

تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ۔ اور وہ شخص جنہوں نے خالص خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھی، اسی محبت پر اکٹھا ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی حاضر و غائب ایک دوسرے کے دوست رہے، نہ یہ کہ منہ پہ دوستی اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ۔ جب کسی مرد اور عورت میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)۔

أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ۔ یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں (اسی طرح حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔

حَتّٰى تَحَابُّوا۔ یہاں تک کہ آپس میں دوست بن جاؤ!

حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔ (آدمی کا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا) جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو، دین و دنیا کی بھلائی کا، جیسے اپنے لئے خواستگار ہو دیسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اس کا خیرخواہ ہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیرخواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ ہو اس سے حسد رکھے تو پھر تو ایمان ہی سے گیا گزرا۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے)۔[1]

أَلْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي۔ جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)۔

يَجْعَلُوا يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ فَقَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ۔ صحابہ رض نے کیا کیا کہ آنحضرت م کے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہار محبت کیا) آپ نے فرمایا، جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اُس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کرلے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تعظیم اور تکریم سے اللہ کی محبت کا درجہ نہیں ملے گا جب تک کہ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے (ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں نے آنحضرت م کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کا نام سُنا تو انگلیاں چوم لیں[2] میلاد شریف پڑھوا دیا۔ ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا، وہاں پیشانی رگڑ دی۔ اور نہ کسی سنت سے غرض ہے نہ فرض سے بلکہ سنت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں۔ اُس کو وہابی دشمنِ دین سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے ہے۔ آنحضرت م نے اس حدیث میں صاف بتا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر اللہ اور رسول کی محبت کا دعوےٰ ہے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ)

أَحَبُّ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَأَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا۔ آنحضرت کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہ رض تھیں، اور مردوں میں اُن کے شوہر یعنی حضرت علی رض (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہ رض تھیں، اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبر رض تھے)۔[3]

فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ۔ جس نے عربوں سے محبت رکھی، اُس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)۔

حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ۔ دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کہنا شروع کیا، جب اُن کو حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ۔)

مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ۔ ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالےٰ کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں ہے (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)۔

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ۔ یا اللہ! تیری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھ کو محبوب ہو، اُس کو لے کر آ (وہ) میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ پھر حضرت علی رض آئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔)

اِس حدیث سے روافض نے حضرت علی رض کی خلافت بلا فصل

[1] معاذ اللہ! مسلمانوں کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے اور آپس کے حسد اور عداوت کو دُور کرنا چاہئے، ورنہ ان کے ایمان کی خیر نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

[2] گر کہو مولود کو ڈالیں صد بار | پر نہ ہو سنت نبی کی آشکار | گیارھویں غوث کی ہر سال میں | چوم لیویں انگلیاں ہر حال میں
لیک دختر کا جو ہووے ہے جواں | ہو نہ ہرگز عقدِ ثانی لے میاں | ناک کٹ جاتی ہے سوداگر کی تھی | جاکے بازاروں سے خود لیکر ...

[3] منقول ہے یہ بلا خلاف ...

پر دلیل لی ہے۔ ادھر بعض متعصبین اہلِ سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ "اَحَبِّ خَلْقِكَ" کو "خلافت" سے کیا واسطہ؟ غایۃ فی الباب یہ ہے کہ حضرت علی رض حضرت صدیق رض سے افضل ہوں گے، اگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے: اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو۔ (مترجم)

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔ جو شخص (مرتے وقت جب زندگی سے مایوس ہو جائے) اللہ سے ملنا پسند کرے، اللہ بھی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

كَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتٰبِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا، تو آپ اس میں اہلِ کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعضوں نے کہا یہ امر ابتدائی زمانۂ اسلام میں تھا جب تک آپ کو اُمید تھی کہ اہلِ کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے جب انھوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی، تو پھر آپ ہر باب میں ان کی مخالفت پسند کرنے لگے)۔

صِلَةُ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ۔ ناطا جوڑنے سے عزیزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

اِجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ۔ یا اللہ تیری محبت کو اس سے بھی زیادہ ہو، جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ۔ اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے اُن کو آزماتا ہے (آفتیں اور بلائیں بھیجکر)

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ۔ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا (کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں، اگر کبھی شامتِ نفس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے، تو فوراً استغفار کرتا ہے اور استغفار سے اور زیادہ ترقی درجات اور محبت ہوتی ہے)۔

مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّتَهٗ وَخَالَفَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَذَّابٌ وَكِتَابُ اللّٰهِ يُكَذِّبُهٗ (امام حسن بصری نے فرمایا) جو شخص اللہ کی محبت کا دعوےٰ کرے اور آنحضرت ص کی سنت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اُس کو جھوٹا بتلاتی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجَّلُ۔ جو نیک کام جلد کیا جائے، اللہ اُس کو پسند کرتا ہے۔

لَا تَرَوْنَ مَا تُحِبُّوْنَ حَتّٰى يَخْتَلِفَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ تم جو پسند کرتے ہو (یعنی امام مہدی کا نکلنا) وہ اُس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک کہ فلانے کی (یعنی حضرت عباس رض کی) اولاد میں اختلاف نہ ہو (جب اُن میں اختلاف ہو گا، ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہو گا پھر امام مہدی ظاہر ہوں گے)۔

حُبُّ عَلِيٍّ حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ۔ حضرت علی رض سے محبت رکھنا ایسی نیکی ہے، جس کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہ کریگا۔ اِس حدیث کا تتمہ یہ ہے:-

وَبُغْضُ عَلِيٍّ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ۔ یعنی حضرت علی رض سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے، جس کے ہوتے کوئی نیکی کام نہ آئے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے، حالانکہ اہلِ سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اِس لفظ سے نہیں ملی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔ یعنی حضرت علی رض سے منافق محبت نہیں کرنے کا اور مومن اُن سے بغض

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۳ ۵ اب اختلاف ہے اس میں کہ حضرت عائشہ رض افضل ہیں یا حضرت فاطمہ رض۔ اسی طرح اِس میں اختلاف ہے کہ حضرت صدیق افضل ہیں یا حضرت علی رض۔ اکثر اہلِ سنت نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو افضل کہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اصولِ دین میں نہیں ہے نہ اس کا جاننا ضروری ہے کہ صحابہ میں کون کس سے افضل تھا۔ خواہ مخواہ متاخرین نے اِس قسم کے بے ضرورت مسائل کو عقائد میں داخل کر دیا ہے کوئی افضل ہو ہم کو اس سے کیا غرض، اللہ کے نزدیک جو افضل ہے وہی افضل ہے۔ ۱۲ منہ

نہیں رکھنے کا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ:

مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔ یعنی جس نے علیؓ سے محبت رکھی (اُس نے مجھ سے محبت رکھی) اور جس نے علی رضؓ سے بغض رکھا، اُس نے مجھ سے بغض رکھا (اور ظاہر ہے کہ پیغمبر سے بغض رکھنے والا کافر ہے، اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی)۔

حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ مشہور صحابی ہیں۔

حَبُّ الرَّشَادِ۔ رائی۔

حَبَجٌ۔ خوب کھا کر موٹا ہونا۔ بدہضمی سے پیٹ پھول جانا۔ تخمہ ہونا۔

اِنَّا لَا نَمُوْتُ حَبَجًا عَلٰی مَضَاجِعِنَا كَمَا يَمُوْتُ بَنُوْ مَرْوَانَ

ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے، جیسے مروان کے بیٹے مرتے ہیں (یہ عبد اللہ بن زبیر رضؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ مروان کے خاندان کی طرح ہم دنیا کے حریص اور کھانے پینے والے، پیٹ پرست جان تصدق کرنے والے نہیں ہیں)

حَبَّذَا۔ بمعنی نِعْمَ یعنی اچھا ہے۔

حَبْرٌ۔ اچھا کرنا، رنگین کرنا۔

حَبْرَةٌ اور حَبْرٌ اور حُبُوْرٌ۔ خوش کرنا، خوش ہونا، عیش کرنا

فَرَاٰی مَا فِیْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ۔ پھر بہشت میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھے گا۔

اَلنِّسَاءُ مَحْبَرَةٌ۔ عورتیں خوشی کی چیز ہیں۔

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَسِبْرُهٗ

دوزخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ روپ، حسن و جمال بالکل مٹ گیا ہو گا (شکل بگڑ گئی ہو گی)

لَحَبَّرْتُهَا لَكَ تَحْبِيْرًا (اگر میں جانتا کہ آپ میری قرأت سن رہے ہیں) تو میں خوب عمدگی سے (اچھی آواز بنا کر) اُس کو پڑھتا۔

مَا هٰذَا الْحَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَقِيْرُ۔ (حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرتؐ سے نکاح کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ جوڑا پہنایا، ان کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا۔ وہ نشہ

میں تھے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے) یہ نقشین چادر کیسی؟ یہ خوشبو کیسی؟ یہ قربانی کیسی؟

بُرْدٌ حَبِيْرٌ اور بُرْدٌ حِبَرَةٌ۔ نقشین بیلدار چادر (جو یمن میں بنا کرتی تھی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا الْخَمِيْرَ وَاَلْبَسَنَا الْحَبِيْرَ

شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا اور حبیر پہنایا۔

حِيْنَ لَا اَلْبَسُ الْحَبِيْرَ۔ جب میں حبیر نہیں پہنتا تھا (یعنی بیلدار نقشی چادر یمن کی)۔

رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ۔ میں نے سد سکندری کو نقشی چادر کی طرح دیکھا[1]

كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ۔ آنحضرتؐ کو سب کپڑوں میں پہننے کے لیے یمن کی نقشی چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے)۔

اَحْبَارٌ جمع ہے حَبْرٌ یا حِبْرٌ کی، یعنی عالم، مولوی، فاضل سورۂ مائدہ کو سورۂ احبار بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں احبار کا لفظ آیا ہے جیسے جریر شاعر کہتا ہے۔ لَا يَقْرَاْنِ بِسُوْرَةِ الْاَحْبَارِ (یعنی دونوں وعدہ خلاف ہیں) دونوں سورۂ مائدہ نہیں پڑھتے (جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پورا کرنے کا حکم ہے)۔

حِبْرُ الْاُمَّةِ۔ امت کے فاضل ابن عباسؓ کا لقب ہے (اسی طرح بَحْرُ الْاُمَّةِ یعنی علم کے دریا) كَعْبُ الْاَحْبَارِ ایک تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں اسلام لائے تھے۔

اِنَّ الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ هَزْلًا بِذَنْبِ بَنِیْ اٰدَمَ حباری

---

[1] یہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سد سکندری کو چشم خود دیکھ آئے تھے۔ اب اس کا انکار کرنا خواہ مخواہ تمادا اور بے وقوفی ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں وہ میں چھپ گئی ہو یا گر گئی ہو۔ ۱۲ منہ۔

(ایک چڑیا ہے جو چگنے کے لئے بڑی بڑی دور نکل جاتی ہے) دُبلی ہو کر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مرجاتی ہے (ان کے گناہوں کی شامت سے پانی نہیں برستا، بیچارے جانور بھی تباہ ہوجاتے ہیں۔ حباری کو اردو میں سُرخاب کہتے ہیں)۔

كُلُّ شَيْءٍ يُحِبُّ وَلَدَهٗ حَتَّى الْحُبَارٰى۔ ہر جانور کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے، یہاں تک کہ حباری کو بھی۔ (حالانکہ وہ احمق پرندہ مشہور ہے۔ جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے، اس کو کھلاتی ہے، اُڑنا سکھاتی ہے)

سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ آنحضرت ؐ پر وفات کے بعد ایک نقشی چادر ڈالدی گئی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا)

كَلَّ دُوْنَ وَصْفِهٖ تَحْبِيْرُ اللُّغَاتِ۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے سے الفاظ گو اُن کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے عاجز ہیں (کیسے ہی فصیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل ہے "خاموشی از ثنائے تو حدِ ثنائے تست")۔

مَنْ عَزّٰى حَزِيْنًا كُسِيَ فِي الْمَوْقِفِ حُلَّةً يُحْبَرُ بِهَا يُحْبَرُ بِهَا۔ جو شخص کسی غمزدہ کی تسلی کرے گا، اُس کو قیامت کے دن ایک جوڑا پہنا کر خوش کیا جائے گا۔ یا جوڑا پہنا کر وہ آراستہ کیا جائے گا۔

لَا بَأْسَ بِاَكْلِ الْحُبَارٰى۔ حباری کا گوشت کھانا کچھ قباحت نہیں (یعنی حلال ہے)۔

لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا كَانَ مَحْبُوْرًا۔ رضاعت وہی حرام کرتی ہے جو مَحبور ہو (مَحبور کو راوی نے پوچھا کہ کیا ہے؟ فرمایا ماں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے، یا لونڈی جو خریدی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا مَحبور یہاں بمعنی معلوم ہے یعنی جس رضاعت کا علم ہو لوگ اس سے واقف ہوں اُسی سے حرمت ثابت ہوتی ہے)

حِبْرٌ سیاہی کو بھی کہتے ہیں (یعنی روشنائی جس سے لکھتے ہیں)۔

مِحْبَرَةٌ یا مَحْبَرَةٌ یا مَحْبُرَةٌ۔ دوات۔

حَبْسٌ یا مَحْبَسٌ۔ روکنا، قید کرنا، اللہ کی راہ میں وقف کرنا۔

اِنَّ خَالِدًا جَعَلَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خالد رض نے تو اپنے زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کردیا ہے۔

حَبَسْتُ اور اَحْبَسْتُ دونوں کے معنی ہیں نے وقف کردیا اور حُبُس بالضم اسم مصدر ہے، بمعنے مالِ وقف۔

لَا حَبْسَ بَعْدَ سُوْرَةِ النِّسَاءِ۔ جب سورۂ نساء اُتر چکی (عورتوں اور مردوں کے حصے مقرر ہوچکے) تو اب کوئی مال وارثوں سے روکا نہیں جاسکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چل سکتی کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے، عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی تھیں یا عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔

حَبِّسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ (اے عمر ایسا کر کہ) اصل باغ کو تو اپنی مِلک میں روک رکھ اور اس کا ثمرہ (میوہ) وقف کردے (جس کا جی چاہے کھائے)۔

ذٰلِكَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ یہ اللہ کی راہ میں (مجاہدین پر) وقف کردیا گیا ہے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِطْلَاقِ الْحُبُسِ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبہ بحیرہ حام وغیرہ پر کوئی سواری نہ کرے، بوجھ نہ لادے، آنحضرت ؐ نے تشریف لاکر یہ سب قیدیں اُڑا دیں، ہر طرح کی آزادی ملی)

لَا يُحْبَسُ دَرُّكُمْ۔ تمہارے دودھ والے جانور روکے نہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں کو پکڑ کر زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لایا جائے)۔

وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ۔ اس اونٹنی کو حرم میں جانے سے اسی خداوند نے روک دیا، جس نے ابرہہ کا ہاتھی

روک دیا تھا۔ (جو کعبہ کو ڈھانے آیا تھا)۔

اِنَّہٗ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ عَلَی الْحُبُسِ۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابو عبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو (پیادہ ہونے کی وجہ سے) رک گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکے تھے)۔

(ایک روایت میں عَلَی الْحُبَّسِ ہے۔ اس صورت میں یہ حابس کی جمع ہوگی نہ کہ حبیس کی کیونکہ فَعِیْلٌ کی جمع فُعُلٌ آتی ہے نہ کہ فُعَّلٌ۔ زمخشری نے کہا یہ حُبُس ہے۔ بہ تخفیف با بہ معنی پیدل لوگ، کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں)

اِنَّ الْاِبِلَ خُمُرٌ حُبُسٌ مَا جَشِمَتْ۔ اونٹ دُبلے پتلے جانور ہیں۔ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں، جتنا اُن پر بوجھ ڈالا جائے وہ اُٹھالیتے ہیں۔ ایک روایت میں:

خُنُسٌ ہے جو جمع ہے خَانِسٌ کی، یعنی پیچھے رہ جانیوالے (مطلب یہ ہے کہ پانی پینے میں جلدی نہیں کرتے)

اَیْنَ حِبْسُ سَیَلٍ فَاِنَّہٗ یُوْشِکُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْہُ نَارٌ تُضِیْئُ مِنْہَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی سَیَل کا کٹہ کہاں ہے وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی، جس سے بُصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی۔

حِبْسٌ۔ لکڑی یا پتھر کا روک (کٹہ) جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پینے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں بعضوں نے کہا حِبْسُ سَیَلٍ ایک مقام کا نام ہے بنی سلیم کی پتھریلی زمین میں، بعضوں نے کہا یہ لفظ حُبُسُ سَیَلٍ ہے۔)

ذَاتُ حَبِیْسٍ مکہ میں ایک مقام ہے۔

حَبِیْسٌ ایک مقام ہے رقہ میں وہاں صفین کے شہیدوں کی قبریں ہیں

لَعَلَّہَا تَحْبِسُنَا۔ شاید صفیہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی حیض سے پاک ہونے تک)

مَا اَرٰی اِلَّا حَابِسَتُکُمْ۔ میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی

نَدَّ بَعِیْرٌ فَحَبَسَہٗ۔ ایک اونٹ بدک نکلا پھر اُس کو روک دیا۔

(یعنی تیر مار کر اُس کو ٹھہرا دیا)۔

اَللّٰہُمَّ احْبِسْہَا عَلَیَّ۔ یا اللہ سورج کو میرے لئے روک رکھ۔

فَکَرِہْتُ اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِہٖ۔ مجھ کو بُرا معلوم ہوا کہیں یہ سونا مجھ کو (اللہ کی یاد میں) حائل ہو، اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا (نہ دنیا کا مال متاع رہے گا نہ اس کا خیال آئے گا)۔

اِنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے (کیونکہ اُن سے حساب فہمی ہوگی۔ محتاج لوگ اُن سے پہلے بے کھٹکے بہشت میں جا دھمکیں گے)

حَبَسُوْا اَنْفُسَہُمْ لِلّٰہِ۔ انہوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد راہب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبیس (الکہا) کہتے ہیں)۔

اِلَّا مَنْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ۔ اب دوزخ میں وہی رہ جائیگا جس کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رُو سے اس کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)

– اِحْتَبَسَ بَوْلُہٗ۔ اُس کا پیشاب رُک گیا؛ یا اُحْتُبِسَ روک دیا گیا۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ الْحَبِیْسِ۔ آنحضرت صلعم نے حبیس کے پھیر دینے کا حکم دیا (یعنی اُس مال کے دیدینے کا، جس کو جاہلیت کے زمانہ میں کافر لوگ روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ۔ الٰہی میں اُن گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک لیتے ہیں (جن کی شامت کی وجہ سے دُعا تجھ تک نہیں پہنچتی۔ امام زین العابدینؓ نے فرمایا، وہ گناہ یہ ہیں۔ بدنیتی، خبث باطن، مسلمان بھائیوں سے نفاق کرنا، اذان کا جواب نہ دینا، فرض نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے)۔

اَلذُّنُوْبُ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَاءِ۔ وہ گناہ جن سے بارش رُک جاتی ہے۔ (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان

یوں کیا ہے۔ حاکموں کا ظلم اور ستم، جھوٹی گواہی، اخفائے شہادت، زکوٰۃ نہ دینا، ظلم کی مدد کرنا، یعنی ظالم کی کمک۔ محتاجوں پر دل سخت کر لینا، اُن پر رحم نہ کرنا)۔

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا وقف کر دے (کہ مجاہدین اُس سے کام لیں) یا اللہ کی راہ میں کسی ناکہ کو روکنے کے لئے اس گھوڑے سے کام لے۔

اَلْجَاَتْنَا مَحَابِسُ الْعُسْرَةِ۔ ہم کو تنگدستی کی قیدوں نے لاچار کر دیا (یہ استسقاء کی دعا میں وارد ہے)

حُبْشٌ یا حُبَاشَةٌ۔ جمع کرنا۔

حَبَشٌ۔ ایک قوم ہے جو کالے ہوتے ہیں اس کو حبشہ بھی کہتے ہیں۔ مفرد حَبَشِیٌّ ہے۔

اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْشَ۔ قریش نے آپ سے لڑنے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (مجمع میں ہے کہ احابیش قریش اور کنانہ اور خزیمہ اور خزاعہ کے لوگ جو حبشی پہاڑ پر جمع ہوئے تھے اور انھوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم دشمن کے مقابل سب مل کر ایک رہیں گے، جب تک رات تاریک اور دن روشن رہے اور حبشی پہاڑ قائم رہے، اس وجہ سے ان لوگوں کو احابیش" کہنے لگے۔

نہایہ میں ہے کہ اَحَابِيْش قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیث سے مل گئے تھے، جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے۔ بعضوں نے کہا احابیش جمع ہے اُحْبُوْش یا اُحْبُوْشَة کی، یعنی وہ جماعت جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں)۔

وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا (میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور حاکم کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں) گو وہ حاکم حبشی غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت قبول کرلو، کیونکہ خلافتِ شرعی بجز قرشی کے دوسرے ذات والے کو صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خلیفہ اپنا نائب کسی حبشی غلام کو بھی مقرر کرے، اور کہیں کا حاکم بنا کر بھیجے تو اُس کی اطاعت کرو بغاوت اور سرکشی نہ کرو، کیونکہ یہ بغاوت درحقیقت خلیفہ سے بغاوت ہے)۔

فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ۔ آپ کی انگوٹھی میں ایک نگینہ تھا حبش کا (یعنی جزع یا عقیق کا جو یمن اور حبش میں پیدا ہوتا ہے)۔

اِنَّهٗ مَاتَ بِالْحُبْشِيِّ۔ وہ حُبشی میں مر گئے۔ حبشی بضم حا وسکون با و کسرہ شین و تشدید یا۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ سے قریب، اور جوہری نے کہا وہ ایک پہاڑ ہے مکہ کے نشیبی جانب میں۔

تُوُفِّيَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ۔ ایک نیک بخت شخص حبش کا رہنے والا گزر گیا۔

اَلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ۔ یہ حبشی عورت کون ہے سمندر والی یا کوئی اور (فاطمہ بنتِ ابی حبیش ایک صحابیہ عورت کا نام تھا۔ انھوں ہی نے بی بی اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے حیض کی حدیث پوچھی تھی۔ امام محمد باقرؒ نے فرمایا ان کو سات برس تک استحاضہ رہا تھا)۔

حَبْطًا یا حُبُوْطًا۔ باطل ہونا، اکارت جانا۔

اِحْبَاطٌ۔ باطل کرنا، ضائع کرنا۔

حَبَطًا۔ جانور کا پیٹ بہت کھانے سے پھول جانا یا اُس کے پیٹ میں بہت کھانے سے درد ہونا۔

اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ۔ اللہ اس کے اعمال اکارت کر دے گا۔

اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ۔ ربیع جو چارہ اُگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے، پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں خَبَطًا ہے خائے معجمہ سے، یعنی بے قرار کر کے۔)

خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْ تَحْبَطَ عَمَلُهٗ۔ بہ فتحہ با باب عَلِمَ سے یا بہ کسرہ با باب ضَرَبَ سے، یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف ہو جانے کا ڈر۔

مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اُس کا عمل اکارت ہو جائے گا (یعنی ثواب نہ ملے گا،

یاد نہ کے گا۔ بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرضیت کا انکار کرے، وہ تو کافر ہو جائے گا۔ اس کے سارے اعمالِ خیر لغو ہو جائیں گے

اِنَّ عَامِرًا اَحْبَطَ عَمَلَهٗ۔ عامر بن اکوع کا عمل لغو ہو گیا۔ (کیونکہ اس نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا اور اسی زخم سے مر گیا)

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْاَعْمَالِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے۔

اَحْبَطْتَ عَمَلَكَ۔ تو نے اپنا عمل ضائع کر دیا (یعنی اپنی قسم جھوٹی کی)

حَبَنْطٰی۔ غصے میں بھرا ہوا پست قد، بڑے پیٹ والا۔

اِحْبِنْطَاءٌ۔ پیٹ پھولنا۔

يَظَلُّ مُحْبَنْطِئًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ[1] (کچا بچہ) غصہ میں بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اَڑا رہے گا (بہشت کے اندر جانے سے رکا رہے گا)۔

حَبَقٌ یا حُبَقٌ یا حُبَاقٌ۔ گوز لگانا، پادنا، ارنا۔

نَهٰى عَنْ لَوْنِ الْحُبَيْقِ اَنْ يُّؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ (زکوٰۃ میں لون الحبیق کھجور لینے سے آپ نے منع فرمایا وہ ایک قسم کی ردی کھجور ہے۔ منسوب ہے ابن حبیق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا)۔

حُبَيْقٌ اور نُبَيْقٌ اور ذَوَاتُ الْعُنَيْقِ اور نَبَاتُ حُبَيْقٍ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں۔

نَهٰى عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَعِذْقِ الْحُبَيْقِ (ابو حاتم نے کہا مجھ سے اصمعی نے بیان کیا کہ امام مالکؒ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جعرور اور معران: الفارہ اور عذق بن حبیق زکوٰۃ میں نہ لے۔ یہ سب کھجور کی خراب قسمیں ہیں۔

حَبِقَةٌ۔ پست قد۔

كَانُوْا يَحْبِقُوْنَ فِيْهِ (قرآن میں جو آیا ہے وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ اس کی تفسیر یوں کی ہے) وہ مجلس میں گوز مارتے تھے۔

حَبْكٌ۔ باندھنا، مضبوط کرنا، اچھا بننا، کاٹنا، مارنا۔

حِبَاكٌ۔ راستہ۔

حُبُكٌ۔ حباك کی جمع ہے راستے۔

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَبِكُ تَحْتَ دِرْعِهَا فِي الصَّلٰوةِ (حضرت عائشہؓ کرتے کے نیچے اپنی ازار کو نماز میں مضبوط باندھتی تھیں)

لَاَصْبَحْتَ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَّوَالِدًا رَسُوْلَ مَلِيْكِ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَائِكِ۔ عمرو بن مرہ نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا ہے (یعنی) آپ اپنی ذات اور اپنے والد کی رو سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسول ہیں، جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے۔

رَأْسُهٗ حُبُكٌ یا شَعْرُهٗ حُبُكٌ حُبُكٌ۔ دجال کے بال گھونگریالے ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تھما ہوا پانی یا ریتی جو ہوا سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں مُحَبَّكُ الشَّعْرِ ہے معنی وہی ہیں۔

حَبْلٌ۔ رسی یا رسی سے باندھنا، جال میں پھانسنا یا جال پھیلانا۔

حَبَلٌ۔ حمل ہونا، حاملہ ہونا۔

كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ اللہ کی کتاب ایک رسی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں جیسے قرآن میں ہے خیط ابیض سفید دھاگہ، یعنی نور کی دھار)

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے (یعنی اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان)۔

عَلَيْكُمْ بِحَبْلِ اللّٰهِ تم اللہ کی رسی (یعنی قرآن) کو تھامے رہو۔

وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ حِبَالٌ ہم میں اور ان لوگوں میں عہود اور اقرارات تھے۔

---

[1] پوری حدیث یوں ہے تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم حتی ان السقط لیظل محبنطئا علی باب الجنة فیقول له ادخل فیقول لا حتی یدخل ابوای۔ (مجمع البحرین) یعنی شادی کرو کیونکہ میں قیامت میں تمہاری وجہ سے تمام امتوں سے زیادہ تعداد والی امت کا پیغمبر ہوں گا یہاں تک کہ کچا بچہ بھی غصہ میں بھرا ہوا جنت کے دروازے پر آئے گا اس سے خداوند تعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ تو وہ کہے گا نہیں جب تک میرے والدین نہ جائیں گے (میں بھی نہ جاؤں گا)۔

فِیْ حَبْلِ جِوَارِكَ۔ تیری پناہ کی سرحد میں (عرب لوگوں کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے، ان میں جب کوئی سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے، جس کی سرحد سے اس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جب تک اس کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا، اسی کو حبل جوار کہتے)۔

یَاذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ۔ اے مضبوط رسی والے (بعضوں نے کہا صحیح ذَا الْحَیْلِ ہے یعنی سخت قوت والے۔ مگر اہلِ حدیث کی روایت حبل ہے، بائے موحدہ سے)۔

اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ۔ میرے سفر کرنے کے سامان سب جاتے رہے (نہ توشہ ہے نہ سواری) ایک روایت میں جِبَالُ ہے پہاڑوں نے مجھ کو روک دیا، اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا۔

مَا تَرَکْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْهِ۔ میں نے راستے کی کوئی رسی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا (بعضوں نے کہا کہ یہ حِبَالُ جیسے زمین میں حِبَالُ یعنی ریت کے ٹیلے)۔

صَعِدْنَا عَلٰی حَبْلٍ۔ ہم ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔

وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَیْنَ یَدَیْهِ اور ریت میں پیدل چلنے والوں کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعضوں نے کہا حَبْلِ مُشَاة سے ان کی صف، یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا ان کو ریت کے ٹیلے سے تشبیہ دی)۔

کُنَّا اِذَا اَتٰی حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ اَرْخٰی لَهَا۔ جب ریت کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے پر پہنچتے، تو اس کی باگ ڈھیلی کر دیتے۔

ضَرَبْتُهٗ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهٖ۔ میں نے گردن کے اس مقام پر مارا جہاں پر چادر رہتی ہے (بعضوں نے کہا حَبْلُ الْعَاتِقِ موضع ہے گردن اور مونڈھے کے درمیان۔ بعضوں نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے حبل الورید گردن کی رگ)۔

یَغْدُوْ وَالنَّاسُ بِحِبَالِهِمْ فَلَا یُوْزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے، اور ہر ایک اونٹ کی ناک میں رسی ڈال کر اس کا مالک بن جائے گا (ایک روایت میں یَخْطِمُهٗ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

فَاِذَا فِیْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ یکایک کیا دیکھتا ہوں، وہاں موتی کے ٹیلے ہیں (ایک روایت میں جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ ہے۔ یعنی موتی کے گنبد (قبے)۔

حَبَائِلُ جمع ہے حِبَالَةٌ کی اور حِبَالَةٌ جمع ہے حَبْلٌ کی

اَتَوْكَ عَلٰی قُلُصٍ نَوَاجٍ مُتَّصِلَةٍ بِحَبَائِلِ الْاِسْلَامِ جوان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے، جو اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی ہوئی تھیں۔

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ۔ عورتیں شیطان کے جال ہیں (پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)۔

وَیَنْصِبُوْنَ لَهُ الْحَبَائِلَ۔ ان کے لئے جال بچھاتے ہیں۔ (پھندے لگاتے ہیں) اِنَّ نَاسًا مِنْ قَوْمِیْ یَتَحَبَّلُوْنَهَا فَیَاْکُلُوْنَهَا۔ (میری قوم کے کچھ لوگ بجو کے لئے جال لگاتے ہیں پھر (اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں۔

وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف ببول کا پھل اور اس کے پتے تھے۔

نہایہ میں ہے:

حُبْلَةُ سمر کا پھل جو لوبیہ کے مشابہ ہوتا ہے، بعضوں نے کہا، جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل۔ منتہی الارب میں ہے کہ سمر طلح کا درخت، طلح جنگل کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی ببول۔

مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلِ اَوِ الْحُبْلَةِ۔ ہمارے پاس کھانے کو سوائے حبل یا حبلہ کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا (یہ راوی کا شک ہے کہ حبل کہا یا حُبْلَہ۔ معنی وہی ہیں جو اوپر گزر چکے)

اَلَسْتَ تَرْعٰی مَعْوَتَهَا وَحُبْلَتَهَا۔ کیا تو اس کی کونپل اور پھل نہیں چراتا۔

وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ (انگور کے درخت کو کرم مت کہو) لیکن عنب اور حبلہ کہو۔

حَبَلَةٌ۔ انگور کی جڑ یا شاخ۔

لَمَّا خَرَجَ نُوْحٌ مِنَ السَّفِیْنَةِ غَرَسَ الْحَبَلَةَ۔ جب حضرت نوح پیغمبر کشتی سے نکلے، تو انگور کی بیل لگائی۔

فَقَدَ حَبَلَتَیْنِ کَانَتَا مَعَہٗ۔ (جب حضرت نوحؑ کشتی سے نکلے تو دو انگور کے دانے گم ہو گئے، جو اُن کے پاس تھے تو فرشتے نے کہا، ان کو شیطان لے گیا)۔

کَانَتْ لَہٗ حَبَلَۃٌ تَحْمِلُ کُرًّا۔ انس کی ایک بیل تھی انگور کی جس میں سے ایک کُر انگور نکلتے (کُر ایک پیمانہ ہے اہلِ عراق کا جو اٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے)۔

نَہٰی عَنْ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ۔ حمل کا حمل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو بیچے کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں کہ اس اونٹنی کا بچہ پیدا ابھی ہوتا ہے یا نہیں، پھر کیا معلوم وہ نر جنتی ہے یا مادہ اس کو بیع نتاج النتاج بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حبل الحبلہ سے یہ مراد ہے کہ بیع میں یہ میعاد مقرر کرے، جب تک وہ جنے پھر اُس کا پیٹ کا بچہ جنے یہ میعاد مجہول ہے، اِس لئے اس سے منع فرمایا)۔

وَیَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔ پیٹ گرا دیتے ہیں۔

لَا حَتّٰی یَغْزُوَ مِنْہَا حَبَلُ الْحَبَلَۃِ۔ (جب مصر کا ملک فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اس کو تقسیم کرلیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا) یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کی اولاد کی اولاد بڑی ہو کر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمرؓ نے جائز نہیں رکھا، ایسے مجہول امر پر اس کو معلق کر دیا)۔

اِنَّہٗ مُحَبَّلُ الشَّعْرِ۔ دجال کے بال کی رسیوں کی طرح چوٹیاں ہوں گی۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَ مُجَّاعَۃَ بْنَ مُرَارَۃَ الْحَبَلَ۔ آنحضرت صلعم نے مجاعہ بن مرارہ کو حُبَل کا مقطعہ دیا (یہ ایک مقام ہے یمامہ میں)

لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحْبُلَہٗ۔ اگر اپنی رسیاں لے کر جائے۔

وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی۔ حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا (یعنی جو حاملہ عورتیں جہاد میں قید ہو کر آئیں، وہ جب تک جنیں نہیں ان سے جماع کرنا منع ہے)۔

اُحْبُوْلَۃٌ۔ جال، دام۔

فَوَجَدْنَاہُ فِیْ حِبَالِ اللّٰہِ۔ ہم نے اُس کو اللہ کی رسی میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بیمار)۔

مَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَلَلِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ اِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الْحَبَائِلِ۔ استبراء کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان کے پھندوں میں سے ایک پھندا ہے۔

اَلْاِمَامُ مَطْرُوْدٌ عَنْہُ حَبَائِلُ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدُہٗ۔ امام سے شیطان کے پھندے اور اُس کے لشکر والے دفع کئے جاتے ہیں۔

اَلنِّسَاءُ حِبَالَۃُ الشَّیْطَانِ۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں

کَانَتْ لَہٗ حَبَلَۃٌ اَفَتَدْرِیْ مَا الْحَبَلَۃُ قُلْتُ لَا قَالَ الْکَرْمُ۔ اُن کے پاس ایک حبلہ تھا، تم جانتے ہو کہ حبلہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انھوں نے کہا انگور۔

حَنْبَلٌ۔ پست قد۔

حِبْلٌ۔ عالم، عقلمند، مکار۔

حَبُوْلٌ۔ آفت۔

حِبِیْلٌ۔ شیر، بہادر۔

حُنْبُلِیْلٌ۔ ایک کیڑا ہے جو مر کر مہینے کے بعد زندہ ہو جاتا ہے۔

حَبَنٌ یا حَبْنٌ۔ پھوڑوں کی بیماری، پیٹ کی ایک بیماری جس کو استسقاء زقی بھی کہتے ہیں۔

اُمُّ حُبَیْنٍ۔ ایک کیڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے، [illegible]

اَحْبَنُ۔ جس کو حبن کی بیماری ہو۔

رَاٰی بِلَالًا قَدْ خَرَجَ بَطْنُہٗ فَقَالَ اُمُّ حُبَیْنٍ۔ آنحضرت نے بلال کو دیکھا، اُن کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔ فرمایا ام حبین (یہ مزاح سے فرمایا)۔

اِنَّ رَجُلًا اَحْبَنَ اَصَابَ امْرَاَۃً فَجُلِدَ بِاَثْکُوْلِ النَّخْلَۃِ۔ ایک شخص نے جس کو استسقاء کی بیماری تھی (پیٹ میں ورم ہو گیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا، اس کو ایک کھجور کی شاخ سے مارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے کیونکہ ناتوان تھا)۔

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَقُدَادًا (ایک شخص نے ڈکار لی دوسرے شخص نے پوچھا تو نے اس کھانے پر کسی کو بلایا تھا اس نے کہا نہیں، وہ بولا) تب تو اللہ اس کھانے کو تیرے پیٹ کا ورم اور درد بنائے۔

یَرْجِعُوْنَ زُبًّا حُبْنًا۔ دوزخ کے لوگ اوپر کا بدن ہلکا نیچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے لوٹیں گے۔

لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةَ اُمِّ حُبَيْنٍ۔ اُمِّ حُبَين کی طرح نماز مت پڑھو (یعنی جلدی جلدی سے سجدے کرکے، جیسے کوا ٹھونگیں مارتا ہے)۔

اِنَّهُ رَخَّصَ فِيْ دَمِ الْحُبُوْنِ۔ پھوڑے پھنسی میں سے جو خون کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہے (یعنی نماز کی حالت میں ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی)۔

اُتِيَ بِرَجُلٍ اَحْبَنَ۔ آنحضرت ص کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کو استسقاء کی بیماری تھی۔

حَبْوٌ۔ سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے۔

اِحْتِبَاءٌ۔ ایک کپڑے سے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹھ کو پیٹ سے جکڑ لینا (عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے کو نہ ہوتی، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے۔ طیبی نے کہا اِحْتِبَاء یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کرکے سرین زمین پر لگا کر بیٹھے، اور ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں)۔

نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ ایک کپڑے میں احتباء (گوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپ نے منع فرمایا ہے (یہ اس صورت میں ہے جب آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو، کیونکہ بسا اوقات اس کا ستر کھل جاتا ہے)۔

رَاَيْتُهُ مُحْتَبِيًا بِيَدِهٖ۔ میں نے اُن کو دیکھا اپنے ہاتھ سے احتبار کئے ہوئے۔

اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ۔ احتباء اہل عرب کی دیواریں ہیں (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیوار ٹیک لینے کو نہیں ملتی تو احتبار کر لیتے ہیں)

نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آجاتی ہے)۔

نَبَطِيٌّ فِيْ حِبْوَتِهٖ۔ اپنی عطا میں وہ نبطی ہے (مشہور روایت فِيْ جِبْوَتِهٖ ہے جیم سے، جو کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)

اَيْنَ الْحِلْمُ فَقَالَ عِنْدَ الْحُبَا (احنف سے جنگ میں پوچھا گیا) حلم کہاں گیا، انھوں نے کہا حلم حُبا میں ہوتا ہے (یعنی عطا اور داد و دہش میں۔ مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں حلم اچھی چیز ہے جنگ میں حلم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا ہے)۔

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو ثواب ہے تو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آتے۔

نَكَحْتُ عَلٰى صِدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ۔ میں نے مہر یا کچھ عطیہ پر نکاح کیا۔

اِنَّ حَابِيًا خَيْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ۔ وہ تیر جو کمزوری سے نشان کے اس طرف گرے، لیکن گھسٹتا ہوا وہاں تک پہونچ جائے، اس تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جائے (یہ ایک مثال ہے حاکموں کی، ایک حاکم سست اور ضعیف ہے مگر انصاف پسند ہے حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے۔ ابن اثیر نے کہا اگر تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اس کو خازق یا خاسق کہیں گے۔ اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو زاہق کہیں گے)۔

كَاَنَّهُ الْجَبَلُ الْحَابِيْ۔ گویا وہ ایک بھاری بھر کم اونچا پہاڑ ہے۔

حَبِيٌّ یا حُبِيٌّ۔ کالا تہہ پر تہہ ابر یا جو پہاڑ کی طرح چڑھا ہو

اَلَا اَحْبُوْكَ۔ کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں۔

حِبَا بالضم والکسر، عطیہ اور حُبیً جمع ہے یعنی عطایا۔

فَحَلُوْا اِلَی الْحُبَا۔ مجھ کو بخشش دلوائی۔

بَیْعُ مُحَابَاۃٍ۔ اصلی قیمت سے کم پر بیچنا۔

اَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَاَقْرَبُهُمْ حَبْوَةً زُوَّارُ وَلَدِيْ عَلِيٍّ۔ سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ ہیں جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے۔

اَلْعَقْلُ حِبَاءٌ مِّنَ اللّٰہِ وَالْاَدَبُ كُلْفَةٌ۔ عقل اللہ کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوتا ہے

نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

صَلٰوۃُ الْحَبْوَۃِ۔ جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلوٰۃ الحبوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک عطیہ ہے پیغمبر صاحب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے (میں کہتا ہوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہو گی۔ مگر اہل سنت کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے)۔

بابُ الحاء مع التاء

حَتٌّ۔ گرنا، چھیلنا، کھرچنا۔ جیسے حَكٌّ اور قَشْرٌ ہے۔

تَحَاتَّ وَرَقُهٗ۔ جس کے پتے گر گئے ہوں۔

تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ۔ اس کے گناہ جھڑ جائیں گے۔

حُتَّ عَنْهُ قِشْرُهٗ۔ اس کا پوست چھیل ڈال۔

يَتَحَاتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ۔ اس کی ناک سے مٹی جھڑ رہی ہو گی

اُحْتُتْهُمْ يَا سَعْدُ۔ ان کو پھیر دے اے سعد!

فَحَتَّهٗ بِعَصًا۔ لکڑی سے اس کو کریدا (معلوم ہوا کہ تیمم میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)۔

حُتِّيْهِ۔ اس کو کھرچ ڈال۔

تَحُتُّ الذُّنُوْبَ۔ نماز گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے یا کھرچ ڈالتی ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ "حتّ" پتھر یا لکڑی سے کھرچنا اور قرص انگلیوں سے لنا رگڑنا)

حَتّٰى۔ حرف جر ہے بمعنی اِلٰی اور کَیْ اور اِلَّا یعنی انتہا غایت اور تعلیل اور استثنا کے لئے۔

فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ (جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے، گو ازراہ تمسخر ہی ہو،) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، گو اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)

لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (کیونکہ صبح ہو جانے پر پھر شوہر کو اس کی احتیاج نہیں رہتی اور نافرمانی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے)۔

فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ نَائِمًا۔ آنحضرتؐ سوتے رہے اور بیدار نہ ہوئے یہاں تک کہ صبح ہو گئی آپ سوتے ہی رہے۔

اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوۃِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے (مراد صغیرہ گناہ ہیں)۔

حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

حَتَّى اللُّقْمَةَ یا حَتَّى اللُّقْمَةُ۔ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْوَحْيِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ۔ آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کے حالات بیان کئے جب بہشتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں گے

حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ام ... نے اذن لیا اور اندر آئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے پاس آکر بیٹھے

فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا مَا الَّذِيْ ... ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی، خیریت رہی، وہ ... کیا ہے (یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس ...

باب میں اُتری؟ آپ نے فرمایا، دَیْن (قرض) کے باب میں)

حَتّٰی فَرَّجَهُ اللّٰهُ (اس نیک بندی پر سختی رہی، میں بھی تکبیر اور تسبیح کرتا رہا، تم بھی کرتے رہے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی مشکل رفع دی

حَتّٰی يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ اس حدیث میں حتّٰی پانچ بار آیا ہے پہلا اور چوتھا اور پانچواں بمعنی گیٔ ہے۔ دوسرا اور تیسرا تنبیہ شرطیہ پر آیا ہے۔

حَتّٰی يَنْتَصِرَ (مظلوم کی دعا اُس وقت تک قبول ہوتی ہی جب تک ظالم سے بدلہ نہ لے (یعنی زبان سے اُس کو بُرا نہ کہے، ہاتھ سے اس کو ستاتے نہیں ارے نہیں)۔

اِنْصَبَّ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ حَتّٰی إِذَا صَعِدَتَا مَشٰی فِيْهِ جب آپ کے دونوں پاؤں نالے کے نشیب میں اُترتے تو آپ اکڑتے دوڑتے چلتے اور جب بلندی پر چڑھتے تو معمولی طور سے چلتے

تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی يَقَعَ فِيْهِ تم بہتر آدمی اس کو پاؤگے جو اس کو بہت مکروہ سمجھتا ہو، یہاں تک کہ اس میں مبتلا ہو جائے۔ (لوگ زبردستی اس کو خلیفہ بنا دیں) اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

حَتّٰی خَشِيْتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِيْحَ قَصِيْرٌ (میں نے اتنی باتیں بیان کیں کہ مجھ کو ڈر ہو گیا، کہیں تم نہ سمجھو یا بھول جاؤ) دجال پست قد ہو گا (حالانکہ وہ بڑے تن و توش کا آدمی ہے ممکن ہے کہ قد اُس کا پست ہو اور خوب موٹا چوڑا چکلا ہو، یا اُس وقت اللہ تعالیٰ اُس کی صورت بدل دے)

حَتّٰی لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ۔ اگر آنحضرت اس وقت اس جگہ ہوتے، جہاں اس وقت میں ہوں تو بازار والے آپ کی آواز سنتے (اتنا پکار کر آپ نے بیان کیا)

حَتّٰی سَقَطَ خَمِيْصَتُهٗ یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی۔ (تکلیف کی وجہ سے)۔

فَوَافَقْتُهٗ حَتَّی اسْتَيْقَظَ میں آپ کے پاس پہنچا، اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ بیدار ہوئے۔

وَلَيَكُنْذَا وَلَيَكُنْذَا حَتّٰی يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ میری امت کے لوگ سفارش کریں گے گروہوں کی اور ایسے لوگوں کی یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائیں گے (یعنی اس حد تک سفارش کریں گے کہ میری امت کے سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے)

حَتَدٌ

خالص ہونا، اپوٹ ہونا۔

حُتُوْدٌ۔ قیام کرنا، ٹھہرنا۔

اَزْكَاهُمْ مَحْتِدًا۔ اصل اور طبع میں سب سے بہتر

فُلَانٌ مِنْ مَحْتِدِ صِدْقٍ۔ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے

مَا اَجِدُ مِنْهُ مَحْتِدًا۔ میں اس سے کوئی چارہ کار نہیں پاتا۔

فِيْ دَوْحَةِ الْكَرَمِ مَحْتِدُهٗ۔ آپ کی جڑ سخاوت کے پیڑ میں ہے یا آپ کی طبیعت سخاوت کے درخت سے نکلی ہے۔

حَتْفٌ

موت۔

وَكَانَ فِيْهِ حَتْفُهٗ۔ اس میں اس کی موت ہوئی۔

مَنْ مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ اللہ کی راہ میں اگر کوئی اپنی موت سے بن مارے بن لڑے مر جائے تب بھی اس کو شہید کا درجہ ملے گا (کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا تھا) ابن اثیر نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ۔ جب کوئی اپنے بچھونے پر بن مارے اور بے زخمی ہوئے خود بخود مر جائے، کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جب آدمی خود بخود مرتا ہے تو اُس کی روح ناک کی راہ سے نکل جاتی ہے، اور جب زخمی ہو کر مارا جاتا ہے تو زخم کی راہ میں سے روح نکلتی ہے۔ ابن جوزی نے کہا۔ جان، ناک اور منہ دونوں میں سے نکلتی ہے، تو ناک کا ذکر تغلیباً کیا اور یہ توجیہ بہتر ہے اس لئے کہ ایک حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جان ناک سے نکلتی ہے۔

مَا مَاتَ مِنَ السَّمَكِ حَتْفَ اَنْفِهٖ فَلَا تَاْكُلُوْهُ جو مچھلی خود بخود مر جائے (اور تیر آئے، جس کو طافی کہتے ہیں) اس

کو مت کہا۔

اَلْمَرْءُ یَأْتِیْ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ آدمی کی موت اوپر سے آجاتی ہے

اَلْجَبَانُ یَجِیْئُ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ نامرد کی موت اوپر سے آجاتی ہے (اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی)۔

حَتْفُهَا تَحْمِلُ ضَأْنٌ بِأَظْلَافِهَا یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوء تدبیر سے بلا میں گھر جائے ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی جنگل میں بھوکا تھا، کھانے کو کچھ نہ تھا، اتفاق سے ایک بکری ملی مگر چھری نہ تھی جس سے اُس کو کاٹتا، اتنے میں بکری نے اپنے کھروں سے زمین کرید دی، اندر سے ایک چھری نکل آئی، اور اُس نے اسی چھری سے اُس کو کاٹ کر چٹ کیا۔

حَتْكٌ یا حَتَكَانٌ۔ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھا کر جلد چلنا۔ کھودنا۔ توجہ کرنا۔

حَوْتَكٌ پست قد، اور ایک شخص کا نام تھا

حَوْتَكِیَّۃٌ۔ شتر مرغ کا بچہ، ہر چھوٹی چیز۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الصُّفَّةِ وَعَلَيْهِ الْحَوْتَكِيَّةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفہ میں چھوٹا عمامہ باندھے ہوئے برآمد ہوتے۔

حَوْتَكِيَّةٌ۔ عربوں کا چھوٹا عمامہ (بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے حَوْتَكٌ کی طرف، جو ایک شخص کا نام تھا، وہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرتا تھا)

وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ (صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہی ہے اور مشہور جَوْنِيَّةٌ ہے اگر حَوْتَكِيَّةٌ کی روایت صحیح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی یعنی حوتک کی چادر آپ پر تھی۔

حَتْمٌ۔ فیصلہ کرنا لازم کرنا۔

اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ۔ وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نماز کی طرح بلکہ سنت ہے)

إِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَسْحَمَ أَحْتَمَ۔ اگر اس کا بچہ کالا بھجنگ پیدا ہوا۔

مَنْ أَكَلَ وَتَحَتَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص کھانا کھائے اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھالے، وہ بہشت میں جائے گا (کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور غرور نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو، اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آجائے اور ابھی سالن نہ رکھا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کر دے)۔

حُتَامَةٌ۔ روٹی کے ریزے جو خوان پر گریں۔

حَاتِمٌ۔ ایک مشہور سخی شخص تھا۔ یعنی حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج اس کی سخاوت ضرب المثل ہے۔

حَتَنٌ۔ سخت ہونا۔

حِتْنٌ۔ بمعنی قِرْنٌ، یعنی برابر والا، ہمسر، جوڑ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُمَا حِتْنَانِ یعنی هُمَا سِيَّانِ دونوں برابر والے ہیں۔

تَحَاتَنُوْا۔ برابر برابر ہو گئے۔

أَحِتْنُهٗ فُلَانٌ۔ کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہے؟

حَتْیٌ۔ سینا، مضبوط کرنا، بُننا

حَاتِیْ۔ بہت پینے والا۔

إِنَّهٗ أَعْطَى أَبَا رَافِعٍ حَتِيًّا وَعُكَّةَ سَمْنٍ۔ آپ نے ابو رافع کو گوگل کے ستو دیئے اور گھی کی ایک کُپّی دی۔

أَتَيْتُهٗ بِمِزْوَدٍ مَخْتُوْمٍ فَإِذَا فِيْهِ حَتِيٌّ (میں آپ کے) پاس توشہ دان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی، دیکھا تو اس میں گوگل کے ستو تھے۔

باب الحاء مع الثاء

حَثٌّ۔ ترغیب دینا، برانگیختہ کرنا، اُبھارنا۔

حَثِيْثٌ۔ جلد، تیز۔

حِثَاثٌ۔ جلدی، ذرا سی نیند۔

فَجَهَّزْنَا أَحَثَّ الْجَهَازِ۔ ہم نے جلدی سے کچھ تیاری کر لی۔

زَوْجُہَا یَسْتَحِثُّنِیْ بِہَا۔ اُس کا خاوند مجھ کو اِس بات کی ترغیب دیتا ہے۔

یَسْتَحِثُّہَا۔ ہم کو اس پر برانگیختہ کرتا ہے۔ ایک روایت میں یَسْتَحْسِنُہَا ہے۔

اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِیْ۔ میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا۔ (اس کو دوڑانا چاہا)

حَثُّوا الْمَطِیَّ۔ اونٹنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع البحار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے، انھوں نے تکملہ میں حث کے معنی کریدنے کے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے فَحَثَّہٗ بِعَصًا یعنی آنحضرتؐ نے دیوار کو ایک لکڑی سے کرید ڈالا مگر حَتَّہٗ ہے تائے فوقانی سے جیسے پہلے گزر چکا۔ اور لغت میں حث کے معنی کریدنے کے نہیں آئے ہیں۔)

حَثْحَثَۃٌ۔ بمعنی حثّ برانگیختہ کرنا، مضطرب ہونا، جلدی کرنا

کَاَنَّمَا حُثْحِثَتْ مِنْ حِضْنَیْ ثَکَنٍ جیسے ثکن پہاڑ دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا

حُثْحُوْثٌ۔ جلد باز بخیل۔

حَثَلٌ۔ پیٹ بڑا ہونا۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے کچرے کی طرح رہیں گے (یعنی خراب برے لوگوں پر)

حُثَالَۃٌ کہتے ہیں بھوسے چھلکے ہر خراب چیز کو۔

کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خراب کمینے لوگوں میں رہ جائے گا؟

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَبْقٰی فِیْ حُثْلٍ مِّنَ النَّاسِ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ خراب برے لوگوں میں رہ جاؤں۔

وَارْحَمِ الْاَطْفَالَ الْمُحْثَلَۃَ۔ ان بچوں پر رحم کر جن کو اچھا دودھ نہیں ملا یا اچھی غذا نہیں ملی (یہ اِحْثَال سے ہے یعنی ماں کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا، یہاں تک کہ اس کا حال خراب ہو جائے، پیٹ بڑھ جائے)۔

وَلٰکِنْ حُثَالَۃٌ مِّنَ النَّاسِ یَعْتَبِرُوْنَ زُوَّارَ قُبُوْرِنَا کَمَا تُعَیَّرُ الزَّانِیَۃُ بِزِنَاھَا۔ چند خراب لوگ رہ جائیں گے، جو ہماری قبروں کے زائرین پر ایسا عیب رکھیں گے، جیسے چھنال عورت پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں۔

حَثْوٌ۔ اڑانا، پھینکنا۔

حَثْیٌ اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ خوشامدیوں جھوٹی تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ دو بیرنگ نکال دو بعضوں نے کہا حقیقۃً مٹی ڈالنا مراد ہے)

کَانَ یَحْثِیْ عَلٰی رَأْسِہٖ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ۔ آنحضرتؐ غسل میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے۔

ثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ رَّبِّیْ۔ میرے مالک کے چلوؤں میں سے تین چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ چلو سے مراد کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کف ہے نہ حثی ہے میں کہتا ہوں یہ طریقہ سلف محدثین کے خلاف ہے وہ اس قسم کی حدیثوں کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو تفویض کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور ید اور عین اور قدم اور اصبع اور حثی اور حقو سب کچھ ہے جیسے اس کی ذات مقدس کو سزاوار ہے، لیکن ہم ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے)۔

فَحَثٰی بِکَفَّیْہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے چلو لیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ اور زیادہ کیجئے (یعنی اور زیادہ بیان فرما دیجئے)۔

یَحْثُوْ عَلَیْکُمْ۔ تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب سخاوت کرے گا)۔

فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰی اسْتَحْثَتَا۔ حضرت زینبؓ اور حضرت عائشہؓ میں خوب گفتگو ہوئی، یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی۔ (جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے منہ پر مٹی مارتی ہیں)۔

وَاِنْ یَّکُنْ مَا تَقُوْلُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ حَقًّا فَاِنَّہٗ لَنْ یُعْجِزَ

اَنْ يَّحْثُوْا عَنْهُ تُرَابَ الْقَبْرِ وَ يَقُوْمُ (جب حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرتؐ کو دفن کریں یا نہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ آپ پھر اُٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے، آپ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ) اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہو تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فَجَعَلَ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ۔ حضرت ایوبؑ ان سونے کی ٹڈیوں کو لَپ بھر بھر کر اپنے کپڑے میں پھینکنے لگے۔

فَاِذَا حُصَيْنٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ الذَّهَبُ مَنْثُوْرًا نَحْوَ الْحَثَا۔ یکایک سامنے ایک بوریے پر سونا اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے باریک تنکے (یا گھاس)۔

اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَحْثِيْ۔ تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر (پانی کے) لَپ ڈالے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا ملنا فرض نہیں ہے نہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا)۔

خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ يَا يَحْثُوْ۔ وہ خلیفہ مٹھی یا لَپ بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال ہاتھ آئے گا)۔

فَاحْثُ يَا فَاحْثِ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ۔ اچھا تو ایسا (جب کسی طرح نہیں مانتیں، نوحہ کئے جاتی ہیں تو) اُن کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ کھانے میں سے لپ بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔

فَيَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ۔ ان کے مونہوں پر چھڑکے گا (یعنی مُشک وغیرہ خوشبوئیں)۔

فَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ۔ آپ نے مٹی اُٹھا کر اُس پر ڈالی (یعنی میت پر)

يَكْفِيْهِ اَنْ يَّحْثُوَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَوَاتٍ عَلٰى رَأْسِهٖ اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین لَپ ڈال لے (محیط میں ہے کہ حَثِيْ اور هَيْل مٹی ڈالنا، مگر فرق یہ ہے کہ حثی میں مٹی اُٹھانا پڑتی ہے اور هَيْل میں یونہی ڈالنا، تو جو شخص قبر سے دور ہوتا ہے وہ حثیہ کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو، وہ ہیل کرتا ہے) حَثَا يَحْثُوْ باب نصر ینصر سے ہے اور حَثٰى يَحْثِيْ باب ضرب یضرب سے معنی ایک ہیں۔

ل۵ اصل میں اَنْ تَحْثُوِيْنَ تھا۔ ۱۲ منہ

بابُ الحاء مع الجیم

حَجْبٌ یا حِجَابٌ۔ ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا۔
حَاجِبٌ۔ دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حُجَّابٌ ہے۔

حِيْنَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ جس وقت سورج پردے میں چُھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ اللہ بندے کو بخش دیتا ہے (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو) جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا، آڑ کیا ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشے جانے کی توقع نہیں ہے)

حِجَابُهُ النُّوْرُ اللہ کے مبارک چہرے پر پردہ نور کا ہے (اگر کہیں چہرے سے حجاب اُٹھا دے تو ساری دنیا جل کر [illegible] ہو جائے)۔

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ۔ یہ کعبہ کے کلید بردار تھے، ہمارے زمانہ میں شیبی کہتے ہیں، کیونکہ کعبہ کی حجابت اُن کے پاس تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُوْ قُصَيٍّ فِيْنَا الْحِجَابَةُ۔ بنو قصی کہنے لگے کہ ہم لوگوں کا کام کعبہ کی دربانی کی خدمت ہے (ہم اُس کے دروازے کھولتے اور بند کرتے ہیں)

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ۔ علم اللہ تعالیٰ کا حجاب اکبر ہے (یعنی بغیر علم کے خدا کی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ۔ سودہ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَةُ الْبَیْتِ۔ بیت اللہ کے دربان۔

اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ۔ آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا حال سب سے زیادہ جاننے والے۔

اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَا حَجَبَنِیْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ۔ جب سے میں اسلام لائی مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو میں نے مانگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی مجلس میں جانے سے نہیں روکا)۔

فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ (آخر جب شیطان مجبور ہو گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کونچا نہ دے سکا تو) اس نے اس جھلی پر کونچا مارا جس کے اندر بچہ رہتا ہے۔ ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریم حضرت عیسیٰ کو جنا تو وہ کہنے لگیں "رب انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم"[1] تو ایک پردہ ڈال دیا گیا شیطان نے اس کو کونچا مارا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ مریم کی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی تو مریم پر ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا مارا۔ یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا کونچا ولادت کے وقت ہوتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت کے وقت کونچا دیتا ہے۔ ورنہ حضرت مریم کی والدہ نے دعا ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی۔ پھر اس کا اثر ما قبل پر پڑ سکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ولادت کے دن ہر مولود کو کونچا دیتا ہے، کسی کو عین وقت ولادت پر، کسی کو ذرا اس کے بعد۔ ابن جریر کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے، اس میں یوں ہے کل بنی آدم یمسہ الشیطان یوم ولدتہ امہ[2]

اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدَاکُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ۔ عورتوں میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ اس سے پردہ کرے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ جب مکاتب کے پاس بقدر ادائی بدل کتابت جائداد ہو تو اس کی آزادی قریب ہے اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہوا گو جبتک وہ بدل کتابت ادا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت موجود ہے)۔

فَاحْتَجَبَ مِنْ حَاجَتِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کار برآری نہ کرے، چھپا رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی کار برآری سے چھپا رہے گا (اس کے مطالب پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پروردگار کے دیدار سے محروم رہے گا)۔

مَنِ اطَّلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَا وَرَاءَهُ جس شخص نے پردے کے پرے سر اٹھا کر جھانکا (یعنی مر گیا) وہ پردے کے پرے پڑ گیا (یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب کھل جائیں گی)۔

مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللّٰهِ۔ آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کے حجاب یعنی اس کے ترجمان ہیں، اس کے ارشادات اور احکامات بیان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔

حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ بہشت ان باتوں سے ڈھانک لی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں، اور دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے۔

کُلَّمَا حَجَبَ اللّٰهُ عِلْمَهُ عَنِ الْعِبَادِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عَنْهُمْ جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا، بندے اُن کے جاننے سے معاف کئے گئے ہیں۔

اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ۔ آپ کی ابروئیں باریک اور پتلی تھیں۔

حَاجِبُ بْنُ زُرَارَةَ۔ ایک شخص تھا جس نے کسریٰ کے پاس اپنی کمان گروی رکھی تھی، اس کے بیٹے نے وہ کمان چھڑا کر آنحضرتؐ کو ہدیہ دی، آپ نے ایک یہودی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ ڈالی۔

[1] اے پروردگار میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ۱۲ [2] ہر بنی آدم کو شیطان چھوتا ہے جب کہ اس کی ماں اسے جنتی ہے۔ ۱۲ منہ

حِيْنَ يَغِيْبُ حَاجِبُهَا۔ جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے۔

لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ اِلَى الْحَجَبَةِ۔ کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دربانوں کو مل جاتی ہے۔

عِبَادُكَ الْمُحْتَجِبُوْنَ بِغَيْبِكَ۔ تیرے وہ بندے جو تیرے غیب میں پوشیدہ ہیں، مراد فرشتے ہیں

حَجٌّ۔ آنا، قصد کرنا، دلیل اور بحث میں غالب آنا، باز رہنا اور اصطلاح شرع میں چند اعمالِ مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کئے جاتے ہیں اور وہ ایک رکن ہے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے۔

اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا۔ لوگو: تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔

حَجَّةٌ یا حِجَّةٌ۔ ایک بار حج کرنا۔

حَاجٌّ۔ جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو

حُجَّاجٌ۔ "حَاجٌّ" کی جمع ہے۔

حَاجَّةٌ۔ وہ عورت جو حج کر آئی ہو۔ اس کی جمع حَوَاجُّ ہے۔

ذُوالْحِجَّةِ۔ حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا ہے

لَمْ يَتْرُكْ حَاجَّةً وَّلَا دَاجَّةً۔ نہ کسی حاجی کو چھوڑا نہ اس کے نوکر چاکر کو۔

هٰٓؤُلَاءِ الدَّاجُّ وَلَيْسُوْا بِالْحَاجِّ۔ یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر خدمت گار، مددگار ہیں، حاجی نہیں ہیں۔

اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ۔ اگر کہیں دجال اس وقت نکلا، جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو (کیا ڈر ہے) میں اس سے بحث کرلوں گا (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کرونگا شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی، اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہوگا کہ دجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا اس سے پہلے امام مہدی ع ظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسٰی ع آسمان سے اتر کر اس کو قتل کریں گے۔)

فَجَعَلْتُ اَحُجُّ خَصْمِيْ۔ میں اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنے لگا۔ یعنی بحث کرکے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یا اللہ میری سند دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھ (سند سے مراد ایمان ہے)

اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى۔ آدم اور موسیٰ نے (عالمِ ارواح میں) بحث کی۔

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ۔ دوزخ اور بہشت میں بحث ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)۔

اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ۔ قرآن آخرت میں لوگوں سے بحث کرے گا (کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہوگئے یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کرکے اس کے حکموں پر عمل کرکے پڑھنا تھا، اس طرح نہیں پڑھا)

فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى عليهما السلام۔ آخر آدم ؑ اس بحث میں حضرت موسیٰ ؑ پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)۔

كَانَتِ الضَّبُعُ وَاَوْلَادُهَا فِيْ حِجَاجِ عَيْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْعَمَالِيْقِ۔ عمالقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (یعنی اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدقہ کہتے ہیں) میں بجو اور اس کے بچے سما گئے (اتنے بڑے قد و قامت کے لوگ تھے)۔

فَجَلَسَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهٖ كَذَا وَكَذَا النَّفَرَ۔ اس عملیق کی آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے

اِحْتَجَّا بِحَدِيْثِ اِمَامَةِ جِبْرَئِيْلَ۔ دونوں نے اس حدیث سے دلیل لی، جس میں حضرت جبرئیل ؑ کی امامت اور آنحضرت ؐ کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے۔

لَقِيَ اللّٰهَ لَا حُجَّةَ لَهٗ۔ وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہوگا (یا دہ کوئی عذر نہ کرسکے گا)۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ۔ قرآن شریف یا تیری ...

ف مجمع البحرین میں ہے کہ حجاج بہ فتحہ حائے حطی اور کسرہ دونوں طرح صحیح ہے۔ ۱۲ منہ۔

سند بنے گا (تجھ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابلہ میں سند بنے گا (تجھ کو عذاب میں گرفتار کرائے گا)۔

حَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً۔ آنحضرتؐ نے ایک ہی حج کیا (یعنی ہجرت کے بعد۔ دسویں سال میں، جس کو "حج وداع" کہتے ہیں ہجرت سے پہلے آپؐ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا دو حج کئے تھے)۔

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ بڑے حج کا دن (یعنی ذی حجہ کی دس تاریخ یا نو تاریخ کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج اصغر یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نویں تاریخ ذیحجہ کی اگر جمعہ کے دن پڑے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی سند کچھ نہیں ہے البتہ بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آپڑے تو اس سال کے حج میں زیادہ ثواب ہے)۔

مَحَجَّةُ الطَّرِيْقِ۔ بڑا راستہ یا بیچوں بیچ راستہ۔

لَجَّ فَحَجَّ۔ اُس نے کسی طرح نہ مانا، آخر حج کیا۔

لَمْ تُحَاجِجْهُ الْقُرْاٰنُ (جو شخص ہر رات کو سو آیتیں پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن) قرآن اس کے خلاف بحث نہیں کرے گا۔

اَلِهٰذَا حَجٌّ۔ کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہوگا (فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا)۔

اَلزَّهْرَاوَانِ يُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا۔ دو چمکتی سورتیں یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن) اپنے لوگوں کی طرف سے (جنھوں نے ان کو یاد کیا ہوگا یا ان کی تلاوت کرتے رہتے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو عذاب سے چھڑوائیں گی)۔

اَلْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ یا اَلْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ حج عرفہ کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن ہی عرفات میں ٹھہرتے ہیں، جو حج کا بڑا رکن ہے۔

لَمْ يُخْلِ اللّٰهُ خَلْقَهٗ مِنْ نَّبِيٍّ مُّرْسَلٍ اَوْ كِتَابٍ مُّنْزَلٍ اَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ اَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو خالی نہیں چھوڑتا، یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اُتری ہوئی، یا لازمی حجت (یعنی امام) یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)۔

حَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ۔ مشہور ظالم ہے، جس نے ہزاروں اچھے اور نیک لوگوں کو ناحق قتل کیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور کعبے پر منجنیق لگائی۔

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْجُوْجًا بِاَبِيْ طَالِبٍ۔ کیا آنحضرتؐ ابوطالب سے بحث میں مغلوب ہو گئے تھے؟

كَانَتَا ابْنَتَيْنِ لِلَاحِجِّ۔ حضرت سارہ ابراہیمؑ کی والدہ اور حضرت ورقہ لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں (لاحج کی بیٹیاں تھیں لاحج نبی تھے لیکن رسول نہ تھے)

حَجْرٌ۔ یا حُجْرَانٌ روکنا منع کرنا۔

مَحْجُوْرٌ۔ وہ شخص جس کو قاضی معاملات کرنے سے روک دے۔

حَجْرٌ یا حُجْرٌ۔ گود کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔

حِجْرٌ۔ عقل۔

حَجَرٌ۔ پتھر۔

حِجْرٌ۔ وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے جس کو حطیم بھی کہتے ہیں۔ اور ثمود کا ملک جو شام اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

قَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ۔ آنحضرتؐ نے حجر والوں سے فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔

لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ۔ جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی جہاں قوم ثمود بستی تھی)۔

كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَيَحْجُرُهٗ بِاللَّيْلِ ایک روایت میں يَحْتَجِرُهٗ ہے۔ یعنی آنحضرتؐ کے پاس ایک بوریا تھا جو دن کو آپ بچھاتے اور رات کو خاص اپنے لئے رکھتے (یا مسجد میں اس کی آڑ کرکے ایک جگہ اپنے لئے محفوظ کرلیتے عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَّرَتِ الْاَرْضُ یا اِحْتَجَرَتْهَا۔ جب زمین پر میلہ وغیرہ

اٹھا کر اس کو محفوظ کرلیں۔ بعضوں نے کہا تَحْتَجِزُوْہُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو حجرہ کی طرح کر لیتے۔ ایک روایت میں، یَحْتَجِزُوْہُ ہے زائے معجمہ سے، یعنی اس کی آڑ کرلیتے)۔

اِحْتَجَرَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ اَوْحَصِيْرٍ۔ آپ نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی چھال یا بوریے کو بنا لیا۔

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔ تو نے ایک کشادہ چیز کو یعنی اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا۔

فَمَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ۔ آنحضرت (اپنی بیویوں کے) حجروں پر سے گزرے۔

تَحَجَّرَ جُرْحُهُ لِلْبُرْءِ۔ جب ان کا زخم جُڑ کر سخت ہوگیا (یعنی پتھر کی طرح سخت ہوگیا۔ اس میں درد نہ رہا) اچھا ہونے لگا۔

تَحَجَّرَ كَلْمُهُ۔ اُن کا زخم سخت ہوگیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر نہ ہو (نہ کٹھرا یعنی کوئی روک نہ ہو) تو اس کے بچاؤ کا کوئی ذمہ نہ رہا (اس نے اپنے تئیں آپ ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ ہے۔ یعنی اس پر کوئی آڑ نہ ہو۔ ایک میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجًى ہے معنی وہی ہیں)۔

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَحْجُرَ عَلَيْهَا (یہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قول ہے) میں نے چاہا کہ حضرت عائشہؓ پر حجر کردوں (یعنی ان کو تصرفات سے روک دوں اُن کا کوئی معاملہ جیسے بیع اور شرا اور ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَرَ الْقَاضِيْ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالسَّفِيْهِ۔ قاضی نے نابالغ اور کم عقل پر حجر کردیا۔ (یعنی اپنے مال میں کوئی تصرف کرنے سے ان کو روک دیا)۔

هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا۔ وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی گود یعنی اس کی پرورش میں ہو۔

يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ۔ میری گود میں ٹیکا دیتے (اور میں حائضہ ہوتی۔ آپ اسی حالت میں قرآن پڑھا کرتے)۔

فَاَجْلَسَهُ فِيْ حَجْرِهٖ۔ اس کو آپ کی گود میں بٹھا دیا۔

وَرَاْسُهُ فِيْ حَجْرِ امْرَاَةٍ۔ آپ کا سر ایک عورت کی گود میں ہوتا۔

يَلِيَانِ الْحِجْرَ۔ جو حطیم کے قریب ہیں۔

عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً يَا حَجْزَةً۔ حضرت عائشہؓ لوگوں سے الگ ہو کر یا آڑ کر کے طواف کرتیں۔

اِذَا رَاَيْتَ رَجُلًا يَسِيْرُ مِنَ الْقَوْمِ حَجْرَةً۔ جب تو کسی شخص کو دیکھے، لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک طرف کو اکیلا جا رہا ہے۔

لِلنِّسَاءِ حَجْرَتَا الطَّرِيْقِ۔ عورتیں رستے کے دونوں کناروں پر سے چلیں (مرد بیچ رستے میں چلیں)۔

اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ وَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِيْ حَجَرَاتِهٖ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) یعنی حکومت اللہ ہی کی ہے؛ تو اس لوٹ کو جانے دے جو اِدھر اُدھر سے ہوئی (یعنی اکا دُکا جو داہنے یا بائیں طرف سے آکر تیری پوٹلی وغیرہ اُڑا لے گیا، اس لوٹ کا ذکر نہ کر اصل بڑے مال کا حال کہہ ایک مثل ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کا مال تلف ہو جائے پھر اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جو اس سے بڑھ کر ہو۔ اصل میں یہ امرؤ القیس شاعر کا ایک شعر ہے ؎

فَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِيْ حَجَرَاتِهٖ
وَلٰكِنْ حَدِيْثًا مَا حَدِيْثُ الرَّوَاحِلِ

یعنی اس لوٹ کو چھوڑ اس کا ذکر نہ کر جو اِدھر اُدھر سے تجھ پر ہوئی، اونٹوں کا تو حال کہہ، ان کا کیا ہوا (وہ تو کہیں نہ ملے)

اِذَا نَشَاَتْ حَجْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ۔ جب حجر کی طرف سے ابر اُٹھے، پھر شام کی سمت پھیل جائے۔

فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ۔ یہ تو ایک بھرپور پانی کا چشمہ ہے (یعنی ایسا ابر خوب برسے گا۔ حجر یمامہ کے ملک کا بڑا شہر ہے بعضوں نے حِجْرِيَّةٌ بکسرۂ حا پڑھا ہے۔ اس صورت میں

سوب ہوگا۔ حجرہ کی طرف، جو ثمود کے ملک کو کہتے ہیں)۔

تَبِعَهٗ اَهْلُ الْحَجَرِ وَالْمَدَرِ۔ جنگل والے اور بستیوں والے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اسی کا ہوگا جس کی زوجہ یا لونڈی ہے اور حرام کار کو پتھر (یعنی اس کو کچھ نہ ملے گا۔ جیسے کہتے ہیں، تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر بعضوں نے کہا وللعاھر الحجر سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو رجم کریں گے صاحب نہایہ نے کہا، اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو رجم نہیں کرتے۔)

تَلَقّٰی جِبْرَئِیْلَ بِاَحْجَارِ الْمِرَاءِ۔ آنحضرت حضرت جبرئیل سے احجار المراء میں ملے (یعنی قبا میں) مجاہد نے یہی تفسیر کی۔

يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ۔ احجار الزیت کے پاس پانی برسنے کی دعا کر رہے تھے (یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔

لَقَدْ رُمِيْتَ بِحَجَرِ الْاَرْضِ (احنف بن قیس نے حضرت علی رض سے کہا۔ جب معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنی طرف سے حکم مقرر کیا) آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا (یعنی عمرو بن عاص دانشمند اور پولیٹیکل آدمی ہیں۔ وہ ابو موسیٰ اشعری رض پر غالب آئیں گے، ابو موسیٰ رض ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں مناسب ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبداللہ بن عباس رض کو حکم مقرر کیجئے حضرت علی رض نے احنف کی رائے کے موافق عبداللہ بن عباس رض کو مقرر کرنا چاہا۔ مگر یمن کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار کیا کہ حکم ان ہی میں کا ایک شخص ہو۔ آخر حضرت علی رض نے بہ مجبوری ابو موسیٰ اشعری رض ہی کو حکم کر دیا۔ احنف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا عمرو بن عاص نے ان کو دھوکا دیا اور یہ واقعہ مشہور ہے)۔

لَیْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا حَجْرَاءَ۔ دجال کی آنکھ پھولی ہوئی سخت پتھر کی طرح (ایک روایت میں، حجراء ہے بہ تقدیم رائے حطی، اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے)۔

مَرَاهِضُ دَعْوَمَانٌ وَمِحْجَرٌ وَعُرْضَانُ مَحْجَرٍ ایک گاؤں کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو محفوظ ہو، یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے۔

لَا شُدَّ الْحَجَرَ۔ پتھر باندھ لیتا (یعنی پیٹ پر بھوک کی شدت سے)۔

رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ عَنْ حَجَرٍ۔ ہم نے اپنے پیٹ پر سے ایک ایک پتھر کھولا۔

نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ حجر اسود بہشت میں سے اترا، وہ بہت سپید تھا، لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا۔

صَلّٰى فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ آنحضرت ص نے اپنے حجرے میں نماز پڑھی (یعنی بوریے کے اندر رہ کر، جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے یہاں حضرت عائشہ رض کا حجرہ مراد نہیں ہے) لوگ اس کے باہر رہ کر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ فَحَجَرَهَا مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ۔ اللہ نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لئے

هُوَ فِيْ حَجْرِهٖ۔ وہ اُن کی حمایت میں تھے۔

دُفِنَ فِي الْحِجْرِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الثَّالِثَ عَذَارٰى بَنَاتُ اِسْمَاعِيْلَ۔ حطیم میں رکنِ ثالث کے پاس حضرت اسماعیل ع کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کی بھی قبر ہے۔ حضرت اسمٰعیل ع کا گھر بھی وہیں تھا)۔

بَيْنَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرت ص کی گود میں تھے۔

مَحْجَرٌ۔ کوئی مستقل لفظ نہیں ہے البتہ مَحَاجِرُ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

حَجْزٌ یا حِجَازَۃٌ یا حَجِیْزیٰ روکنا منع کرنا دفع کرنا۔

اِنَّ الرَّحِمَ اَخَذَتْ بِحُجْزَۃِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطے نے پروردگار کا وہ مقام تھاما جہاں ازار باندھتے ہیں (بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی، اس کے سامنے عاجزی کی بعضوں نے کہا رحم۔ رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیچ کا حصہ تھامے ہوئے ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَجَزَ الرَّجُلُ بِالْاِزَارِ۔ جب ازار کو مضبوط کمر پر کس لے (پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہو گئے۔

وَالنَّبِیُّ اٰخِذٌ بِحُجْزَۃِ اللّٰہِ۔ پیغمبر اللہ کی کمر تھامے ہوئے ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے۔)

مِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ۔ بعضوں کو دوزخ کی آگ کمر تک پہنچے گی۔

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ۔ میں تمہاری کمریں تھامے ہوئے ہوں، (لیکن تم پروانوں کی طرح آگ میں گھسے جاتے ہو)

کَانَ یُبَاشِرُ الْمَرْاَۃَ مِنْ نِسَائِہٖ وَھِیَ حَائِضٌ اِذَا کَانَتْ مُحْتَجِزَۃً۔ آنحضرت اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے (بوس و کنار لپٹانا) وہ حائضہ ہوتی، جبکہ وہ ازار باندھے ہوتی (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)

فَعَمَدْنَ اِلٰی حُجَزِ مَنَاطِقِھِنَّ (انصار کی عورتوں نے کیا کیا جب سورۂ نور کی آیت اتری) تو اپنے کمر بندھن کے کپڑوں کو لیا (پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں) (ابو داؤد کی روایت میں بجائے حُجَزْ کے حُجُوْز یا حُجُوْر ہے۔ خطابی نے کہا "حجور" رائے مہملہ سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے۔ البتہ حجوز زائے معجمہ سے "حُجَز" کی جمع الجمع ہو سکتی ہے۔ زمخشری نے کہا "حُجُوز"، "حجز" کی جمع ہے بمعنی حُجْزَہ۔ ابن اثیر نے جامع الاصول کی شرح میں کہا "حُجُور" بہ رائے مہملہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، وہ "حجر" کی جمع ہے، بمعنی گود۔ مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں۔

رَاٰی رَجُلًا مُحْتَجِزًا بِحَبْلٍ وَھُوَ مُحْرِمٌ۔ ایک شخص کو احرام کی حالت میں کمر پر ایک رسی باندھے ہوئے دیکھا۔

ھُمْ اَشَدُّنَا حُجَزًا۔ وہ یعنی بنی امیہ مصیبت اور سختی پر بڑے صبر کرنے والے ہیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

وَلِاَھْلِ الْقَتِیْلِ اَنْ یَنْحَجِزُوْا الْاَدْنٰی فَالْاَدْنٰی۔ مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ قصاص کے دعوے سے باز آ جائیں (دیت پر راضی ہو جائیں) (یہ حق قریب تر وارث کا ہے پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو اگر منجملہ ورثاء کے ایک وارث بھی گو وہ عورت ہو قصاص معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور دیت لازم ہو گی)

اَیُلَامُ ابْنُ ذِہٖ اَنْ یَفْصِلَ الْخُطَّۃَ وَیَنْتَصِرَ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَزَۃِ۔ کیا اس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس بات پر ملامت کیا جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کر دے اور روکنے والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلہ لے (روکنے والوں سے یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روکتے ہیں۔ اور حق اور باطل کا فیصلہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ الْکَلَامَ لَا یُحْجَزُ فِی الْعِکْمِ۔ بات گٹھڑی میں باندھ کر نہیں رکھی جاتی۔

اَنْ تَجْعَلَ اللّٰہُ مَنَاءً حِجَازًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تَمِیْمٍ۔ ... کو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان حد فاصل کر دیجئے۔

حِجَازٌ۔ وہ رسی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور ... چیز جو کمر پر باندھی جائے۔ (ملک حجاز کو بھی حجاز اس لئے کہتے) ہیں کہ وہ "نجد" اور "تہامہ" کے درمیان یا نجد اور ... کے درمیان حائل ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑوں یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے۔)

تَزَوَّجُوْا فِی الْحُجَزِ الصَّالِحِ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ۔ اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رگ چپکے سے گھس ... (برے خاندان کا اثر اولاد میں آ جاتا ہے)۔

فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِھَا۔ اس عورت نے اپنے ...

خدا نکالا (دوسری روایت میں ہے جوڑے میں سے)۔

فَمَا تَحَجَّزُوا۔ وہ باز نہ آئے (حذیفہ کے والد کو قتل ہی کر ڈالا)

لَا يَحْجُزُهُ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ آپ کو قرآن پڑھانے سے اور ہمارے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت۔

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَجِّزُهُ۔ آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو روکنے لگے (وہ حضرت عائشہؓ کو مارنے دوڑے، اس بات پر کہ انھوں نے آنحضرتؐ پر آواز بلند کی تھی)۔

وَاِنَّ حُجْزَتَهُ تُسَاوِی الْكَعْبَةَ۔ اس کی ازار باندھنے کا مقام کعبے برابر اونچا تھا۔

خُذُوْا بِحُجْزَةِ هٰذَا الْاَنْزَعِ۔ اِس شخص کی کمر پکڑو جس کے سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہیں ہیں (مراد حضرت علی رضؓ ہیں)۔

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَخَذَ بِحُجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا۔ اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی کمر تھامی (یعنی اُس کی پیروی کی) اور نجات پاگیا۔

اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ۔ (آخر زمانہ میں) ایمان سمٹ کر ملک حجاز میں آجائے گا (جیسے شروع میں ملک حجاز سے پھیلا تھا۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ، مدینہ، طائف وغیرہ شہر ہیں)۔

حَجَفٌ۔ چمڑے کی ڈھالیں، جن میں لکڑی اور پٹھہ وغیرہ نہ ہو۔ اس کا مفرد حَجَفَةٌ ہے۔

مُحَاجَفَةٌ۔ معارضہ اور مقابلہ۔

اِحْتِجَافٌ۔ چھڑانا، جمع کرنا۔

اِحْجَافٌ۔ عاجزی کرنا، تضرع۔

حُجَافٌ۔ بدہضمی سے اسہال۔

فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَیْتِ كَالْحَجَفَةِ۔ وہ بیت اللہ کے گرد سپر کی طرح طوق بن گئی۔

ثَمَنِ الْمِجَنَّةِ حَجَفَةٍ۔ مجنہ یعنی ڈھال کی قیمت۔ حجفۃ بجہ بدل ہے مجنہ سے۔

تَحْجِیْلٌ۔ ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا۔

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں[1] پر سفیدی ہو (نہایہ میں ہے کہ تحجیل صرف ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہوگی، جب تک ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ محیط میں ہے کہ سفیدی دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف دونوں پاؤں میں یا صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف دونوں ہاتھوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو تو اُس کو گھوڑے والے "ارجل" کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو منحوس سمجھتے ہیں، بشرطیکہ اُس کی پیشانی پر سفیدی نہ ہو۔)

اُمَّتِی الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ۔ میری امت کے لوگ (قیامت کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ (یہ سفیدی وضو کا نور ہوگی)۔

اِنَّ اللُّصُوْصَ اَخَذُوْا حِجْلَیِ امْرَاَتِیْ۔ چوروں نے میری بیوی کی دونوں پازیب لے لیں۔

قَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلَ۔ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہؓ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ (خوشی کے مارے) ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

اَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَوْبَشَ

---

[1] اگر چاروں ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو "محجل الاربع" کہیں گے اگر صرف دونوں پاؤں پر ہو تو "محجل الرجلین"، اگر صرف ایک پاؤں پر ہو تو "محجل الرجل الیمنی" یا "محجل الرجل الیسری"، اور اگر تین اعضاء پر ہو تو "محجل الثلاث مطلق الیمین" یا "مطلق الید" یا "مطلق الیسار" یا "مطلق الرجل" کہیں گے۔ اگر ایک طرف کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں تو اس کو "ممسک الایامن مطلق الایاسر" یا "ممسک الایاسر مطلق الایامن"، اگر ایک طرف کے پاؤں اور دوسری طرف کے ہاتھ پر سفیدی ہو تو اس کو اشکل اور مشکول کہیں گے، گھوڑے والوں میں ایک شعر مشہور ہے

ارجل و اشکل و ستاره پیشانی   گر مفت دہند نستانی

الثانیا یَحْجُلُ فِی الْفِتْنَةِ (کعب احبار رض نے کہا) میں توراۃ شریف میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ قریش کا ایک شخص جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے فتنہ و فساد میں اکڑ کر چلے گا (فتنہ و فساد سے خوش ہوگا)۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ یَحْجُلُ۔ اتنے میں ابو جندل بیڑی میں کودتا ہوا آیا وہ مسلمان ہوگیا تھا تو کافروں نے بیڑی ڈال کر قید کر کے اُس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر آنحضرت ص کے پاس آگیا لیکن آپ نے شرائط صلح کے موافق اُس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور ابو بصیر کے ساتھیوں میں شامل ہوگیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے)۔

کَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ آنحضرت ص کی مُہر نبوت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

حَجَلَةٌ۔ کہتے ہیں اُس گھر کو جو دولہن کے لئے قبّہ کی طرح بنایا جاتا ہے، اس پر پردے وغیرہ لٹکا کر آراستہ کرتے ہیں۔ بعضوں نے "مثل زر الحجلة" کے معنی یہ کئے ہیں۔ کبک ل کے انڈے کی طرح۔

کَانَ خَاتَمُهُ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا) بعضوں نے "رِزّ الحجلة" بتقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رِز بالکسر لغت میں دور کی آواز کو کہتے ہیں۔ اور رَزّ بالفتح کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو۔ البتہ عرب لوگ کہتے ہیں "رَزَّتِ الْجَرَادَةُ" ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی انڈے دینے کے لئے۔ مگر رز کے معنی خود انڈے کے نہیں آئے۔)

اَعْرُوا النِّسَاءَ يَلْزَمْنَ الْحِجَالَ۔ عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں۔

لَيْسَ لِبُيُوْتِهِمْ سُتُوْرٌ وَّلَا حِجَالٌ۔ اُن کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے۔

فَاصْطَادُوْا حَجَلًا۔ اُنھوں نے کبک کا شکار کیا (یہ حجلة کی جمع ہے۔

قَدْ جَعَلُوْا طَعَامِیْ کَطَعَامِ الْحَجَلِ (یا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں، بلاتا ہوں) مگر انھوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا (کبک (چکور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے۔ اچھی طرح نہیں کھاتا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اچھی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی اُن میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے)۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ۔ یہ آنحضرت ص کی صفت ہے یعنی سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے۔

عُقُوْلُهُمْ كَعُقُوْلِ رَبَّاتِ الْحِجَالِ۔ اُن کی عقلیں اُن عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں۔

حجم۔ اُونچا ہونا، بڑھ جانا، چوسنا، روکنا۔

اِنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ اُحُدٍ كَاَنَّهُ بَعِيْرٌ مُّحَجَّمٌ۔ حضرت حمزہ رض اُحد کے دن اچھے اونچے اونٹ کی طرح نکلے۔

لَا يَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا۔ ایسا کپڑا ہو جو عورت کی ہڈیاں (تناسب اعضاء) کا اُبھار ظاہر نہ کرتا ہو (یعنی باریک چست کپڑا نہ ہو، جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اُٹھاؤ ابھار دکھائی دے)۔

كَانَ يَصِيْحُ الصَّيْحَةَ يَكَادُ مَنْ سَمِعَهَا يَصْعَقُ كَالْبَعِيْرِ الْمَحْجُوْمِ (عبد اللہ بن عمر رض نے اپنے والد حضرت عمر رض کا حال بیان کیا) وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ اُن کی چیخ سے آدمی بیہوش ہونے کے قریب ہو جاتا، جیسے منہ بندھا اونٹ۔

حِجَامٌ۔ وہ چیز جو مست اونٹ کے منہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کاٹے نہیں۔

فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرت نے اُحد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا کون اِس کو لیتا ہے اِس شرط پر کہ اِس کا حق ادا کرے یہ سُنکر) سب لوگ پیچھے ہٹے (اُس کے لینے میں ڈرے)۔

ل ایک مشہور پرندہ ہے کبوتر کے برابر، اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے اس کو دجاج البر کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. پچھنا لگانے والے اور جس کو لگایا گیا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہو گیا (کیونکہ لگانے والے کے حلق میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ چلا جائے اور جس کو لگایا گیا وہ ناتوانی کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کر سکے۔ بعضوں نے کہا یہ بددعا ہے ان کے لئے، یعنی ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔ گویا انھوں نے روزہ ہی نہیں رکھا)۔

اِعْلَقْ فِيهِ مِحْجَمًا. ایک محجم اس میں لٹکا دے (محجم بکسرۂ میم وہ ظرف جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع مَحَاجِمُ ہے)۔

لَعْقَةُ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةُ مِحْجَمٍ. شہد کا ایک چٹا، یا نشتر کا ایک چبھاؤ۔

إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. سب نے یہی کہا کہ پچھنے لگواؤ (خون نکلوا ڈال، کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب اور شہوت اور قوائے نفسانی میں ترقی ہوتی ہے اور قوائے ملکی مغلوب رہتے ہیں)۔

غَسْلُ مَحَاجِمِهِ. اُن مقاموں کا دھونا جہاں پر حجامت کی تھی، یہ جمع ہے۔ مَحْجَمٌ بہ فتح میم کی۔

حِجَامَةٌ. بکسرۂ حاء پچھنے لگانے کا پیشہ۔

حَجَّامٌ. پچھنے لگانے والا۔

حَجْنٌ. موڑنا، کھینچ لینا، روکنا، پھیرنا۔

حُجُونٌ. اقامت کرنا، بخیلی کرنا۔

يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ. آنحضرتؐ حجر اسود کو اپنی ٹیڑھی لکڑی چھوا دیتے۔

كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ. وہ حاجیوں کا مال ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے چرایا کرتا (اس میں اٹکا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا اگر صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں اٹک کر آ گئی)۔

وَجَعَلَتِ الْمَحَاجِنُ تُمْسِكُ رِجَالًا. ٹیڑھے منہ کی لکڑیاں لوگوں کو اٹکا لیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔

تُوضَعُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ. قیامت کے دن ناطہ لایا جائے گا اس میں چرخہ کے تکلے کی طرح کجی ہو گی۔

مَا أَقْطَعَكَ الْعَقِيقَ لِتَحْتَجِنَهُ. عقیق کا مقطعہ تجھ کو اس لئے نہیں دیا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ پہنچائے)۔

إِنَّهُ كَانَ عَلَى الْحَجُونِ كَئِيبًا. آپ حجون پہاڑ پر غمگین بیٹھے ہوئے تھے (حجون ایک اونچا پہاڑ ہے مکہ میں شعب الجزارین کے پاس بعضوں نے کہا وہ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں)۔

أَحْجَنَ ثُمَامُهَا. مکہ کی ثمام کے پتے نکل آئے (ثمام ایک مشہور گھانس ہے)۔

حَجًى. کنارہ، کونا۔

أَحْجَاءٌ[1]. حجًی کی جمع، اطراف و جوانب اور نواحی۔

حِجًى. بکسرۂ حا عقل۔

أُحْجِيَّةٌ یا أُحْجُوَّةٌ. چیستان، معما۔

أَحَاجِيُّ. اُحجیہ کی جمع ہے۔

مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجًى فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو (منڈیر یا کٹہرا وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا (بعضوں نے اس حدیث میں حَجًى بہ فتحہ حا پڑھا ہے۔ ایک روایت میں حجار ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا)۔

حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ. یہاں تک کہ تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بیشک فلاں شخص محتاج ہو گیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔

مَا كَانَ فِي أَنْفُسِنَا أَحْجَى أَنْ يَكُونَ هُوَ مُنْذُ مَاتَ. جب سے وہ مر گیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ سزاوار نہ رہا (ورنہ موت سے پیشتر اس کے دجال ہونے کا گمان غالب تھا)۔

---

[1] بمعنی اور وزن اَرْجَاءٌ۔ ۱۲ منہ

اِنَّکُمْ مَعَاشِرُ ھَمْدَانَ مِنْ اَحْجٰی حَیٍّ بِالْکُوْفَۃِ۔ تم لوگ ہمدان کے قبیلہ والے کوفہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ عقلمند ہو۔

مَاھِیَ بِمُغِدٍّ فَیَسْتَحْجِیَ لَحْمُھَا۔ اس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ نہ تھا کہ اس کا گوشت بگڑ جاتا (سڑ جاتا)۔

فَحَجَتْھَا الرِّیْحُ۔ اس کشتی کو ہوا بہا لے گئی۔[۱]

اِنَّ اَمْرَکَ کَالْجُعْدُبَۃِ اَوْ کَالْحُجَاۃِ۔ تمہارا کام (ضعف اور ناتوانی میں) پانی کے بلبلے یا حباب کی طرح ہے۔

حَجًا۔ پانی کے بلبلے۔ حَجَاۃٌ اس کا مفرد ہے۔

قَدْ تَکَنّٰی وَتَحَجّٰی فَقَتَلْتُہٗ۔ اس نے آڑلی (یا اپنی کنیت بیان کی، جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں) اور گن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو مار ڈالا (بعضوں نے کہا "تَحَجّٰی" کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چھپ گیا تو یہ "حَجَاۃٌ" سے نکلا ہے، جس کے معنے پردے کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِحْتَجَاہُ یعنی اس کو چھپا لیا)

وَیَحْتَالُ ذٰلِکَ عَلٰی ذِی الْحِجٰی۔ یہ عقل والے کو بھی فریب دیتا ہے۔

فَرَأَیْتُ اَنَّ الصَّبْرَ عَلٰی ھَاتَا اَحْجٰی۔ میں نے اس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

بابُ الحاء مع الدال

حَدْءٌ۔ پھیرنا۔

حَدَءٌ۔ رد کرنا، ظلم سے روکنا، ملجانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔

حِدَأَۃٌ بروزن عِنَبَۃٌ۔ چیل۔ اس کی جمع حِدَأٌ اور حِدْاٰنٌ ہے۔

خَمْسٌ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْھَا الْحِدَاَ۔ پانچ جانور ہیں جو حل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے، ان میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا (اس لئے کہ وہ ستاتی ہے ہاتھ میں سے چیز اچک لے جاتی ہے)۔

[۱] یہ عمرو بن عاص رضہ نے معاویہ رضہ سے کہا۔ ۱۲ منہ

حِدَۃٌ۔ اکیلا ہونا۔

کہتے ہیں: عَلٰی حِدَتِہٖ۔ یعنی اپنے اکیلے ہونے پر۔ اصل میں وَحْدٌ تھا

فَجَعَلْتُہٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰی حِدَۃٍ۔ میں نے ان کو ایک جداگانہ قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)۔

اِجْعَلْ کُلَّ نَوْعٍ مِّنْ تَمْرِکَ عَلٰی حِدَۃٍ۔ ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ۔

حَدَبٌ۔ کبڑا ہونا، ٹیلہ، ٹبہ، موج۔

اَحْدَبُ اور حَدِبٌ۔ کبڑا۔

حَدْبَاءُ۔ کبڑی۔

کَانَتْ لَھَا ابْنَۃٌ حُدَیْبَاءُ۔ اس کی ایک بیٹی تھی کبڑی یہ تصغیر ہے حَدْبَاءُ کی۔

وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ یاجوج ماجوج ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے۔

یَتَّقُوْنَ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکٍ۔ (قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے) ہر بلندی اور کانٹے سے بچتے جائیں گے (گویا منہ ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا)۔ کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

یَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ تَرْفَعُھَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِیْطٌ وَّتَزْیِیْلُ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک اونچا کرتی اور پست کرتی تھی اور اسی میں یہ شعر بھی ہے۔

کُلُّ ابْنِ اُنْثٰی وَاِنْ طَالَتْ سَلَامَتُہٗ
یَوْمًا عَلٰی اٰلَۃٍ حَدْبَاءَ مَحْمُوْلُ

ہر ایک عورت کا بیٹا اگرچہ مدت تک سلامت رہے آخر ایک دن کبڑے آلے پر اٹھایا جائے گا۔ (بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے آخر ایک دن سخت حالت پر اٹھایا جائے گا یعنی مرے گا)۔[۲]

وَاَحْدَبُھُمْ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔ سب سے زیادہ مہربان

[۲] الآلۃ الحدباء النعش۔ ۱۲ منہ (مجمع البحرین)۔

مسلمانوں پر۔ (یہ حضرت علی رضؓ نے حضرت صدیقِ اکبر رضؓ کی تعریف بیان کی)۔

حَدِبَ عَلَیْہِ عَمُّہٗ۔ ان کے چچا ان پر مہربان ہوئے۔

یَعْلَمُ اللّٰہُ مَوْضِعَ النَّشْوِ وَالْعَقْلِ وَالشَّہْوَۃِ الْفَسَادِ وَالْحَدَبِ عَلٰی نَسْلِہَا۔ اللہ تعالےٰ ایک مچھر کے ہر مقام کو جانتا ہے، جہاں سے اُس کی تربیت ہوگی اور جہاں اس کی عقل ہے اور جہاں جماع کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر شفقت ہے۔

حُدَیْبِیَۃُ۔ ایک بستی ہے مکہ کے قریب وہاں کے کنوئیں کا نام حدیبیہ تھا، پھر بستی کا نام ہوگیا۔

حِدْبَارٌ۔ دُبلی اونٹنی، قحط کا سال۔

اَللّٰہُمَّ خَرَجْنَا اِلَیْکَ حِیْنَ اَعْتَکَرَتْ عَلَیْنَا حَدَابِیْرُ السِّنِیْنَ۔ یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دُبلی اونٹنیوں نے ہم پر ہجوم کیا۔

حَدَابِیْرُ جمع ہے حِدْبَارٌ کی۔ وہ اونٹنی جس کی پیٹھ دُبلے پن سے کھل گئی ہو اور پٹھے کی ہڈیاں نکل آئی ہوں، (حضرت علی رضؓ نے استسقاء کی دعا میں فرمایا)۔

لَاَحْمِلَنَّکَ عَلٰی صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ یَنِیْخُ ظُہْرُہَا (اشعث نے حجاج کو لکھا) میں تجھ کو ایک ضدی کبڑی دُبلی پر سوار کردوں گا، جس کی پیٹھ آواز کرتی ہوگی (مطلب یہ مشکلات میں پھنساؤں گا)۔

حُدُوْثٌ۔ پاخانہ پھرنا، نئی بات نکالنا، جوان، پٹھا، حکمی بجا۔

حُدُوْثٌ اور حَدَاثَۃٌ۔ نئی بات ہونا۔

اِحْدَاثٌ۔ پیدا کرنا، نکالنا، زنا کرنا، پاخانہ پھرنا، صیقل

تَحَدُّثٌ اور تَحْدِیْثٌ۔ بات بیان کرنا۔

حَادِثٌ اور حَدِیْثٌ۔ نئی بات، نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ ہو، برخلاف قدیم کی۔

حَدِیْثٌ۔ اصطلاح شرع میں آنحضرت ؐ کے قول یا فعل یا تقریر کو کہتے ہیں۔ اور "اثر" صحابی کے قول یا فعل یا لغت پر کو۔ اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر کہتے ہیں۔

فَوَجَدَتْ عِنْدَہٗ حُدَّاثًا۔ (حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی باتیں کر رہے ہیں (ایک روایت میں اَحْدَاثًا ہے۔ یعنی چند جوان آدمی آپ کے پاس بیٹھے ہیں)۔

یَبْعَثُ اللّٰہُ السَّحَابَ فَیَضْحَکُ اَحْسَنَ الضَّحِکِ وَیَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ۔ اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا ہے، وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اُس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت اچھی بات کرتا ہے (اور اس بات گرج ہے)(بعضوں نے کہا ہنسی سے زمین کا کھلنا پھول پھلاری نکالنا۔ اور بات کرنے سے لوگوں کی باتیں مُراد ہیں جو وہ بیک (پیداوار) کی نسبت کرتے ہیں)۔

قَدْ کَانَ فِی الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ اگلی اُمتوں میں محدث لوگ گزرے ہیں۔ اگر میری اُمت میں بھی کوئی محدث ہو تو وہ حضرت عمر رضؓ ہونگے (محدث اُس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے یعنی روشن ضمیر۔ اُس کا گمان صحیح نکلتا ہے اُس کی رائے اکثر درست نکلتی ہے)۔

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَہَدَمْتُ الْکَعْبَۃَ وَبَنَیْتُہَا۔ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا۔ (بلکہ اُن کے کفر کا زمانہ پُرانا ہوچکا ہوتا، اسلام کو ایک مدت دراز گزر گئی ہوتی) تو میں کعبہ کو گرا کر از سرِ نو بناتا (بعضوں نے حَدَثَانُ پڑھا ہے)

حَدِیْثُ عَہْدُہُمْ بِکُفْرٍ۔ اُن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ ہے

اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَہْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُہُمْ میں اُن لوگوں کو دیتا ہوں، جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے (یعنی نومسلم ہیں) اُن کا دل ملاتا ہوں (تاکہ داد و دہش کی وجہ سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہوجائیں)۔

اُنَاسٌ حَدِیثَۃٌ اَسْنَانُھُمْ۔ کچھ لوگ جو ابھی نوعمر ہوں گے
حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَھَاءُ الْاَحْلَامِ۔ نوجوان
کم عقل (مُراد خارجی ہیں۔ ظاہر میں اچھی بات کہیں گے یعنی قرآنی آیتوں سے دلیل لیں گے۔ مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے مطابق کرلیں گے۔ اور آنحضرتؐ اور صحابہ رضؓ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ کریں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ ان خارجیوں کو بدترین خلق سمجھتے، کیونکہ ان کمبختوں نے کیا کیا تھا کہ جو آیتیں مشرکوں اور کافروں کے باب میں نازل ہوئی ہیں، اُن کو مسلمانوں پر چسپیتے تھے۔ ابنِ طاہر فتنی نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو، اُن آیتوں کو جو یہود کے باب میں نازل ہوئی ہیں، علمائے اُمتِ محمدیہ پر چسپیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی نجاست سے زمین کو پاک کرے۔ باوجود اِس کے صحابہ رضؓ اور تابعینؒ نے اِن خارجیوں کو کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز رکھا، اُن کی گواہی قبول کی۔ کسی نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا ”واہ! کفر ہی سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے (وہ لوگ تو گناہ کرنے والے کو بھی مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں)“ پھر پوچھا کیا منافق ہیں؟ فرمایا کہ ”منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں مگر وہ تو رات دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں، بلکہ یہ لوگ تو آفت میں پڑکر اندھے بہرے ہوگئے (اُن کو حق بات نہیں سوجھتی بس اپنی سمجھ پر اِترا کر گمراہ ہوگئے ہیں)“ مؤلف کہتا ہے ہمارے زمانے میں بھی چند رکابیہ اور نیچریہ اور مرزائیہ اور قادیانیہ اور وجودیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے۔ اِن میں کچھ تو کافر ہیں جو اصولِ اسلام یا متواترات کا انکار کرتے ہیں کچھ مسلمان ہیں مگر گمراہ۔ جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام یا مختلف فیہ کاموں کو شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان کو مُشرک کہہ دیتے ہیں، ائمۂ دین کی توہین کرتے ہیں۔ جو آیتیں یا حدیثیں بُتوں کے باب میں وارد ہیں ان کو انبیاءؑ اور

اولیاء اللہؒ اور ملائکہ پر بھی چسپ دیتے ہیں اور کہتے کیا ہیں کہ لفظ عام ہے، سب کو شامل ہے۔

عبداللہ بن عمر رضؓ کے اثر سے معلوم ہوا کہ خوارج بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے۔ اور صحابہ اور تابعین اور سلفِ صالحین کے طریق پر قائم رکھے۔

مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثْنَا بَعْدَکَ۔ تم نہیں جانتے ہم نے آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں؟

اَحْدَثُ بِہٖ عَھْدًا۔ سب سے نزدیک اُس سے ملنے والا۔

حَدِیثُ النَّفْسِ۔ دل کی باتیں، وسوسے خیالات۔

کِتَابُنَا اَحْدَثُ۔ ہماری کتاب نئی تازہ اُتری ہے (یعنی قرآنِ حکیم)۔

زَعَمَتْ اِمْرَاَتِیَ الْاُوْلٰی اَنَّھَا اَرْضَعَتْ اِمْرَاَتِیَ الْحُدْثٰی۔ میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو (یعنی جس سے بعد میں نکاح کیا) دودھ پلادیا۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔ جس نے وہاں (دین میں) نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی (اُس سے راضی ہوا) (نہایہ میں ہے۔ یعنی بدعت پر راضی ہوا، بدعتی کی حمایت کی اُس کو دشمنوں سے بچایا، سکوت اختیار کیا، اُس کا بدعتی ہونے کے انکار نہیں کیا) اِن سب پر آنحضرتؐ نے لعنت کی۔

اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ۔ نئے کاموں سے جو دین میں نکالے جائیں بچے رہو (نہایہ میں ہے مُراد وہ کام ہیں جن کی دلیل قرآن اور حدیث اور اجماعِ اُمّت سے نہ ہو)۔

لَمْ یُقْتَلْ مِنْ نِسَائِھِمْ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ کَانَتْ اَحْدَثَتْ حَدَثًا۔ بنی قریظہ کی عورتوں میں سے قتل نہیں کی گئی۔ مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی تھی (آنحضرتؐ کو زہر دیا تھا)۔

حَادِثُوْا ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰہِ۔ ان دلوں کو اللہ کی یاد سے جلا دو (صاف کرو صیقل کرو)۔

فَاَخَذَنِیْ مَاقَدُمَ وَمَاحَدُثَ۔ (عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت م کو سلام کیا مگر آپؐ نے جواب نہ دیا)۔ تو اگلے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالا (میں فکر میں پڑ گیا) عرب ایسا کہتے ہیں)۔

حَدَثَ الشَّیْءُ حُدُوْثًا۔ یعنی یہ بات نئی پیدا ہوئی (مگر حدیث میں حَدُثَ بضمہ دال مروی ہے تاکہ قَدُمَ کا جوڑ ہو جائے)۔

اَحَدَثَ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ۔ کیا نماز میں کوئی تازہ حکم آیا؟

لَایَزَالُ فِی الصَّلٰوۃِ مَالَمْ یُحْدِثْ۔ برابر نماز ہی میں رہے گا (یعنی نماز کا ثواب اُس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ ٹوٹے (یعنی گوز نہ لگائے)۔

یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَالَمْ یُحْدِثْ۔ فرشتے اُس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک اس کو حدث نہ ہو۔

لَاوُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ۔ وضو جب ہی واجب ہوتا ہے جب حدث ہو (اگر حدث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے)۔

مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ۔ عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیور اور خوشبو سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں۔ اگر آنحضرت کے عہد میں بھی ایسا کرتیں، تو آپ اُن کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے)۔

لَایُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ۔ ان دو رکعتوں میں دُنیا کا خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور مطلب کا، تو کچھ ضرر نہیں۔ حضرت عمر رض نماز میں لشکروں کی تیاری کا خیال کرتے، اور یہ کچھ ضرر نہ کرتا کیونکہ یہ دینی کام تھا۔ میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے کہ نماز میں اپنے مالکِ حقیقی کا تصور رہے کہ میں اُس کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے اور میرے دل کے خیال سے بھی مطلع ہے۔ اسی استغراق میں نماز پوری کرے اور حضرت عمر رض کے اثر کی تاویل کی ہے کیونکہ نماز کو لشکروں کی تیاری سے کوئی مناسبت نہیں۔ گو وہ دینی کام ہو، اگر بے اختیاری سے کوئی خیال دنیاوی اُمور کا آجائے تو اُس کو دفع کرے، اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ اب جو فضیلت اِس حدیث میں وارد ہے، اُس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں، جو بے اختیاری سے آجائیں، اِس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہوگی، جب دونوں طرح کے خیالات نہ آئیں یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)۔

لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ (پانی برسنے لگا، تو آپؐ نے بدن پر سے کپڑا ہٹا دیا، تاکہ وہ پانی بدن کو لگے، فرمایا) یہ ابھی تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے (اس کو گنہگار ہاتھوں نے نہیں چھوا نہ اس زمین سے ملا جس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس حدیث سے عُلُوّ اور فوقیتِ باری تعالیٰ کا ثبوت اور جہمیہ ملاعنہ کا رد ہوتا ہے)۔

اِنَّمَا کَرِهَ لِمَنْ اَحْدَثَ۔ قبر پر بیٹھنا آپ نے اُس کے لئے مکروہ رکھا جو وہاں حدث کرے۔ یعنی پاخانہ یا پیشاب (اس حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)۔

وَاِنَّ حَدَثَهٗ لَایُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ (اللہ تعالیٰ کی جو صفاتِ حادثہ ہیں جیسے خلق اور رزق اور کلام وغیرہ، وہ مخلوق کی صفاتِ حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں کیونکہ پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے۔ یہی اعتقاد ہے سلف اہلِ سنت اور جماعت کا، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اب یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی کل صفات قدیم ہیں۔ گویا صفاتِ اضافیہ کا انکار کرنا ہے۔ اور متاخرین متکلمین، فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اِس آفت میں پڑ گئے ہیں، البتہ یہ صحیح ہے کہ صفاتِ حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)۔

اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَیَهُوْدِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے گئے انھوں نے زنا کیا تھا۔

کَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ۔ آنحضرتؐ جب فجر کی سُنتیں پڑھ چکتے، تو اگر میں جاگتی ہوتی، تو مجھ سے باتیں کرتے (ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد

پڑھنے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے آپ اُن سے باتیں کرتے اور دونوں روایتوں میں کوئی تخالف نہیں، کیونکہ آپ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے۔ ابنِ عربی نے کہا تہجد اور صبح کی سُنتوں کے درمیان، یا صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے۔ میں کہتا ہوں جو آنحضرتؐ نے کیا وہی سنت اور وہی افضل ہے، تہجد کے بعد اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا سنت ہے۔ اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا لیٹ جانا۔ امام ابن حزمؒ نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر نہ لیٹے تو اُس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی۔ سبحان اللہ کیا اتباعِ سنت ہے۔ گو امام ابن حزمؒ کا یہ قول دلیل کی رُو سے راجح نہیں ہے مگر اُن کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر اتباعِ سنت میں غرق تھے۔ شیخ ابن عربیؒ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ نے اُن سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں غرق اور غائب ہوگئے۔ رضی اللہ عنہ وعن اتباعہ۔

حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ (حذیفہؓ نے کہا) آنحضرتؐ نے ہم سے (امانت کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں۔

اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ۔ کیا میں تم سے اپنے اور اپنی ماں کے حالات بیان نہ کروں؟

اِیَّاکُمْ وَ اَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ (معاویہؓ نے کہا) تم ذرا حدیثوں سے بچے رہو (اُن کی تصحیح کرو) مگر وہ حدیثیں قبول کرلو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مشہور تھیں (کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ حدیث بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے۔ وہی حدیث بیان کرتے، جو صحیح ہوتی)۔

قَدْ حُدِّثْتُ بِنَحْوِہٖ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ۔ ابو رافع سے ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

کُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّ اُسَامَۃَ۔ ہم سے یہ حدیث بیان کی جاتی تھی کہ اُسامہؓ۔

اِنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ۔ اُس نے دین میں نئی بات نکالی (تقدیر کا انکار کیا)۔

اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ میرے چھوٹے بیٹے (یہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا) نئی بات ہے (انھوں نے شاید آنحضرتؐ کو صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے نہ دیکھا ہوگا، اِس لئے انکار کیا اور اُس کو نئی بات قرار دیا۔ مگر دوسرے صحابہؓ کی روایتوں سے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے۔ اور اثبات مقدم ہے نفی پر بعضوں نے کہا، عبداللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ دُعائیں پڑھنا جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہیں، ایک نئی بات ہے)۔

اَحَادِیْثُ جمع ہے اُحْدُوْثَۃٌ کی۔ اُحدوثہ بمعنی حدیث ہے۔

اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔ مجھ سے حدیث کی روایت کرنے سے بچے رہو، وہی حدیث روایت کرو، جس کو تم جانتے ہو (تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے)۔

وَلَا یُحَدِّثْ بِہٖ اَحَدًا۔ بُرے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَۃٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ خواب تین طرح کے ہیں۔ ایک اُن میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں)۔

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جھوٹی حدیثیں اُن سے نقل کرو، بلکہ اُن حدیثوں کے نقل کرنے کی اجازت دی، جن کی صحت کا گمان ہو گو وہ بلا سند بیان کریں۔ کیونکہ مدت دراز گزرنے کی وجہ سے سند بیان کرنا اُن کے لئے دشوار ہے)۔

وَقَالَ قَوْمٌ بِطَھَارَۃِ الْحَدَثَیْنِ مِنْہُ۔ ایک علماء کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ کا پیشاب اور پاخانہ دونوں

پاک تھے (قاضی عیاض نے کہا) اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات طاہر تھے)۔

حَدِّثُهُمْ حَدِيثٌ أَوَّلِيهِمْ۔ اُن میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے (دوسرا کوئی اُس کی بات کو کاٹ کر بیچ میں نہیں بولتا، جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے)۔

مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا (اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو اُن کے دلوں میں گزریں (لیکن منہ سے نہ نکالیں، نہ اُن پر عمل کریں۔ مُراد وہ وسوسے ہیں جو دل میں آتے ہیں، پھر پانی کی طرح بہہ جاتے ہیں۔ لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اُس پر اعتقاد کر لے، تو اُس پر مواخذ ہو گا)۔

حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَفْهَمُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔ آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کرو جن کو وہ سمجھ سکیں (اُن کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں (اُن سے دین کی وہ باتیں بیان کرو، جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلانے لگیں۔ تم بھی گنہگار ہو۔ کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث ہوئے)۔

إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهٰذَا۔ (عمار بن یاسر رضی نے حضرت عمر رضی سے کہا) اگر تمہاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں، تو نہیں بیان کروں گا (عمار رضی کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا ان کو اُس میں شک تھا، بلکہ حضرت عمر رضی امیر المومنین تھے ان کی اطاعت لازم تھی، اس وجہ سے حضرت عمار رضی نے یہ کہا)۔

تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ۔ تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہو، جن میں نئے جھگڑے (نئے مقدمے) پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔

حَدَثَانٌ جمع ہے حَدَثٌ کی۔ حَدَثٌ اور حَدَثَانٌ اور حَادِثَةٌ اور حُدْثَى سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی ایک نیا امر نیا واقعہ نیا مقدمہ۔

إِنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُونَ۔ آنحضرتؐ کے وصی سب محدّث ہوں گے (یعنی جبرئیلؑ اُن سے بات کریں گے، گو جبرئیلؑ اُن کو دکھائی نہ دیں گے)۔

إِنَّ فِي كُلِّ أُمَّةٍ مُحَدَّثِينَ مِنْ غَيْرِ نُبُوَّةٍ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہیں جو محدّث ہیں مگر پیغمبر نہیں ہیں (ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے)۔

أَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ۔ "اے محدّثہ" (یہ خطاب حضرت فاطمہ زہرا رضی کی طرف ہے)۔

لَجَعَلْتُكَ حَدِيثًا لِمَنْ خَلْفَكَ۔ میں تجھ کو تیرے بعد والوں کے لئے عبرت بناتا (ایسی سخت سزا دیتا)

لَمْ أَرَ شَيْئًا أَحْسَنَ دَرَكًا وَلَا أَسْرَعَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةٍ مُحْدَثَةٍ لِذَنْبٍ قَدِيمٍ۔ میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پرانے گناہ کو زیادہ پانیوالی اور جلد ڈھونڈھ کر اُس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

لَا يُحَدِّثُ أَمَانَةَ الْأَصْدِقَاءِ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَةَ الْأَعْدَاءِ۔ مومن کی صفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (اُس کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپا لے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِيثُ السِّنِّ۔ کم سن نوجوان (اگر سن کا لفظ نکال ڈالیں تو حَدَثٌ کہیں گے۔ اس کی جمع أَحْدَاثٌ یعنی نوجوان کم سن)۔

اَلْعِلْمُ يَكْسِبُ الْإِنْسَانَ الطَّاعَةَ فِي حَيٰوتِهِ وَجَمِيلَ الْأُحْدُوثَةِ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔ علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُس کا ذکر خیر رہتا ہے۔

لَا آمَنُ الْحَدَثَانَ۔ میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں،

اَلْاَرْوَاحُ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ اِلَّا رُوْحَ الْقُدُسِ سب جانوں کو نیند اور غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبرئیلؑ کو)۔

خُذُوا بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ۔ نئے حکم کو لو پھر جو اُس سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں تو بعد والی حدیث پر عمل کرو۔ اگر تاریخ معلوم ہو سکے کیونکہ پہلی والی حدیث منسوخ ہوگئی ہوگی)۔

حَدَجٌ۔ مارنا، باندھنا، گھورنا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْمَيِّتِ حِيْنَ يَحْدِجُ بِبَصَرِهِ فَاِنَّمَا يَنْظُرُ اِلَى الْمِعْرَاجِ۔ کیا تم اپنے مُردے کو نہیں دیکھتے جب وہ (مرتے وقت) اپنی نظر جماتا ہے وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر آسمان پر جاتا ہوگا)۔

حَدِّثِ النَّاسَ مَا حَدَجُوْكَ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگوں سے اُس وقت تک باتیں کرو (وعظ و نصیحت) جب تک وہ تیری طرف نظر جمائے رہیں۔ (تیری باتیں سُننے کے مشتاق رہیں)۔

حَجَّةً هٰهُنَا ثُمَّ اَحْدِجْ هٰهُنَا حَتّٰى تَفْنٰى۔ اِس جگہ ایک حج کرلے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک کہ فنا ہوجائے (بوڑھا ہوجائے یا مرجائے)۔

وَالْمَرْكَبُ حِدْجٌ۔ سواری محافہ کی ہے (جس میں عورتیں چڑھتی ہیں)۔

كَاَنِّيْ اَخَذْتُ حَدَجَةَ حَنْظَلٍ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ كَتِفَيْ اَبِيْ جَهْلٍ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا) جیسے میں نے اندرائن کا ایک کچا سخت پھل لیا اور اُس کو ابوجہل کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا۔

اَحْدَجَ الشَّجَرَةُ۔ اندرائن کے درخت میں پھل نکلے۔

حَدٌّ۔ روکنا، منع کرنا، سر حد مقرر کرنا، سزا دینا، غصّہ ہونا جدا کرنا، تیز کرنا، سوگ کرنا۔

حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری میں ہاتھ کاٹنا، تہمت میں اُسے کوڑے لگانا، زنا میں رجم یا سو کوڑے لگانا، رہزنی میں قتل یا سُولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا) یا اللہ کے ٹھہرائے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصّے، طلاقوں کی تعداد اور نکاحوں کی تعداد وغیرہ)۔

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الدُّنْيَا وَحَدِّ الْاٰخِرَةِ اللَّمَمُ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہے جس میں نہ دنیا کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رجم یا جلد یا قطع یا حبس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل، والدین کی نافرمانی، سُود خواری کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، اَمْرَد کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، پتنگ اُڑانا، شطرنج چوسر گنجفہ وغیرہ کھیلنا، گانا بجانا۔ ایک طائفہ[1] علماء کے نزدیک۔

حَدُّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔ بیمار کو کونسی بیماری تک، یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے؟ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت میں "جِدُّ الْمَرِيْضِ" ہے جیم معجمہ سے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بیمار کی جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا)۔

اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ۔ میں نے ایک ایسا جُرم کیا ہے جس میں سزا واجب ہوتی ہے، تو مجھ کو سزا دیجئے۔

اِقَامَةُ حَدٍّ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اللہ کی مقرر کی ہوئی ایک حد قائم کرنا، چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے (اِس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی محفوظ رہتی ہے)۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ۔ جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا، چوری، تہمت

[1] ایک طائفہ کی قید اِس لئے لگائی کہ بعض علماء نے گانا بجانا جائز رکھا ہے اور اس مسئلہ میں طرفین سے مستقل کتابیں اور رسالے بنائے گئے ہیں

وغیرہ) پھر اللہ اُس کا گناہ ڈھانپے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا کرم کرنے والا ہے (اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حدّی گناہ کا بھی چھپانا اس کے اظہار سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے)۔

فَیَحُدُّ لِی حَدًّا۔ پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گنہگاروں کی شفاعت کر یا فلاں فلاں گنہگاروں کی۔ اِس حدیث کے شروع میں یہ مذکور ہے کہ میدانِ حشر کی تنگی اور سختی اور حرارت سے لوگ تنگ ہو کر آپ کی سفارش چاہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ کئی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے۔ دونوں میں منافاۃ نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہِ احدیت میں سجدہ کر کے شفاعت کا اِذن حاصل کریں گے، اُس وقت تک کچھ لوگ تو میدانِ حشر ہی میں محبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے)۔

لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ۔ کسی عورت کو (اپنے خاوند کے سوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔

اَلْحِدَّۃُ تَعْتَرِی خِیَارَ اُمَّتِی۔ تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری امت کے اچھے لوگوں میں ہوگی (مطلب یہ ہے کہ غصّہ اور زود رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے۔ دین کی حرارت اور حدّت، قوّتِ ایمان کی دلیل ہے اور مداہنت اور صُلحِ کُل، نفاق اور بے ایمانی کی)۔

خِیَارُ اُمَّتِی اَحِدَّاؤُھَا۔ میری امت کے بہتر لوگ وہی ہیں جن میں دین کی حدّت ہو (کافروں پر اُن کو غصہ ہو جس بات سے اسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو، اس کو کبھی گوارا نہ کریں، گو جان جائے، مال جائے، عزت جائے، پر دین میں خلل نہ آئے اور دیندار لوگ محفوظ رہیں)۔

کُنْتُ اُدَارِی مِنْ اَبِی بَکْرٍ بَعْضَ الْحَدِّ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں حضرت ابو بکرؓ کی بعض تیزی کو نرمی کے ذریعہ ٹال دیتا (حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زود خشمی تھی، حضرت عمرؓ اُن سے مدارات کر کے ان کا غصہ ٹال دیتے۔ یہ خصلت اکثر ایماندار وں میں ہوتی ہے کہ اُن کو غصہ جلدی آ جاتا ہے مگر جلدی زائل بھی ہو جاتا ہے۔ اُن کا دل آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے (ایک روایت میں "بَعْضَ الْجِدِّ" ہے جیم سے جو ہزل کے مقابل ہے، ایک روایت میں "بَعْضَ الْجَدِّ" ہے، بہ فتحِ جیم بمعنی حظ۔

عَشْرٌ مِّنَ السُّنَّۃِ وَعَدَّ فِیھَا الْاِسْتِحْدَادَ۔ دس باتیں سنّت ہیں، اُن میں سے ایک زیرِ ناف کے بال لینا بھی آپ نے بیان کئے (یعنی اُسترے سے مونڈنا)

اَمْھِلُوْا کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ۔ ذرا دم لو فرصت دو تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگی کر لے اور جس کا خاوند چلدیا تھا (گھر میں نہ تھا) وہ صفائی کر لے (مقامِ مخصوص کے بال وغیرہ صاف کر لے۔ نووی نے کہا کہ زیرِ ناف کے بال اُسترے سے مونڈھنا افضل ہے بہ نسبت نورہ لگانے یا اُکھیڑنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے۔ طیبی نے کہا عورتیں اُسترے سے نہیں مونڈتیں تو اُن کے استحداد سے بالوں کا اُکھیڑنا مُراد ہے)۔

اِنَّہٗ اِسْتَعَارَ مُوْسٰی لِیَسْتَحِدَّ بِہٖ۔ حضرت خبیبؓ نے، جب کافر اُن کو قتل کرنے لگے ایک اُسترہ مانگا زیرِ ناف کے بال مونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے اُن کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت اُن کے زیرِ ناف کے بال نمود ہوں)۔

اِنَّ قَوْمَنَا حَادُّوْنَا لَمَّا صَدَّقْنَا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (عبداللہ بن سلام رضؓ نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے، جب سے ہم نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی تصدیق کی۔

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ۔ ہر حرف کی ایک انتہا ہو (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں "مُطَّلَعٌ" ہے یعنی چڑھنے کا مقام یہ حدیث صفتِ قرآن میں وارد ہے۔ مطلب یہ

ہے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر ایک کا ایک منتہیٰ اور مقصد ہے مثلاً ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شانِ نزول عربیت ، ناسخ و منسوخ، اعراب وقوف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دُور ہو، ہر وقت پروردگار کا حضور ہو، قلب یادِ الٰہی سے پُرنور ہو)۔

تَقِيْسُ الْمَلٰئِكَةَ بِالْحَدَّادِيْنَ۔ (یہ صحابہؓ نے ابوجہل سے کہا، جب وہ مردود کہنے لگا کہ " دوزخ کے داروغہ اُنیس ہی ہیں تو ہم میں سے سو آدمی اُن کو ہٹا کر دوزخ سے نکل جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کے جیلروں کی طرح سمجھتا ہے (ایک فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے) (بعضوں نے کہا " حَدَّادِيْنَ " سے لوہار مراد ہیں)۔

اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا۔ میں تو اُن کی دھار کند دیکھتا ہوں (یعنی اُن کی قوت کم ہے)۔

لِيُحِدَّ السِّكِّيْنَ۔ چھری تیز کر لے۔

حَدٌّ كَلِيْلٌ۔ کند دھار جس سے برابر نہ کٹے۔

طَرْفٌ كَلِيْلٌ۔ ضعیف نگاہ۔

مَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ۔ آپ کے صحابہؓ تیز نگاہ سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور رُعب کے نظر آپ پر نہیں جا سکتے)۔

وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ اپنی داہنی کہنی کو ران پر جُدا کر کے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے علیحدہ رکھا چمٹایا نہیں) بعضوں نے یوں پڑھا ہے۔

وَحَدُّ مِرْفَقِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ یعنی آپ کی داہنی کہنی آپ کی ران پر تھی۔

اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ کیا تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد دُور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے (یہ آپ نے حضرت اُسامہؓ سے فرمایا علماء نے کہا ہے کہ جب حد کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے، اُس وقت مجرم کی سفارش کرنا حرام ہے، لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو ورنہ شریروں پر رحم کرنا دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے اور تعزیر میں ہر حال میں سفارش کرنا درست ہے یعنی خواہ مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو)۔

اِنَّهٗ اَتٰى حَدًّا۔ (جس نے پردہ اُٹھا کر گھر میں جھانکا) اُس نے سزا کا کام کیا۔

اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ۔ اپنے غلام لونڈیوں پر اللہ کی حدیں قائم کرو (ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ مولیٰ اپنے غلام اور لونڈی کو حد مار سکتا ہے۔ مگر امام ابوحنیفہؒ نے اس کے خلاف یہ کہا ہے کہ حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدًّا وَّجَعَلَ عَلٰى مَنْ تَعَدَّى الْحَدَّ حَدًّا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی ہے اور جو شخص اُس حد سے بڑھ جائے، اُس کی بھی سزا مقرر کی ہے۔

لِلصَّلٰوةِ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ حَدٍّ۔ نماز کی چار ہزار حدیں ہیں۔

اَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ۔ تم نے اُس کی حدیں قائم کیں یعنی احکام اور شرائع۔

يُضْرَبُ الْحُدُوْدُ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ۔ یعنی امام کے سامنے لگائی جائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ حدود آنحضرتؐ کا نام ہے توراۃ شریف میں، کیونکہ جو کوئی دین سے مخالفت کرے گا، آپ اس سے مخالفت کریں گے گو وہ رشتہ دار ہو)

لَا يَزَالُ الْاِنْسَانُ فِيْ حَدِّ الطَّائِفِ مَا دَامَ كَذَا۔ جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اُس کو طواف کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔

تَنْفِيْ عَنْهُ الْاَقْطَارُ بِعَنَّا عَنْهُ الْحُدُوْدُ۔ اللہ تعالیٰ کے نہ کنارے ہیں نہ حدیں ہیں

حُدُوْدُ الْاِيْمَانِ۔ شہادتین کا اقرار، نماز، زکوٰۃ، روزہ

(ترجمہ) امام ابو عبد اللہ کے سامنے ایک مرد مومن کا ذکر آیا جس میں حِدّت (یعنی غصہ تیزی) تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا۔ وہ چلے گئے، وہاں کا دھواں اُن کو لگ گیا، یہی حِدّت ہے۔ اور کافروں کو جب پیدا کیا، ان کو بھی دوزخ میں جانے کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں گئے، اس لئے اُن میں تحمل اور وقار ہے۔ امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سب سے زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ قرآن کی عزت اُس کے دل میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اُس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مصدّق بندہ ہوتا ہے۔ اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اس امر پر ہوتی ہے جو خلاف شرع ہو۔ اسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلاف شرع کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر۔)

حَدْرٌ۔ موٹا ہونا، غلیظ ہونا، سُوج جانا، سُو جانا، اُترنا، اوپر سے نیچے ڈھکیلنا، جلدی کرنا۔

إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ[۱] جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تکبیر کہے تو جلد جلد کہہ۔

فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَحَدَّرَ فِيهِمَا۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جن میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہو گئے)۔

رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ يَا يَتَحَدَّرُ عَلَى لِحْيَتِهِ۔ میں نے دیکھا برسات کا پانی آپ کی داڑھی پر ٹپک رہا تھا۔

ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِينَ سَوْطًا كُلُّهَا يَبْضَعُ وَيَحْدُرُ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر کوڑے سے کھال پھٹ رہی تھی اور سُوج رہی تھی۔

وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَحْدَرُ شَيْءٍ۔ ہمارے یہاں ایک پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا۔

رَغِيفٌ حَادِرٌ۔ پوری روٹی۔

كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ غُلَامًا حَادِرًا۔ عبد اللہ بن حارث بن نوفلؓ ایک موٹے تازے گٹھے بدن کے لڑکے تھے۔

إِنَّ أَبْرَهَةَ كَانَ رَجُلًا قَصِيرًا حَادِرًا دَحْدَاحًا۔ ابرہہ (جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھی لے کر آیا تھا) ایک پست قد، غلیظ، ٹھگنا آدمی تھا۔

إِنَّ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ كَانَ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا حَدْرَاهَا۔ اُبی ابن خلف ایک سانڈنی پر سوار تھا، اور کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟

حَدْرَاءُ تانیث ہے أَحْدَرُ کی، جس کے پٹھے اور رانیں پُرگوشت ہوں اور کمر باریک ہو۔

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ۔ (حضرت علیؓ نے جنگ خیبر میں یہ رجز پڑھا) میں وہ ہوں جس کی ماں نے اُس کا نام حیدرہ رکھا۔ (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اُس کی گردن موٹی ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی ماں نے ان کا نام "اسد" رکھا تھا مگر چونکہ اسد اور حیدرہ کا ایک ہی مطلب ہے اس لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ میرا نام حیدرہ[۲] رکھا تھا۔ بعضوں نے کہا نہیں، ان کی ماں نے حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا، اُس وقت والد آپ کے موجود نہ تھے جب وہ آئے تو انہوں نے علیؓ نام رکھا (صدقے اِس نام پاک کے)۔

الْأَذَانُ تَرْتِيلٌ وَالْإِقَامَةُ حَدْرٌ۔ اذان آہستہ آہستہ ہے اور اقامت جلدی جلدی۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَبِي وَالْمَاءُ يَنْحَدِرُ عَلَى عَاتِقِهِ گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں، پانی اُن کے مونڈھے پر ٹپک

---

۱ مجمع البحرین میں ہے کہ ایک روایت میں فَاحْذِمْ ہے ذال معجمہ سے مگر یہ روایت مجھ کو نہیں ملی۔ زمخشری نے کہا فَاخْذِمْ ہے خائے معجمہ سے۔ ۱۲ منہ

۲ مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا اگلی کتابوں میں آپ کا نام یہی مذکور تھا۔ بعضوں نے کہا کہ صغر سنی میں آپ کا لقب حیدرہ تھا کیونکہ حیدرہ کہتے ہیں پرگوشت بڑے پیٹ والے کو اور ایسے ہی تھے مؤلف نے آپ کو خواب میں دیکھا آپ گورے رنگ کے پست قد توند والے تھے داڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی چہرے پر بڑا رعب و داب سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ تھے ۱۲

رہا تھا۔

اُحْدُدْ ذٰلِکَ اِلَیْنَا۔ اس کو ہمارے پاس بھیج دو۔

حَدْسٌ۔ گمان کرنا، اٹکل لگانا، قصد کرنا، کشتی میں غالب آنا، جلدی چلنا۔

لَا یَنَالُہٗ حَدْسُ الْفِطَنِ۔ اس پروردگار تک عقلمند کا گمان یا وہم نہیں پہنچ سکتا۔

حَدْقٌ۔ گھیر لینا، گرداگرد ہوجانا، دیکھنا۔

اَسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے باغ میں پانی برسا (حدیقہ وہ باغ جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کھجور کے چند جھاڑوں کو بھی حدیقہ کہتے ہیں، گو ان کے گرد احاطہ نہ ہو۔ اس کی جمع حَدَائِقُ ہے)

فَحَدَّقَنِیْ یا تَحَدَّقَنِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِھِمْ۔ اپنی اپنی آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے۔

اَحْدَقَ بِہِ النَّاسُ۔ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا۔

نَزَلُوْا فِیْ مِثْلِ حَدَقَۃِ الْبَعِیْرِ۔ ایسے ملک میں اترے جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تروتازہ اور شاداب تھا (آنکھ میں اللہ نے تری رکھی ہے۔ سارے بدن میں خشکی ہو، مگر آنکھ میں ضرور تری رہے گی، اسی طرح اگر سارے بدن میں مغز نہ رہا ہو لیکن آنکھ میں ضرور رہے گا۔ اس لئے تروتازہ اور شاداب ملک کو "حدقہ" سے تشبیہ دی۔ اصل میں حَدَقَہٗ آنکھ کے کالے ڈیلے کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے: حَدَقَۃُ الْعَیْنِ ھِیَ سَوَادُھَا الْاَعْظَمُ۔ آنکھ کا حدقہ وہ بڑا کالا ڈھیلا ہے)

حَدْلٌ[۵]۔ ظلم سے ایک طرف جھک جانا۔

حَدَالٌ۔ ایک مونڈھا اونچا ایک نیچا ہونا، ظلم کرنا۔

رَجُلٌ عَلِمَ مُحَدَّلٌ۔ ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا۔

حُدَیْلَۃُ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

حَدْمٌ یا احْدَامٌ۔ آگ کا خوب بھڑکنا۔

اِحْتِدَامٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

یُوْشِکُ اَنْ تَغْشَاکُمْ دَوَاجِیْ ظُلَلِہٖ وَاحْتِدَامُ عِلَلِہٖ۔ قریب ہے کہ تم کو اس کی سائبانوں کی ظلمت اور اس کی بیماری کی بھڑک ڈھانک لے گی۔

حَدْوٌ یا حُدَاءٌ یا حِدَاءٌ۔ بلند آواز سے اونٹوں کو چلانے کے لئے گانا۔

حَادِیٌ۔ گا کر اونٹ چلانے والا اس کی جمع حُدَاۃٌ ہے۔

لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْحِدَوِ وَالْاَفْعَوْ۔ چیل اور سانپ کو مار ڈالنے میں (حالت احرام میں) کوئی قباحت نہیں۔

حِدَوْ۔ اصل میں حِدَاءٌ تھا جو جمع ہے حِدَاَۃٌ کی ہمزہ وقف میں ساکن ہو کر الف ہو گیا پھر الف کو واؤ سے بدل دیا۔

اِنْ اَرْ مَطْمَعِیْ فَحِدَوٌّ تَلَمَّعُ۔ اگر میں اپنی طمع پر نظر کروں تو گویا میں ایک اچک لے جانے والی چیل ہوں (کسی طرح میری نیت نہیں بھرتی۔ چیل کی طرح ہر ایک مال کے نوچنے کھسوٹنے کے لئے مستعد ہوں۔ یہ حضرت لقمان کا قول ہے)

حِدَوٌّ۔ میں الف کو واؤ سے بدلا، پھر اس کو مشدد کر دیا بعضوں نے کہا، اہل مکہ چیل کو حِدَوٌّ ہی کہتے ہیں۔

اَلْحِدَاءُ تَقُوْلُ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا اللّٰہُ (کعب احبار نے کہا) چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب جانے والے ہیں۔

فَمَرَّتْ بِہٖ حُدَیَّاۃٌ۔ اس گلوبند کو ایک چیل جو اس پر سے گزری۔

کُنْتُ اَتَحَدَّی الْقُرَّاءَ۔ میں قاریوں کو تلاش کرتا تھا (تاکہ ان کو قرآن سناؤں)۔

تَحَدَّوْنِیْ عَلَیْھَا۔ تم مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتے ہو۔

باب الحاء مع الذال

حَذَاءٌ سامنا۔ جیسے حِذَا ہے۔

[۵] کہتے ہیں "ھٰذَا اَحْدَلُ لَا عَدَالٌ" یہ تو ظلم ہے انصاف نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

اَصُوْلُ بِيَدٍ حَذَّاءَ۔ کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں جَذَّاءَ ہے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کردوں ؟)۔

وَوَلَّتْ حَذَّاءَ۔ اور دنیا ہلکی پھلکی جلدی جلدی پیٹھ موڑ کر چلی۔

حَذَرٌ یا حِذْرٌ یا مَحْذُوْرَةٌ۔ پرہیز کرنا۔

تَحْذِيْرٌ۔ ڈرانا، تنبیہ کرنا۔

وَمَا يُحْذَرُ یا وَمَا يَحْذَرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى الْقِتَالِ وَالْعِصْيَانِ۔ اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے ڈرانے کا ذکر ہے۔

مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ جو تکلیف اب ہے اس سے اور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔

نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ۔ جس چیز سے تو ڈرتا تھا، وہی تجھ پر آن آئی۔

لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ۔ تقدیر سے بچنا کچھ کام نہیں آتا

اَلْحِذْرُ اَلسِّلَاحُ۔ قرآن میں جو آیا ہے " وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ " تو حذر سے مراد ہتھیار ہے، یعنی اپنا بچاؤ لئے رہو، ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے، یہ تفسیر امام باقرؒ سے منقول ہے۔

حَذْفٌ۔ گرانا، دور کرنا، مختصر کرنا، مارنا، کاٹنا۔

حَذَفٌ۔ ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بطخیں یا چھوٹی کالی بکریاں، جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم، وہ یمن کی طرف سے آتی ہیں

لَا تَتَخَلَّلُكُمُ الشَّيَاطِيْنُ كَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ (صفوں میں مل کر کھڑے ہو) ایسا نہ ہو کہ تمہارے بیچ میں شیطان کالی چھوٹی بکریوں بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک روایت میں كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ ہے)

حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔ سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (اس کا لمبا کرنا جیسے جاہلوں کی عادت ہے، خلافِ سنت ہے دوسری روایت میں ہے:

اَلتَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ۔ یعنی تکبیر اور سلام دونوں کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے)۔

فَتَنَاوَلَ السَّيْفَ فَحَذَفَهُ بِهٖ۔ تلوار لے کر اس سے اس کو مارا۔

فَحَذَفَهُ بِعَصًا فِيْهِ اَجَلُهُ۔ اس کے ایک لاٹھی ماری اسی میں اس کی موت تھی (ایک روایت میں فَخَذَفَهُ ہے خائے معجمہ سے یعنی کنکری انگلیوں سے پھینک کر ماری)۔

وَاحْذِفْ فِي الْاُخْرَيَيْنِ۔ اخیر کی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے چھوٹی کر۔

حُذَيْفَةُ مشہور صحابی ہیں، حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا حاکم بنایا تھا۔

حَذْفَرَةٌ۔ بھرنا۔

حِذْفَارٌ اور حُذْفُوْرٌ۔ جانب، گوشہ، بلندی۔

حَذَافِيْرُ جمع ہے۔

فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا۔ گویا دنیا پوری مع سب اطراف و جوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی۔

اَلْخَيْرُ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ۔ ساری بھلائی بہشت میں موجود ہے۔

فَاِذَا نَحْنُ بِالْحَيِّ قَدْ جَاءُوْا بِحَذَافِيْرِهِمْ۔ یکایک اس قبیلے کے سب لوگ آن پہنچے۔

حَذَقَ یا حِذْقٌ یا حَذَاقٌ یا حِذَاقٌ یا حَذَاقَةٌ یا حِذَاقَةٌ۔ پہچاننا، سیکھنا، ماہر ہونا، کاٹنا، کھٹا ہونا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰى صَعْدَةٍ يَتْبَعُهَا حُذَاقِيٌّ۔ آپ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے، اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى حَذَقْتُهٗ۔ آدھا مہینہ بھی

ﷺ حضرت علیؓ کا قول ہے ۱۲ منہ ؎۲ "حذف" کے معنی مارنے اور پھینکنے دونوں آئے ہیں، یعنی ضرب اور رمی۔ ۱۲ منہ

نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہو گیا (میں نے اس کو اچھی طرح حاصل کر لیا)

حَجَّامٌ حَاذِقٌ۔ یہ پچھنے لگانیوالا ماہر ہے (یعنی حجامت میں کامل ہے)۔

حَاذِقٌ بَاذِقٌ جیسے حَسَنٌ بَسَنٌ بطریق اتباع کہتے ہیں۔

حَذَقَ الخَلُّ۔ سرکہ خوب کھٹا ہو گیا۔

حَذَلٌ جھکنا، کرتے یا ازار کا کنارہ۔

حُذَالٌ کرتے یا ازار کا کنارہ، کمربند کے نیچے کا حصہ یا نیفے کے نیچے کا حصہ۔ ایسا ہی حُذُلَّۃٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ فِي حُذَالِ اُمِّہٖ۔ وہ اپنی ماں کی گود میں ہے۔

حَذَالٌ۔ ایک غلہ ہے۔

حُذَالٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔ جیسے "حُذُنٌ" ہے

مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِي حُذَالِہٖ شَيْئًا

جو شخص باغ میں جائے (اور بھوکا ہو) تو (گرا پڑا میوہ) اس میں سے کھا سکتا ہے۔ مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ نہ لے (یعنی نکال کر نہ لائے)۔

هَاتِيْ حُذَالَكِ۔ اپنا دامن اٹھا (پھر آپ نے اس میں روپیہ ڈال دیا)۔

حَذْمٌ۔ کاٹنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَقَمْتَ فَاحْذِمْ۔ جب تو تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ، اذان کی طرح اس کو مت بڑھا۔ ایک روایت میں فَاخْذِمْ ہے (خائے معجمہ سے)

حُذُنٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔

مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِي حُذُنِہٖ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔

حَذْوٌ یا **حِذَاءٌ**۔ اندازہ کرنا، کاٹنا، اپنا، پہنانا، پھینکنا دینا۔

حَذْيٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

اِحْذَاءٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

فَاَخَذَ قَبْضَۃً مِنْ تُرَابٍ فَحَذَا بِهَا فِي وُجُوْهِ الْمُشْرِكِيْنَ

آپؐ نے خاک کی ایک مٹھی لی اور اس کو مشرکوں کے منہ پر پھینکا۔

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ

تم اُن لوگوں کے طریقوں (چالوں) کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی یہود اور نصاریٰ) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے۔

يَعْمِدُوْنَ اِلٰى عُرْضِ جَنْبِ اَحَدِهِمْ فَيَحْذُوْنَ مِنْهُ الْحُذْوَةَ مِنَ اللَّحْمِ۔ ان میں سے کسی کے پہلو کے ایک جانب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پارچہ کاٹ لیتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں)۔

مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا۔ اس کے ساتھ تو اس کی جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی اونٹ کو پکڑنے کی ضرورت نہیں، اُس کا پاؤں جوتا ہے ہزاروں کوس جا سکتا ہے اور اس کی پیاس پر اُس کو صبر دیا گیا ہے۔ اس کے پیٹ میں ایک ظرف ہے جس میں آٹھ نو دن تک کا پانی وہ بھر لیتا ہے اور پیاس کے وقت اس کو کام میں لاتا ہے، گویا مشکیزہ بھی ساتھ ہے)۔

لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً۔ میں تیرے پاس جوتا نہیں دیکھتا

مَا احْتَذَى النِّعَالَ۔ اُس نے جوتے نہیں پہنے۔

يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَاءَهٗ يا حِذَاءَهٗ۔ آپؐ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی۔

تَحْتَذِي السِّبْتَ۔ تم گائے کے صاف کئے ہوئے چمڑے یعنی نرمی کے جوتے پہنتے ہو۔

اِنَّمَا هُوَ حِذْيَۃٌ مِنْكَ (ذکر کیا ہے) وہ بھی تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے

حِذْيَۃٌ۔ وہ گوشت کا پارچہ جو لنبا کاٹ لیا جائے

اِنَّمَا فَاطِمَۃُ حِذْيَۃٌ مِنِّيْ يَقْبِضُنِيْ مَا يَقْبِضُهَا

میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کو جس بات سے تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

اَحَدُ فِي اِسْتِهَا مَحْشُوٌّ بِحُذُوَّةِ الْحِذَائَيْنِ

فاطمہ کے دو بچھونوں میں سے (جو اُن کے جہیز میں دیئے

ایک بچھونے میں موچیوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے (یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹتے وقت زمین پر گرتے ہیں، ان کو موچی پھینک دیتے ہیں)

اِنَّ الْهُدْهُدَ ذَهَبَ اِلٰى خَازِنِ الْبَحْرِ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ الْحِذْيَةَ فَجَاءَ بِهَا فَاَلْقَاهَا عَلَى الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا (کہتے ہیں) ہُدہُد اُس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر معین ہے اور اس سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا، اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ گیا (ہیرا تمام پتھروں کو کاٹ دیتا ہے، یعنی الماس)۔

مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ اِنْ لَّمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهٖ عَلِقَكَ مِنْ رِيْحِهٖ۔ نیک صحبتی کی مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے، تب بھی اُس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہرحال اس کی صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ۔ عورتیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخمیوں کی دوا دارو کرتیں اور ان کو لوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا۔

قَالُوا الْحُذَيَّا يَا الْحُذَيَّا مَا اَصَبْتَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قُلْتُ الْحُذَيَّا يَا الْحُذَيَّا شَتْمٌ وَّسَبٌّ۔ (ہرماز کہتے ہیں کہ میں ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ جب لوٹ کر (فوج میں گیا) تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے، کہو امیر المومنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوچ انعام ملی (شاید حضرت عمرؓ نے ان کو سخت سست کہا ہوگا)۔

حُذَيَّا یا حُذَيَّا۔ وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا جاتا ہے۔

ذَاتُ عِرْقٍ حَذْوَ قَرْنٍ۔ ذات عرق (جو اہل عراق کا میقات ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا میقات ہے دونوں کا فاصلہ حرم سے برابر برابر ہے)۔

يَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ بِحِذَائِهٖ۔ اگر ایک ہی مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر اس کے داہنی طرف کھڑا ہو (اس طرح کہ اپنا بایاں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور بایاں مونڈھا اس کے داہنے مونڈھے سے ملا کر کھڑا ہو، نہ آگے نہ پیچھے)۔

وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔ اپنی دونوں کف اپنے دونوں کندھوں کے برابر رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَيْتِيْ حَذْوَ بَيْتِهٖ يا حُذْوَةَ بَيْتِهٖ يا حِذَةَ بَيْتِهٖ۔ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے۔

لَا يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ بِحِذَاءٍ۔ جنازے کی نماز جوتا پہنکر نہ پڑھی جائے۔

لَا تُهِلَّ عَلَى الْجَنَازَةِ بِنَعْلٍ حِذَاءٍ۔ جنازے پر سبالو جوتا پہن کر نماز مت پڑھ۔

لَمْ يُحْذِنِيْ۔ مجھ کو کچھ انعام نہیں دیا۔

بابُ الحاء مع الراء

حِرٌ۔ چوت، شرمگاہ، فرج۔ اصل میں حِرْحٌ تھا، کیونکہ اس کی جمع اَحْرَاحٌ ہے اور حِرُوْنٌ بھی مستعمل ہے۔

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ۔ شرمگاہ اور ریشمی کپڑے کو حلال کرلیں گے (ایک روایت میں يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ ہے جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْخَمْرَ۔ زنا اور شراب خواری کو حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے والوں پر عیب نہ کرے گا)۔

حَرْبٌ۔ لڑنا، جنگ کرنا۔

حَرَبٌ۔ لوٹ لینا، ننگا کر دینا، جرمانہ کرنا، غصہ ہونا۔

وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ۔ اُن کو لوٹ لاٹ کر ننگا کر کے چھوڑ دیں گے۔

طَلَاقُهَا حَرِيْبَةٌ۔ اُس عورت کو طلاق دینا لوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے، جب ماں کو طلاق ہو جائے گی، تو بچے

تباہ ہو جائیں گے۔ گویا لٹ گئے)
اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ۔ لوگوں کو لوٹ لینے والا ننگا کر دینے والا
لَمَّا رَاَیْتُ الْعَدُوَّ ذَا حَرَبٍ۔ جب ہم نے دشمن کو دیکھا
وہ غصے ہو گیا ہے۔
حَتّٰی اُدْخِلَ عَلٰی نِسَاءِہٖ مِنَ الْحَرَبِ وَالْحُزْنِ مَا
اُدْخِلَ عَلٰی نِسَاءِیْ۔ یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو بھی غصہ
اور غم دلاؤں، جیسے اُس نے میری عورتوں کو دلایا۔
فَتَرَکَتْنِیْ بِنِزَاعٍ وَحَرَبٍ۔ اُس نے مجھ کو جھگڑے اور
غصے میں پیچھے چھوڑا۔
فَاِنَّ اٰخِرَہٗ حَرَبٌ۔ قرض کا انجام جھگڑا ہے، جنگ ہے
جیسے کہتے ہیں "القرض مقراض المحبۃ"
اِیَّاکُمْ وَالدَّیْنَ فَاِنَّ اَوَّلَہٗ ھَمٌّ وَاٰخِرَہٗ حَرَبٌ
تم قرض سے بچے رہو، قرض شروع میں تو فکر ہے اور اخیر میں
جھگڑا اور فساد ہے۔
یُرِیْدُ اَنْ یُحَرِّبَہُمْ۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ چاہا کہ ان
کو غصہ آئے (اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں۔
ایک روایت میں یُجَرِّبَہُمْ ہے، تجربہ سے۔ یعنی ان کو آزمانا
چاہا۔)
وَدَخَلَ مِحْرَابًا لَّھُمْ۔ عروہ بن مسعودؓ ان کے ایک بلند مقام
پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو اسی سے ہے مسجد کی
محراب۔ کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے)
کَانَ یَکْرَہُ الْمَحَارِیْبَ۔ انس رضؓ بلند مقاموں کو ناپسند کرتے
تھے (یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو، کیونکہ وہاں
بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علو شان دکھانا ہے)۔
فَبَعَثَ عَلَیْہِمْ رَجُلًا مِحْرَابًا۔ ان پر ایسے شخص کو بھیجا
ہوں جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرہ آفاق ہو (ایک
روایت میں مِحْرَبًا ہے، معنی وہی ہیں)
مَا رَاَیْتُ مِحْرَابًا مِّثْلَہٗ۔ میں نے حضرت علیؓ کی طرح کوئی
جنگی آدمی نہیں دیکھا (آپ جنگی فنون میں بڑے ماہر ہے، بڑے بڑے

پہلوانوں اور بہادروں کو آپ نے نیچا دکھایا یا آسانی سے مار لیا)
اُخْرُجُوْا اِلٰی حَرَائِبِکُمْ۔ ہمیشہ اپنے مالوں کی طرف نکلو،
جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزر اوقات ان پر ہوتا ہے،
بعضوں نے اِلٰی حَرَاثِکُمْ روایت کیا ہے، اس کا ذکر آگے
آتا ہے۔)
اَصْحَابُ الْحِرَابِ۔ ہتھیاروں کی کثرت کرنے والے۔
تُرْکَزُ لَہُ الْحَرْبَۃُ۔ آپ کے لئے برچھی گاڑی جاتی
(یعنی سترہ کے لئے)۔
وَحَمْنَۃُ تُحَارِبُ۔ اور حمنہ بنت جحش جو ام المومنین حضرت
زینبؓ کی بہن تھیں، وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت
عائشہ کو متہم کرنے لگیں، حالانکہ حضرت زینب سے جب آنحضرتؐ
نے حضرت عائشہ رضؓ کا حال دریافت کیا تو انھوں نے سوکن ہونے
کے باوجود حضرت عائشہ رضؓ کو پاک دامن ہی کہا)۔
وَاَقْبَحُھَا حَرْبٌ۔ سب ناموں میں برا نام حرب ہے (اس
کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں اسی طرح مرۃ جس کے معنی
تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابومرہ ہے)۔
رَجُلٌ حَرُوْبٌ۔ جنگی بہادر آدمی۔
قَوْمٌ مُحَرَّبٌ۔ لڑنے والے لوگ: یا جن میں آپس میں عداوت
اور دشمنی ہو۔
اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَہُمْ۔ جو کوئی حضرت علی رضؓ اور حضرت
فاطمہ رضؓ اور حسنین علیہم السلام سے لڑے، میں اُس سے لڑوں گا
(تو اُن کا دشمن گویا آنحضرتؐ کا دشمن ہے)۔
کَانَ عَلِیٌّ یُکَسِّرُ الْمَحَارِیْبَ اِذَا رَاٰھَا فِی الْمَسَاجِدِ۔
حضرت علیؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (مسجد
میں محراب بنانا خلاف سنت ہے۔ اب اکثر لوگوں نے اس کو رائج
کر لیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ایک جماعت اہل حدیث نے حدیث کے
مطابق سنت کے بنائی ہیں، جن میں نہ محراب ہے نہ منبر،
جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھا دیا جاتا ہے)
مجمع البحرین میں ہے کہ محراب اس بالاخانہ کو کہتے ہیں

میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقام ہوتا۔ اس لئے عالی شان محل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر امام آ کر کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شاندار اور اشرف ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرَبِ۔ یا اللہ اُس کو لُٹ جانے کا مزہ چکھا۔

اَلْمُؤْمِنُ يُصْبِحُ وَيُمْسِيْ عَلَى الثُّكْلِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يُّصْبِحَ وَيُمْسِيَ عَلَى الْحَرَبِ۔ اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے غم میں مبتلا ہو۔ تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام کرے اس حال میں کہ وہ کسی کو لوٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال لوٹتا ہے)

اَشْكُوْ اِلَيْكُمْ دَارًا اَنْفَقْتُ فِيْهَا حَرِيْبَتِيْ وَصَارَ سُكَّانُهَا غَيْرِيْ (میت بزبانِ حال یوں کہتی ہے) دیکھو میرا یہ گھر جس گھر میں میں نے اپنا مال لگایا اب اس میں دوسرے رہتے ہیں۔

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ۔ جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (یہ آپ نے اہلبیت سے فرمایا)

حِرْبَاءُ۔ گرگٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے۔

حَرْثٌ۔ کھیتی کرنا، مال کمانا، جمع کرنا، کھوج کرنا، ہل چلانا، (بونا)

اُحْرُثْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا۔ دنیا کے کام اس طرح کر جیسے ہمیشہ جئے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں اطمینان سے توکل کر لیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو کل مرنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کر لینا چاہئے یا اچھی طرح دل لگا کر، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ نماز ایسی پڑھ جیسے آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع خضوع کے ساتھ بعضوں نے کہا، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تاکہ اگر تو مر جائے، تو وہ کام تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے، اور آخرت کے کام اس طرح دل لگا کر حضورِ قلب کے ساتھ کر، جیسے تو کل مرنے والا ہے۔ بہرحال اس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کی ترغیب ہے۔ اور اُن بے وقوف کوتہ اندیش لوگوں کا رد ہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل کرنے میں یہ سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے۔ بعد از مرگ من فیکون شد شدہ باشد۔ ارے بیوقوفو! کیا تمہاری قوم اور نسل بھی تمہارے ساتھ ہی فنا ہونے والی ہے اگر تم مر گئے تو تمہاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اٹھائے گی، گویا قومی ہمدردی اور بندگانِ خدا کی خیرخواہی کی عمدہ تعلیم اس حدیث میں کی گئی ہے)

اُحْرُثُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ۔ اس قرآن کو کھودتے رہو۔ (یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو، ان کی درس و تدریس کرتے رہو)۔

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ اَلْحَارِثُ۔ سب سے زیادہ سچا نام حارث ہے (کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا اور ہر ایک آدمی کو کمانا ضرور ہے)

اُخْرُجُوْا اِلٰى مَعَايِشِكُمْ وَحَرَائِثِكُمْ۔ اپنے اپنے دھندوں اور کمائیوں کی طرف نکلو "حرائث" حریثہ کی جمع ہے۔ خطابی نے کہا "حرائث" سے دبلے اونٹ مراد ہیں ایک روایت میں وَحَرَائِبِكُمْ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)

حَرَثْنَاهَا يَوْمَ بَدْرٍ۔ (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ تمہارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم کسان لوگ ہو، گویا اُن پر تعریض کی اُنھوں نے کہا، ہم نے بدر کے دن اُن کو دبلا کر ڈالا" (الفلک یہ ایسا جواب دیا کہ معاویہ دم بخود رہ گئے؛ خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے)۔

وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ۔ آپ ایک چادر اوڑھے تھے حُرَیْثِیّ منسوب ہے حریث کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا بعضوں نے خَمِیصَۃٌ جَوْنِیَّۃٌ روایت کیا ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا)۔

كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ۔ میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا (امام بخاری کی روایت میں فِی خَرِبٍ ہے۔ یہ جمع ہے خَرِبَۃٌ کی، بہ معنی ویرانہ اور کھنڈر)۔

اِحْتِرَاثٌ۔ کمانا۔

يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ۔ اس کا نام حارث ہو گا۔ وہ کھیتی کرنے والا ہو گا (اور اس کا نام منصور بھی ہو گا، یا منصور اس کی صفت ہے۔ یعنی مدد کیا گیا۔ یہ شخص امام مہدی کا مددگار ہے)۔

حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھے۔ اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں۔

حُوَيْرِثٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام میں۔

حَرَجٌ۔ گناہ، تنگی، آنکھ سے کچھ نہ سوجھنا، ملجا، حرام ہونا۔

حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل سے جو باتیں سنی ہوں ان کو بیان کرو، کچھ حرج نہیں (گو وہ بلا سند بیان کریں، کیونکہ زمانہ بہت طویل گزرا، ان کے پاس سند کہاں سے آئی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُن کے جھوٹے غلط قصے جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوں، وہ نقل کرو۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتیں اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے برخلاف قرآن و حدیث نبوی کے کہ ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا ضروری اور لازم ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے "بَلِّغُوا عَنِّي" یعنی یہ میری باتیں دوسروں کو پہنچاؤ)۔

فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهَا۔ اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے کہدے اب نہ نکلنا، اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور تجھ کو قتل کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے، اس سے کہدے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو، ہمارے سامنے مت آؤ، اگر باوجود ایسا کہنے کے پھر نکلے تو اس کو مار ڈالو، وہ سانپ ہے یا کافر جن ہے مسلمان جن نہیں ہے)۔

نووی نے کہا، یوں کہے۔ میں تجھ پر اللہ اور پچھلے دن کی قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ نکلیو، نہ ہم کو ستائیو۔

اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔ اب کر لے کچھ حرج نہیں (معلوم ہوا کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس نے ترتیب کو لازم رکھا ہے، وہ کہتا ہے کہ حرج سے مراد گناہ ہے)

كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ۔ مجھ کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ تم کو سختی اور تنگی میں ڈالوں (ایک روایت میں أُخْرِجَكُمْ ہے یعنی تمہارا نکالنا مجھ کو بُرا معلوم ہوا)

أَكْثَرُوا عَلَيْهَا مِنَ التَّحْرِيجِ۔ ان کو خوب تنگ کرو (کہ مسلمان کو ترکِ کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے تم نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی، اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ حضرت عائشہؓ نے جان بوجھ کر تین دن سے زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہؓ ان سے ملی نہیں، ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترکِ کلام اور سلام نہیں کیا)۔

أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔ (آپ نے جو دو نمازوں کو ملا کر پڑھا) اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سختی نہ ہو (ان کو آسانی ہو جائے، اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں، افسوس ہے کہ حنفیہ نے اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا، حالانکہ امامیہ نے اپنی کتابوں میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے جمع بین الصلوتین نقل کیا ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ابن عباسؓ سے بصحت منقول ہے۔ باوجود اس کے حضرت اہل رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابو حنیفہؒ کے طریق پر چلنا ایک عجیب امر ہے)۔

نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ ہم صفا و مروہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے (یعنی

سمجھتے تھے۔ اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا
لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔
تَحَرَّجُوْا۔ پرہیز کرو!
تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّاْكُلُوْا مَعَهُمْ۔ اُنھوں نے اپنے اور تنگی کی، یتیموں کے ساتھ کھانا کھانا باعثِ گناہ سمجھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَحَرَّجَ فُلَانٌ۔ جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے گناہ اور تنگی سے نکل جائے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ۔ یا اللہ میں اُن دونوں ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں، (جو کوئی اُن کا حق اُڑا لے گا، اس نے حرام کام کیا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَرِّجْ عَلَيَّ ظُلْمَكَ۔ اپنا ظلم مجھ پر حرام کر!
حَرِّجْهَا يَا اَحْرِجْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ۔ ایک طلاق دے کر اس کو حرام کر ڈال۔
حَتّٰى تَرَكُوْهُ فِيْ حَرَجَةٍ۔ یہاں تک کہ آپ کو درختوں کے جھنڈ میں چھوڑ دیا۔
نَظَرْتُ اِلَى آلِيْ جِمَالٍ فِيْ مِثْلِ الْحَرَجَةِ۔ میں نے ... کو جھنڈ جھاڑوں کی طرح دیکھا (یہ معاذ بن عمرو کا قول ہے)۔
اِنَّ مَوْضِعَ الْبَيْتِ كَانَ فِيْ حَرَجَةٍ وَعِضَاهٍ وَلَا حَانَة ... کا مقام جھنڈ درختوں اور کانٹے دار جھاڑوں میں تھا۔
لَا حَرَجَ۔ اس کا دل تنگ نہیں ہوتا (عرب لوگ کہتے ہیں، ... جب کسی کام کے کرنے میں ڈرے)۔
لَا يَكُوْنُ مِنْكُمْ مُحْرِجُ الْاِمَامِ۔ تم میں کوئی ایسا نہ ... کو اس کام میں پھنسا دے، جس کو وہ بُرا جانتا ہو (مثلاً ... کی چغلی، اس سے کھائے، وہ چغلی کو سچ سمجھ کر ان پر ... دے)،
... نَزَلَ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْاِمَامِ فَهُوَ مُحْرِجٌ ... جو امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اُس کی بات سُنے: وہی امام کا مُحرج ہے یعنی اُس کو آفت میں ڈالنے والا، گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شکایت لوگوں کی کرے جیسے کہتے ہیں، ہر کرشہ آں کند کہ او گوید تیغ باشد کہ جز نکو گوید)۔
حُرْجُوْجٌ۔ لمبی اونٹنی یا دُبلی اونٹنی یا جاندار۔
قَدِمَ وَفْدُ مَذْحِجٍ عَلٰى حَرَاجِيْجَ۔ مذحج قبیلے کے ایلچی لمبی لمبی اونٹنیوں پر آئے۔
حَرْجَمَةٌ۔ اُلٹ پلٹ کرنا۔
اِحْرِنْجَامٌ۔ ایک کام کا قصد کرکے پھر اُس سے باز آ جانا اکٹھا ہونا، ہجوم کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَرْجَمْتُ الْاِبِلَ فَاحْرَنْجَمَتْ۔ میں نے اونٹوں کو لوٹایا وہ ایک ایک لوٹ گئے، اکٹھا ہو گئے۔
وَالذِّيْخُ مُحْرَنْجِمًا۔ اس قحط نے بجو تک کو منقبض اور ترش رو کر دیا (یعنی ایسا سخت قحط تھا کہ اُس کا اثر درندوں تک بھی پہنچا)۔
اِنَّ فِيْ بَلَدِنَا حَرَاجِمَةً۔ ہمارے شہر میں چور ہیں۔ ابن اثیر نے کہا یہ غلطی ہے، صحیح جَرَاجِمَةٌ ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔
حَرْدٌ۔ قصد کرنا، روکنا، سوراخ کرنا، غصہ ہونا، اکیلا ہونا، بوجھل ہونا۔
فَرُفِعَ لِيْ بَيْتٌ حَرِيْدٌ۔ مجھ کو ایک اکیلا گھر (سب گھروں سے الگ) اُٹھا کر بتلایا گیا۔
حَرِيْدٌ اور وَحِيْدٌ اور فَرِيْدٌ سب کے ایک معنی ہیں یعنی اکیلا، یکہ و تنہا، لوگوں سے الگ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:۔
تَحَرَّدَ الْجَمَلُ۔ اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں کے ساتھ نہیں بیٹھا)۔
حَرَدَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم سے جدا ہو کر چل دیا، اکیلا جا کر اُترا۔
وَقَطَعْتُ مَحْرِدَهَا۔ میں نے ایک ٹکڑا اُس میں سے کاٹ لیا۔
وَالَّذِيْنَ يَغْضَبُوْنَ لِمَحَارِمِيْ اِذَا اسْتُحِلَّتْ كَاَنَّهُمْ

اِذَا حُرِّمَتْ (جن لوگوں کو عرش کا سایہ ملے گا، ان میں) وہ لوگ ہیں جو حرام کاموں کے حلال کئے جانے پر ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے چیتا غصہ ہوتا ہے (یعنی جیسے چیتے کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا ہے)۔

حَرٌّ۔ گرم ہونا، سخت ہونا، حریرہ پکانا۔

حُرٌّ۔ آزاد۔

تَحْرِیْرٌ۔ آزاد کرنا، صاف خوشنما لکھنا۔

مَنْ فَعَلَ کَذَا فَلَهٗ مِثْلُ مُحَرَّرٍ۔ جو شخص ایسا ایسا کرے اُس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر ثواب ملے گا۔ (یعنی جتنا ثواب بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَّ الْعَبْدُ یَحَرُّ حَرَارًا۔ غلام آزاد ہو گیا۔

فَلَهٗ اَجْرُ مَنِ اشْتَرَی الْمُحَرَّرَ (جو کوئی سورہ نساء پڑھے) اُس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے آزاد کردے۔

فَاَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔ میں آزاد کیا ہوا ابوہریرہؓ ہوں۔

شِرَارُکُمُ الَّذِیْنَ لَا یُعْتَقُ مُحَرَّرُهُمْ۔ تم میں برے وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا (کسی طرح اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے، آزاد کر کے پھر اُس سے خدمت لیتے ہیں جب وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام ہے (پھر غلامی کا دعوی کر بیٹھتے ہیں)

مَاجَآءَنِیْ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِیْنَ (عبداللہ بن عمرؓ نے معاویہؓ سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محررین کو ان کی تنخواہ دیدو! (محررین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسرے ملک والے مسلمان ہو گئے تھے، ان کو موالی بھی کہتے ہیں ان لوگوں کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے تھے، بلکہ اپنے مالکوں کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے۔ عبداللہ ابن عمرؓ نے معاویہ سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دلوا دو۔ ایسا نہ ہو ان کا دل اسلام سے پھر جائے، اور کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا: آپؐ کے پاس جب کچھ مال آتا، تو پہلے ان لوگوں کو دیتے)

اَوَّلُ مَاجَآءَ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِیْنَ۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محررین سے شروع کرتے (ان کو دیتے)۔

کَانَ عَلٰی عَائِشَةَ مُحَرَّرٌ۔ حضرت عائشہؓ پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا۔

مَنِ اعْتَبَدَ الْمُحَرَّرَ۔ جو شخص آزاد کئے ہوئے بردے کو پھر غلام بنا لے۔

اَفِیْکُمْ عَوْفُ الَّذِیْ یُقَالُ فِیْهِ لَاحُرَّ بِوَادِیْ عَوْفٍ۔ کیا تمہارے ہی قبیلہ میں عوف ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے (عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب عزت اور صاحب ہمت، جس کو وہ پناہ دیتا، پھر اگر بادشاہ بھی اس کو مانگتا تو وہ نہ دیتا۔ اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل ہو گئی کہ عوف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے۔ یعنی جتنے لوگ وہاں بستے ہیں سب عوف کے لونڈی غلاموں کی طرح ہیں)۔

قَالَ لِلنِّسَآءِ اللَّاتِیْ کُنَّ یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَاَرُدَّنَّکُنَّ حَرَائِرَ۔ حضرت عمرؓ نے اُن عورتوں سے کہا جو مسجد کو جایا کرتیں، میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا (صاحب نہایہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو گھر میں رہنا لازم کر دوں گا کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا تھا نہ لونڈیوں کے میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں تھا کہ نماز کے لئے مسجد میں نہ جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ جاؤ۔ آنحضرتؐ کی بیویاں اور ... پردے کا حکم اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتیں ... میں نماز کے لئے حاضر ہوتیں۔ حضرت عائشہؓ نے تو آنحضرتؐ کے بعد حج کیا اور جنگ جمل میں بصرہ تک تشریف لے گئیں ... نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے ترکہ طلب کیا ... اُن سے گفتگو کی، تو حضرت عمرؓ کے اس قول کا مطلب ... یہ عورتیں لونڈیاں تھیں جو بغیر ساتر لباس پہنے مسجد میں ... آپ نے فرمایا۔ میں تم کو آزاد بناؤں گا یعنی تم کو بھی آزادوں کی طرح مسجدوں میں ساتر لباس پہن کر آنا ہو گا۔ واللہ اعلم

اِنَّہٗ بَاعَ مُعْتَقًا فِیْ حَرَادِہٖ۔ حجاج نے ایک بردے کو آزاد ہونے کے بعد بیچا۔ (کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں ؎

قَنْوَاءُ فِیْ حُرَّتَیْہَا لِلْبَصِیْرِ بِہَا
عِتْقٌ مُّبِیْنٌ وَّفِی الْخَدَّیْنِ تَسْہِیْلٌ

یعنی اس والی اس کے کانوں سے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے اس کے رخسارے بچے ہوئے ہیں (یعنی برابر نہ کہ پھولے ہوئے)۔ تو حُرَّتَیْنِ سے دو کان مراد ہیں۔

یَلِیْنُ حَرَّمَا اَنْتِ فِیْہِ مِنَ الْعَمَلِ یَا حَارَّ مَا اَنْتِ فِیْہِ مِنَ الْعَمَلِ (حضرت علی رضؓ نے جناب فاطمہ زہرا رضؓ سے کہا، تم آنحضرتؐ کے پاس جاؤ اور آپ سے ایک غلام مانگو) جو ان کاموں کی مشقت سے تم کو بچالے یا امر سخت اور محنت کے کاموں سے بچائے جو کرتی ہو۔

وَلِّ حَارَّہَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّہَا۔ (ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے جو حضرت عثمان رضؓ کا قریبی رشتہ دار تھا، شراب پی، حضرت عثمان رضؓ نے حضرت علی رضؓ سے کہا تم اس کو کوڑے لگاؤ۔ حضرت علیؓ نے جناب امام حسنؓ کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے لگاؤ! آپ نے فرمایا) اسی حضرت جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے، اسی کو اس کی سختی اٹھانے دیجئے (یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمان اٹھائیں کوڑے وغیرہ لگانے کو ہم مامور کئے جائیں، یہ کیا بات ان ہی کو لگانے دیجئے۔ حضرت علی رضؓ یہ سنکر خفا ہوئے اور عبداللہ بن جعفر سے کہا، تم ولید کے کوڑے مارو! انہوں نے کوڑے لگائے)۔

حَتّٰی اُذِیْقَ نِسَاءَہٗ مِنَ الْحَرِّ مِثْلَ مَا اَذَاقَ نِسَائِیْ (میں اس کی عورتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی رنجیدہ نہ کروں)، جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلایا۔

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَرّٰی اَجْرٌ۔ ہر جگر (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے میں جس میں گرمی ہو (یعنی پیاس یا زندگی) ثواب ملے گا۔

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَارَّۃٍ اَجْرٌ۔ (اس کے بھی وہی معنی ہیں)۔

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَرّٰی رَطْبَۃٍ اَجْرٌ۔ ہر گرم اور تر جگر کو ٹھنڈا کرنے میں اجر ملے گا (مطلب یہ ہے کہ ہر جانور کو جو زندہ ہو یا پیاسا ہو، پانی پلانے میں ثواب ہے۔ جب جانور پیاسا ہوتا ہے تو جگر میں تری آجاتی ہے۔ بعضوں نے کہا: تری سے زندگی مراد ہے کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے)۔

اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ یَوْمَ الْیَمَامَۃِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ یمامہ کی جنگ میں قرآن کے قاریوں کو سخت قتل ہوا (یعنی اس دن بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے۔ ایک روایت میں اِسْتَجَرَّ ہے جیم معجمہ سے: یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا مطلب وہی ہے کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور پانچ سو دوسرے لوگ)۔

مَا دَخَلَ جَوْفِیْ مَا یَدْخُلُ جَوْفَ حَرَّانِ کَبِدٍ میرے پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے۔

حَرَّانٌ بروزن فَعْلَانٌ صیغہ مبالغہ ہے حَرٌّ سے اور حَرّٰی اس کا مونث ہے۔

حَمِسَ الْوَغٰی وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ جنگ سخت ہوگئی اور موت (کا بازار) گرم ہوگیا۔

لَا خَمْسَ اِلَّا جَنْدَلُ الْاَحَرِّیْنَ (معاویہؓ نے جنگ صفین میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پانچ پانسو کا اضافہ کیا جب جنگ شروع ہوئی تو حضرت علی رضؓ کے ساتھی اُن سے کہنے لگے، پانسو والنسو کچھ نہیں ملنے کے، البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر تم کو ملے گا (یعنی ناکام ہو کے مارے جاؤگے۔ (خطابی نے کہا حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ہم جمل کے دن حضرت علیؓ کے ساتھ تھے، آپ نے جتنا مال فوج میں تھا وہ سب تقسیم کر دیا ہم میں سے ہر ایک آدمی کو پانسو روپے ملے، انہی میں سے ایک شخص صفین کے روز کہنے لگا ؎

قُلْتُ لِنَفْسِی السُّوْءِ لَا تَفِرِّیْنَ
لَا خَمْسَ اِلَّا الْجَنْدَلُ الْاَحَرِّیْنَ

میں نے اپنے دل سے کہا، بھاگیو نہیں یہاں پانسو نہیں ہیں البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر ہے)۔

اَحَرِّیْنَ جمع ہے حَرَّۃٌ کی، برخلاف قیاس جیسے

ثُمَیِّنَ اور ثُلَیْثَ ثُبَۃٌ اور قُدَّۃٌ کی بعضوں نے کہا یہ اَحَرَّۃٌ کی جمع ہے۔

کَانَتْ زِیَادَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِیْ لَا تُفَارِقُنِیْ حَتّٰی ذَھَبَتْ یَوْمَ الْحَرَّۃِ (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے (اونٹ کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ دیا تھا، وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی جُدا نہ ہوتا۔ مگر حرّہ کے دن وہ میرے پاس سے جاتا رہا (حرّہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) (یزید ملعون نے مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج کثیر اہلِ مدینہ پر بھیجی تھی، جس میں بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے اور حرمِ محترم کی بے حرمتی ہوئی، اسی دن کو حرّہ کا دن کہتے ہیں۔)

فَیَغْمِزُ بِحَدِّہٖ عَلَی الْحَرَّۃِ۔ تلوار کی دھار پتھر پر مار دے (تاکہ اس کی دھار کند ہو جائے، اور کسی کو اس سے مار نہ سکے۔ یہاں حرّہ سے پتھر مراد ہے)

اَعَجَزْتَ اِلَّا حُرَّ وَجْھِھَا (ایک شخص نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تجھے منہ کے علاوہ اور کہیں مارنا نہیں ہو سکتا۔

حُرُّ الْوَجْہِ۔ چہرے کا سامنے کا رُخ

حُرُّ الدَّارِ۔ مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عمدہ مقام۔ (اسی طرح حُرُّ الْاَرْضِ اور حُرُّ الْفَاکِھَۃِ یا حُرُّ الْبَقْلِ یا حُرُّ الطِّیْنِ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عمدہ قسم)۔

ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْھِہٖ پھر اس کے چہرے پر کچھ مار لگائے۔

مَا رَاَیْتُ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ اِلَّا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَرَّ حُسْنًا مِّنْہُ۔ میں نے آنحضرتؐ کے مشابہ امام حسنؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ اتنی بات تھی کہ آنحضرتؐ کا حسن ان سے بھی بڑھ کر تھا۔

ذُرِّیْ وَاَنَا اَحُرُّ لَکِ۔ تو آٹے کو صاف کر (اس کا بھوسا ہوا میں اُڑا دے) میں تیرے لئے حریرہ بناؤں (حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بعضوں نے کہا آٹے اور دودھ سے)۔

اَحَرُوْرِیَّۃٌ اَنْتِ (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا، کیا حائضہ عورت نمازوں کی قضا پڑھے؟ انھوں نے فرمایا) تو حروریہ تو نہیں (حروری ایک گروہ تھا خارجیوں کا جو حروراء میں جمع ہوئے تھے۔ حروراء ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب حضرت علیؓ نے اُن کو مارا اور قتل کیا۔ ابن اثیر نے کہا خارجیوں کا تشدد اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے[1] حضرت عائشہؓ نے اس عورت کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی اُنہی میں سے نہ ہو)

حَرُوْرٌ۔ شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں۔

یُسْتَحَلُّ الْحِرُ وَالْحَرِیْرُ۔ عورت کی فرج اور ریشمی کپڑا حلال کر لی جائے گی۔

(حِرٌ اصل میں حِرْحٌ تھا، جیسے اوپر گزر چکا۔ بعضوں نے اَلْخَزُّ بہ تشدید را پڑھا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ ایک روایت میں اَلْخَزُّ ہے، وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور)

فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ آزاد عورتوں سے نکاح کرے (کیونکہ لونڈی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی، وہ خود بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا قُلْتُ وَمَا لَابَتَاھَا قَالَ مَا اَحَاطَتْ بِہِ الْحَرَّتَانِ۔ آنحضرت صلعم نے مدینہ کے دونوں لابوں کے بیچ میں حرم مقرر کیا۔ میں نے پوچھا "لابوں" سے کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا۔ دونوں پتھریلے کنارے (جن میں سے ایک کو حَرَّۃُ وَاقِمٍ کہتے ہیں، دوسرے کو حَرَّۃُ لَیْلٰی۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی۔ (افضل صدقہ یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے (اس کو پانی پلائے)

اَلطِّیْنُ الْحُرُّ یُجْعَلُ عَلٰی دَمِ الْمَیِّتِ الَّذِیْ [illegible] خالص مٹی مُردے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند نہ ہو

[1] [illegible] ۱۲۰۱ھ [illegible] خارجیوں کا تشدد یہ تھا کہ ذرا ذرا سی باتوں کی بنا پر مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے (باقی حاشیہ [illegible])

(اس سے بند ہو جائے گا)۔
فَقَرَّبَ إِلَيْنَا حَرِيرَةً۔ حضرت علی رضہ ہمارے سامنے
حریرہ رکھا (مجمع البحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا، حریرہ وہ
ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے بہت سا پانی ڈال کر
اس ہانڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر
آٹا چھڑک دیں۔ اگر صرف آٹے ہی کو بنائیں اور اس میں گوشت
نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں) (یہ دن خز کا تھا ہم نے کھایا،
میں نے عرض کیا۔ امیر المومنین! اب تو خدا نے کریم نے بہت دولت
دی ہے اتنی تنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبد اللہ بن اویس)
میں نے آنحضرت ؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ خلیفہ کو اللہ کے
مال میں سے صرف دو پیالے لینا درست ہے۔ ایک پیالہ اپنے
کھانے کے لئے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے "۔
(باقی دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے)۔
حِرْزٌ۔ حفاظت کرنا، جوڑنا، جمع کرنا۔
حَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ۔ میرے بندوں کو پہاڑ طور پر
لے کر۔ (ایک روایت میں فَحَزِّبْ ہے۔ معنی وہی ہیں
دوسری روایت میں فَحَوِّذْ ہے۔ یعنی ان کو اس رستہ سے
طور پہاڑ پر لے جا)۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِي حِرْزٍ حَارِزٍ۔ یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط
قلعہ میں رکھ (قیاس یہ تھا کہ حِرْزٍ مُحْرِزٍ کہتے، کیونکہ اس کا
فعل احرز آیا ہے لیکن حدیث میں یوں ہی مروی ہے)۔
حِرْزٌ مَنِيعٌ یا حِرْزٌ حَصِينٌ یا حِرْزٌ حَرِيزٌ۔ مضبوط پناہ
ابو بکر صدیق رضہ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے اور کہتے
أَحْرَزْتُ نَهْبِي وَأَبْتَغِي النَّوَافِلَا[1]۔ دوسری روایت میں یوں کہتے
أَحْرَزْتُ نَهْبِي وَأَبْتَغِي النَّوَافِلَ۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا
سرمایہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب
نفل نماز میں چاہتا ہوں (یعنی اگر آنکھ کھلی تو نفل پڑھوں گا۔
یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں۔ جب کوئی شخص
اپنا مطلب حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طالب گار ہو)۔
لَا تَأْخُذُوا مِنْ حَزَرَاتِ أَمْوَالِ النَّاسِ شَيْئًا زَكٰوةً
میں لوگوں کے عمدہ عمدہ چوکھے مالوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع
ہے حَزْرَةٌ یا حَرَزَةٌ کی اور مشہور روایت حزرات ہے
بتقدیم زائے معجمہ بر رائے مہملہ)۔
خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأَحْرُزَهُ۔ میں ایک پہاڑ کی طرف
نکلا، اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں
لِأَحُوزَهُ ہے یہ حِيَازَةٌ سے ہے بمعنی جمع کرنا)
حِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ۔ آنحضرتؐ امی لوگوں (یعنی عربوں)
کے پشت پناہ تھے (تاکہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ
سے محفوظ رہیں۔ بعضوں نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے، کیونکہ
قرآن میں ہے "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ"
حِرْزٌ۔ تعویذ کو بھی کہتے ہیں۔
كَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ[2]۔ یہ اس کے لئے
شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہو گا۔
لِأَحْرُزَهُ مِنَ الْقَتْلِ۔ تاکہ میں اسے مارے جانے سے
بچاؤں۔
حَرْسٌ یا حِرَاسَةٌ۔ نگہبانی۔ چرانا
حَرْسٌ۔ ایک مدت دراز تک جینا۔
لَا قَطْعَ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ۔ اگر پہاڑ پر کوئی چیز
چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔
(کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)۔

(گذشتہ کا بقایا) ان کا قتل درست جانتے۔ عبد اللہ بن عمر رضہ نے کہا، خارجی کیا کرتے تھے جو آیتیں کافروں کے باب میں وارد ہیں وہ مسلمانوں پر چپکاتے۔ اللہ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ ہمارے زمانہ میں بھی بعضے نام کے اہل حدیث خارجیوں کی روش پر چل رہے ہیں۔ ۱۲ منہ

[1] الف اضافت کا بدل ہے جیسے یا غلاما یعنی یا غلامی ۱۲ منہ

[2] لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر پڑھنا خواہ شروع دن میں پڑھے یا اخیر میں، پے در پے پڑھے یا متفرق طور سے ۱۲ منہ

سُئِلَ عَنْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ فِيْهَا غُرْمُ حَرِيْمِ مِثْلِهَا وَجَلَدَاتٌ نَكَالًا فَإِذَا آوَاهَا الْمُرَاحُ فَفِيْهَا الْقَطْعُ۔ آپ سے پوچھا گیا: اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرا لے؟ آپ نے فرمایا اس کی قیمت کے برابر تاوان دے اور چند کوڑے سزا کے لئے کھائے۔ البتہ اگر وہ چیز اپنے مقام میں لا کر رکھی جائے (مثلاً بکریاں اپنے تھان میں آجائیں) پھر وہاں سے کوئی چرائے تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حَرِيْسَةٌ۔ اُس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان کے سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکری کا جو رات کو چرالی جائے اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ يَأْكُلُ الْحَرِسَاتِ۔ یعنی وہ لوگوں کے لوٹ مال چرا لیتا ہے۔

اِحْتِرَاشٌ۔ کسی جانور کا چراگاہ سے چرا لینا۔

اِنَّ غِلْمَةً لِحَاطِبٍ اِحْتَرَسُوْا نَاقَةً لِرَجُلٍ فَانْتَحَرُوْهَا حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کی اونٹنی چرالی اور اس کو نحر کر ڈالا

ثَمَنُ الْحَرِيْسَةِ حَرَامٌ لِعَيْنِهَا۔ چوری کی چیز کی قیمت بھی حرام ہے (یعنی جیسے چوری کا مال کھانا حرام ہے اسی طرح اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے)۔

اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ۔ اگر فوج کی اس ٹکڑی میں رہے جو دشمن کی نگہبانی کرتی ہے (یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے جس کو بجٹ پہرہ کہتے ہیں۔ پہلے دشمن سے اسی کی مڈبھیڑ ہوتی ہے۔ یہ ٹکڑی مقدمۃ الجیش کا ایک جز ہوتی ہے۔ ساقۃ الجیش پیچھے کی فوج دشمن کے حملے کے وقت مقدمہ والوں کو اور لوٹتے وقت ساقہ والوں کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امام جس ٹکڑی میں رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ کرے)۔

وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ۔ سب ناموں میں سچا نام حارث ہے (یعنی کمانے والا، کیونکہ احتراس کے معنی کمائی کے بھی آتے ہیں، مشہور روایت حارث ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

قِصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ۔ معاویہؓ ایک گچھا بالوں کا لیا جوان کی محافظ سپاہ (شاہی گارڈ) کے ہاتھ میں تھا۔

حَرَسِيٌّ مفرد ہے حُرَّاس اور حَرَس اور اَحْرَاس کا یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں، یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ۔ کاش کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا (رات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا۔ اس حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے اور یہ حدیث اس وقت کی ہے، جب یہ آیت نہیں اُتری تھی۔ واللہ یعصمک من الناس کرمانی نے کہا، آپ نے جو چوکی پہرہ مقرر کیا، تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل کر کے مُسبِّبُ الْاَسْبَاب پر اعتماد کرنے کا نام ہے)۔

مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ آنحضرتؐ کے چوکیداروں میں سے۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَرِسُ۔ یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں میں حفاظت کر سکتا ہوں اور جہاں سے میں حفاظت نہیں کر سکتا۔

حَرْشٌ۔ گوہ کا شکار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ گوہ کے سوراخ پر جا کر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا ہاتھ سے پھٹ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آگیا اور دم باہر سوراخ کے منہ پر آجاتا ہے، اس وقت اس کا سوراخ بند کر دیتے ہیں۔ پھر اس کو پکڑ لیتے ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ بِضِبَابٍ اِحْتَرَشَهَا۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس چند گوہ لایا جن کو اس نے شکار کیا تھا (اصل میں اِحْتِرَاشٌ کے معنی کمانے اور جمع کرنے کے ہیں)۔

وَتَحْتَرِشُ بِهِ الضِّبَابُ۔ اور کھجور سے گوہ کا شکار (گوہ کھجور کو پسند کرتا ہے)۔

مَا رَاَيْتُ رَجُلًا يَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَهُ۔ معاویہ کے مانند کسی کو مکر و فریب سے نفرت کرتے نہیں دیکھا

نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ آنحضرتؐ نے جانوروں کو ایک دوسرے پر ابھارنے سے (ان کو لڑانے سے) منع فرمایا جیسے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھوں اور مرغوں اور بٹیروں کو جنگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے باتفاق علماء)۔

اِنِّيْ لَاَسْمَعُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا مِنْ تَنَقُّعِهَا مِثْلَ فَحِيْحِ الْحُرَيْشِ۔ میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان اس کی چال کے کوٹنے سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے سنائی دیتی ہے۔

حُرَيْشٌ جمع حُرَيْشَةٌ کی۔ یہ ایک سانپ ہے بعض نے کہا حریش ایک بالشت یا بالشت بھر کا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا گینڈے کو حریش کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حریش ایک کیڑا ہے بہت سے پاؤں والا، وہ اکثر کان میں گھس جاتا ہے اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں، جب تک گرم تیل سے داغا نہ جائے (میں کہتا ہوں ہندی میں اس کو کنکھجورا یا گل کیڑا کہتے ہیں۔ اور حریش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے ہیں)۔

وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ (شیطان اس سے نا امید ہو گیا کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے کیونکہ توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کرے گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر ابھارے گا (لڑائی اور فساد کرائے گا۔ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں مذکور ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ذی الخلصہ کے گرد عرب کی عورتیں پھر چوتڑ مٹکائیں گی۔ یا لات و عزیٰ پھر نہ پوجے جائیں گے، یا میری امت کے چند قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں گے، کیونکہ یہ علامات قرب قیامت کی ہیں اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک رہے گا)۔ طیبی نے کہا بت کا پوجنا گویا شیطان کو پوجنا ہے کیونکہ وہ اس کے حکم سے کیا جاتا ہے)۔

فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں (جب حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پہلے احرام کھول ڈالا) تو میں آنحضرتؐ کے پاس گیا اس نیت سے (کہ ان کی شکایت کر کے) آنحضرتؐ کا غصہ ان پر کراؤں۔

اِنَّ رَجُلًا اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ دَنَانِيْرَ حُرْشًا۔ ایک شخص نے دوسرے شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حرفوں کی سختی تھی۔ اَحْرَشُ کی جمع ہے بمعنی سخت اور کھر کھرا۔

فَلَمَّا جَاءَ اَبِيْ حَرَّشَهُ عَلَيَّ۔ جب میرا باپ آیا تو اس کو مجھ پر غصہ دلایا۔

حَرْشَفٌ۔ چھوٹی مچھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتوان اور بوڑھے پیدلوں کی جماعت۔

اِحْرِنْشَافٌ۔ تیار ہونا

حُرْشُفٌ۔ سخت زمین

اَرٰى كَتِيْبَةً حَرْشَفًا۔ میں چھوٹے چھوٹے کمزور پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں۔

حَرْصٌ۔ پھاڑ ڈالنا، پوست نکالنا۔

حِرْصٌ۔ ریجھ جانا، طمع کرنا۔

تَحْرِيْصٌ۔ ابھارنا، طمع دلانا۔ جیسے تَرْغِيْبٌ رغبت دلانا، ابھارنا۔

اَلْحَارِصَةُ۔ وہ زخم جس سے کھال چر جائے (اہل عرب کہتے ہیں:

حَرَصَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے پیچ پیچ کر کپڑا پھاڑ ڈالا۔

اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ۔ جو کام تجھ کو مفید ہو (خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو) اس کی حرص کر (یہ حدیث علم اخلاق کا ایک مجموعہ ہے۔ حاصل علم اخلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے گزارے، اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو، یا نقصان ہونے کا خطرہ ہو، اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر دینی کا خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصور ہو، اس کو بجا لائے۔ رات دن

ایسے ہی کاموں میں مصروف رہے)۔

حَرِیْصٌ۔ لالچی اور بخیل (اس کی جمع حُرَّاصٌ اور حُرَصَاءُ اور حِرَاصٌ آتی ہے۔)

وَتَتْرُكُ لِلْحَارِصِ كَذَا۔ حارص کے لئے اتنا میوہ چھوڑ دیا جائے۔ (یہاں حارص سے باغ کا نگہبان مراد ہے۔ یعنی حارس کذا فی مجمع البحرین [1]

سَتَحْرِصُونَ۔ تم عنقریب حرص کرو گے (کرمانی نے کہا بکسرہ را بھی ہو سکتا ہے، یعنی باب ضرب یضرب اور سمع یسمع دونو سے آیا ہے)۔

حَرَضٌ۔ جسم بگڑ جانا، عقل جاتی رہنا، بے طاقت ہو جانا، رنج اور بیماری کا بُرا اثر ہو جانا۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْرَضُ مَرَضًا حَتَّى يُحْرِضَهُ۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں، جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو ہلاک کر دے اس کا جسم گلا ڈالے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْرَضَهُ الْمَرَضُ۔ بیماری نے اس کو گلا ڈالا ناتوان کر دیا

فَهُوَ حَرَضٌ یا حَارِضٌ۔ وہ بالکل گل گیا ہے (مرنے کے قریب ہو گیا ہے)۔

رَأَيْتُ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ كَيْفَ اَنْتُمْ فَقَالَ بِخَيْرٍ وَجَدْنَا رَبًّا رَحِيمًا غَفَرَ لَنَا فَقُلْتُ لِكُلِّكُمْ فَقَالَ لِكُلِّنَا غَيْرِ الْاَحْرَاضِ۔ (عوف بن مالک نے کہا) میں نے محلم بن جثامہ کو خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے اور ہم نے اپنے پروردگار کو بڑا مہربان پایا، اس نے ہمارے گناہوں کو بخش دیا۔ میں نے کہا، کیا تم سب بخش دیئے گئے؟ انھوں نے کہا ہاں، ہم سب بخشے گئے مگر وہ لوگ جو احراض تھے (میں نے کہا احراض کون لوگ؟ انھوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے یعنی برائی اور بدکاری، ایذا رسانی، فسق و فجور میں مشہور تھے یا جو بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے تئیں تباہ کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں خلل تھا یعنی بدمذہب مثلاً رافضی خارجی اور معتزلی وغیرہ)

وَ الْاَحْرِيضُ۔ اور احریض میں، یعنی کسم میں۔

حُرُضٌ۔ ایک وادی کا نام ہے اُحد پہاڑ کے پاس یا اشنان (مجمع البحرین میں ہے کہ حُرُضٌ یا حُرُضٌ اشنان کو کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے)

حُرَاضٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب۔ کہتے ہیں "عزّیٰ" بُت وہیں تھا۔

حَارِضٌ عَلَى الْاَمْرِ ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا (ایسے واکب اور واظب سب کے ایک معنی ہیں۔)

حَرْفٌ۔ پھیرنا، موڑنا، کمانا، کنارہ۔

تَحْرِيفٌ۔ کلام کو بگاڑنا بے ٹھکانے کر دینا۔

نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهَا كَافٍ شَافٍ۔ قرآن عرب کی سات لغتوں پر اترا ہے، جس لغت کو پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے محاورات کے موافق اترا ہے۔ کہیں قریش کا محاورہ، کہیں ہذیل کا، کہیں ہوازن کا، کہیں یمن کا، اور بعضے لفظوں میں سات طرح کی قرائتیں بھی ہیں، بلکہ دس طرح کی بھی، جیسے مالک یوم الدین اور عبد الطاغوت میں بعضوں نے کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قرائتیں مراد ہیں۔ قول صحیح نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ نے کہا۔ سات حرفوں سے مراد یہ کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف (دوسرا لفظ رکھے) جیسے کوئی اقبل کہے یا ھلم یا تعال سب کے ایک معنی ہیں۔

اَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَأْتُونَ النِّسَاءَ اِلَّا عَلَى حَرْفٍ۔ اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروٹ پر صحبت کرتے ہیں۔ حرف کہتے ہیں دبلی اونٹنی کو بھی، کیونکہ لاغری کی وجہ سے حرف ہجی کی طرح ہوتی ہے۔

[1] یہ حارس، یہ معنی نگہبان میں نے لغت کی کتابوں میں نہیں پایا۔ صرف صاحب مجمع البحرین نے یہ ذکر کیا ہے۔ ۱۲ منہ

اِنَّ حِرْفَتِی لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَئُونَةِ اَھْلِی وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِی بَکْرٍ مِّنْ ھٰذَا وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ (حضرت ابوبکر صدیق رض جب خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے کہ میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا، اس کی کمائی میرے گھر والوں کو کافی تھی (اچھی طرح میری گزر ہوتی تھی) اب میں مسلمانوں کے کام میں لگا دیا گیا (لوگوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا) تو ابوبکر کی آل اولاد اب اسی مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا! (عرب لوگ کہتے ہیں:

ھُوَ یَحْتَرِفُ لِعِیَالِہٖ وَیَحْرُفُ۔ وہ اپنے بال بچوں کے لئے کماتا ہے بعضوں نے کہا وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے، یعنی بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گھر والوں کے ضروری خرچ کے لئے لوں گا، اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کر کے اس میں پھر داخل کر دوں گا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رض کی کمالِ عنایت اور شفقت تھی مسلمانوں پر ورنہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے۔ اس قول سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا اہتمام اور بندوبست کرتا ہو، وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں سے لے سکتا ہے، بشرطیکہ حاکم بالادست نے اس کی اُجرت مقرر نہ کی ہو، ورنہ اس سے (زیادہ لینا حرام ہوگا۔)

اَخَوَانِ یَحْتَرِفُ اَحَدُھُمَا وَالْاٰخَرُ یَتَعَلَّمُ۔ دو بھائی تھے ان میں سے ایک محنت کر کے روٹی کماتا اور دوسرا الب علم حاصل کرتا تھا۔

قِلَّةُ حِرْفَةِ اَحَدِھِمْ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ عَیْلَتِہٖ۔ ایک شخص کو پیشہ در نہ ہونا روٹی کمانے کے لائق نہ کر دینا مجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مفلس کو کچھ دے کر مال دار بنا دینا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیشہ ور نہ ہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ گراں ہے۔ کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رفع ہو سکتی ہے، لیکن کیا علم جب آدمی پیشہ ور نہ ہوا تو جتنا اس کو دے گا وہ کھا کر اس کو بھی تمام کر دے گا۔ پھر محتاج کا محتاج، اسی واسطے عقلمند وہ شخص نہیں ہے جو اپنی اولاد کے لئے مال متاع بہت سا چھوڑ جائے، بلکہ عقلمند وہ ہے جو ان کو اچھے ہنر اور اچھے پیشے سکھا کر روٹی کمانے کے لائق کر جائے۔ بعضوں نے لَحِرْفَةُ اَحَدِکُمْ بہ ضمہ حا پڑھا ہے، یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی مفلسی سے بڑھ کر مجھ پر شاق ہے۔)

اِنِّی لَاَرَی الرَّجُلَ یُعْجِبُنِی فَاَقُوْلُ ھَلْ لَہٗ حِرْفَةٌ فَاِنْ قَالُوْا لَا سَقَطَ مِنْ عَیْنِی۔ میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے) پھر میں پوچھتا ہوں، یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گر جاتا ہے (میری نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لامحالہ دوسروں کا دست نگر ہوگا، ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے) افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی، مُلّا، درویش، پیر، شاہ صاحب بن جاتے ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے، اب مریدوں اور شاگردوں کی روٹیوں پر ان کا گزر ہوتا ہے، وہ ان کی خاطر سے نہ حق بات کہہ سکتے ہیں نہ بری باتوں پر ان کو ملامت کر سکتے ہیں۔ لیجئے دنیا اور آخرت دونوں تباہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مولوی اور درویش وہی قابلِ عزت اور عظمت ہیں جو محنت کر کے اپنی روٹی کماتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں خالص خدا کی رضامندی کے لئے مصروف رہتے ہیں، نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر کی پروا ہے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلاش ہے۔

مُحَارَفٌ وہ شخص جو بے ہنر ہو اس کو روٹی نہ ملے یا جو روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں:

حُوْرِفَ کَسْبُ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کو معاش کی بڑی تنگی ہے۔

یُسَلَّطُ عَلَیْھِمْ مَوْتُ طَاعُوْنٍ ذَفِیْفٍ یُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ ان پر برباد کرنے والے طاعون کی موت ڈالی گئی جو دلوں کو پھیر دیتا ہے[1]

[1] اس کے ڈر سے دل ٹھکانے پر نہیں رہتا۔ ۱۲ منہ

(ایک روایت میں یَحُوفُ الْقُلُوْبَ ہے یا یَحُوْفُ الْقُلُوْبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

اٰمَنْتُ بِمُحَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔ میں اس خدا پر ایمان لایا جو دلوں کو پھیرنے والا جھکانے والا ہے۔

وَرَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّہٖ فَحَرَّفَہَا۔ سفیان نے اپنی کف کو ترچھا کر بتایا۔

قَالَ بِیَدِہٖ فَحَرَّفَہَا۔ ہاتھ سے اشارہ کیا، اس کو آڑا پھرایا (یہ قتل کا اشارہ ہو)۔

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ فَیُحَارَفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِہَا فَتَکُوْنُ کَفَّارَۃً لِّذُنُوْبِہٖ۔ مومن کی موت پیشانی پر پسینہ آنے سے ہو جاتی ہے، اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اس سے اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے گناہوں کا اتار ہو جاتا ہے۔ (اصل میں مُحَارَفَۃ کہتے ہیں محراف سے زخم کا عمق ناپنے کو محراف وہ سلائی جو زخم کے اندر چلا کر دیکھتے ہیں)۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُحَارَفُ عَلٰی عَمَلِہِ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ بندے کو اس کے عمل کے موافق اچھا یا برا بدلہ ملتا ہے، عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا تُحَارِفْ اَخَاکَ بِالسُّوْءِ۔ اپنے بھائی کو برا بدلہ مت دے، اور:

اَحْرَفَ الرَّجُلُ۔ اس مرد نے بدلہ لیا۔

ہُمَا فِیْ حَرْفِ جَہَنَّمَ۔ وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گرے، اب گرے) ایک روایت میں فِیْ جُرُفِ جَہَنَّمَ ہے معنی وہی ہیں۔

فَنَنْحَرِفُ عَنْہَا۔ ہم ان تہ بچوں (کنڈیوں) پر سے مڑ جاتے (تاکہ قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو) بعضوں نے ترجمہ کیا ہے ہم ان پاخانوں سے مڑ جاتے، یعنی ان میں پاخانہ نہ پھرتے، باہر رہ کر پھر لیتے۔

ثُمَّ انْحَرَفَ۔ پھر آپ پھر گئے، مڑ کے لوٹنے کے لئے

فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ۔ جو بھائی کمائی کرتا تھا اس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کماتا، بیٹھے بیٹھے بے محنت روٹی توڑتا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا، شاید مجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو۔

اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ خَمْسَۃٌ وَّثَلٰثُوْنَ حَرْفًا۔ اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر پینتیس ۳۵ کلمے ہیں (یعنی ۳۵ جملے) مجمع البحرین میں ہے کہ اماميہ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

سُئِلَ اَنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَقَالَ کَذَبَ اَعْدَاءُ اللّٰہِ وَلٰکِنَّہٗ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی حَرْفٍ وَّاحِدٍ۔ یعنی آپ سے پوچھا گیا، لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترا ہے، فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترا ہے (دوسری میں آنا زیادہ ہے کہ اختلاف راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔)

تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ۔ غلو کرنے والوں کی تحریف کو (غالی وہ شخص ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بدعتی لوگ غالی ہیں یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہؐ میں معنی مقصود سے بڑھ جاتے ہیں یہی گویا تحریف ہے۔)

مُحَارَفٌ۔ وہ شخص جو کسب نہ کرے، اس کی ضد مبارک ہے، حدیث میں ہے:

لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَاِنَّ صَفْقَتَہٗ لَا بَرَکَۃَ فِیْہَا۔ محارف سے کچھ مول نہ لے، اس کے معاملہ میں برکت نہ ہوگی۔

حَرِیْفٌ وہ شخص جو ہم پیشہ ہو یا معاملہ کرے۔

دُلَّنِیْ عَلٰی حَرِیْفٍ یَشْتَرِیْ لِیْ مَتَاعًا وَّیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خرید و فروخت میں دخل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سامان خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمائی کرے۔

حَرْقٌ۔ رگڑنا۔ گھسنا۔ جلنا۔ جلانا۔

تَحْرِیْقٌ اور اِحْرَاقٌ۔ جلانا۔

تَحَرُّقٌ اور اِحْتِرَاقٌ۔ جل جانا۔

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ۔ آپ نے بنی نضیر کے

کے کھجور کے درخت جلا دیئے۔

تَحَرَّقَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کو جلا دیا تباہ کر دیا۔

ضَالَّۃُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔ مسلمان کی گمی ہوئی چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی اگر کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز اس نیت سے لیلے کہ اس کا مالک بنجائے تو وہ اس کو دوزخ میں لے جائے گی)۔

اَلْحَرَقُ وَالْغَرَقُ وَالشَّرَقُ شَہَادَۃٌ۔ جل جانا اور ڈوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان لوگوں میں ملے گا)۔

اَلْحَرِقُ شَہِیْدٌ۔ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں اَلْحَرِیْقُ شَہِیْدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِحْتَرَقْتُ۔ میں جل گیا یعنی تباہ ہو گیا۔ یہ اس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی اس شخص نے بھی کہا تھا جس نے رمضان میں دن کو عمداً جماع کیا تھا)۔

اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اُحْرِقَ قُرَیْشًا۔ میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلَمْ یَزَلْ یُحَرِّقُ اَعْضَاءَہُمْ حَتّٰی اَدْخَلَہُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ خَرَجُوْا مِنْہُ۔ ان کے اعضاء برابر جلاتا رہا یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے۔

اِنَّہٗ نَہٰی عَنْ حَرْقِ النَّوَاۃِ۔ آپ نے کھجور کی گٹھلی کو گھسنے سے منع فرمایا یا جلانے سے (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا یا اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بکری اور اونٹ وغیرہ کی) (ایک قرأت یوں بھی ہے لَنَحْرُقَنَّہٗ یعنی ہم اس گوسالہ کو گھس ڈالیں گے ریتی سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے، مشہور قرأت لَنُحَرِّقَنَّہٗ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)۔

شَرِبَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحْرَقَ مِنَ الْخَاصِرَۃِ۔ آنحضرت صلعم نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا۔

خَیْرُ النِّسَاءِ الْحَارِقَۃُ۔ بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج تنگ ہو یا پر شہوت ہو۔ شہوت کی وجہ سے اپنے دانت پیس رہی ہو۔

عَلَیْکُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِالْحَارِقَۃِ۔ تم ایسی عورت کرو جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (مجمع البحار میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے۔ سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)

حَرِیْقَۃٌ۔ پانی کو جوش کر کے اس پر آٹا چھڑک کر بناتے ہیں۔

وَجَدْتُہَا صَادِقَۃً طَارِقَۃً فَائِقَۃً۔ میں نے اس کو پر شہوت یا تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔

یَحْرُقُوْنَ اَنْیَابَہُمْ غَیْظًا وَحَنَقًا۔ اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں۔

دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ حَرْقَانِیَّۃٌ۔ آنحضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپؐ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے زمخشری نے کہا حَرْقَانِیْ منسوب ہے حَرَقْ کی طرف، جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا۔ اور حَرْقٌ اور حَرَقٌ دونوں جلنے کے معنی میں آئے ہیں۔ لیکن وہ حَرَق جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے گھسنے سے پڑ جاتا ہے، وہ بفتحۂ را ہے۔ محیط میں ہے کہ حَرْق اس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑ جاتا ہے اور حَرَق وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو گھسنے سے پڑ جاتے)۔

اَمَّا عَدِیُّ بْنُ اَرْطَاۃَ فَقَدْ غَرَّنِیْ بِعِمَامَتِہِ الْحَرْقَانِیَّۃِ السَّوْدَاءِ (حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے فرمایا) عدی بن ارطاۃ نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِہَابٍ مَا احْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک معجزہ تھا جو آپؐ کے زمانہ تک رہا)۔

اَمَرَ اَنْ یُحَرَّقَ بِمَا سِوَاہُ فِیْ کُلِّ صَحِیْفَۃٍ اَوْ مُصْحَفٍ۔ (حضرت عثمانؓ جب قرآن لکھوانے سے فارغ ہوئے) تو اس کے علاوہ جن جن ورقوں یا کتابوں میں قرآن لکھا ہوا تھا،

اس کے جلا ڈالنے کا حکم دیا (ایک روایت میں مُخَرِّق ہے بجائے مُحرِّق یعنی چاک کر ڈالنے کا) مترجم۔ آگ میں جلا دینا یا چاک کرکے اس کو ایک پاک مقام میں دفن کر دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں ہے جیسے اہلِ تشیع نے سمجھا ہے اور اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر طعن کیا ہے۔ انھوں نے تو بہ نیتِ خیر یہ کام کرایا جس کا اجرِ عظیم اُن کو ملے گا۔ اس لئے کہ اگر حضرت عثمان رضؓ ان صحیفوں کو بھی رہنے دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراۃ اور انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہو جاتا۔

حُرَقَاتٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَرَقِ[۵]۔ میں آگ میں جل جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

اَحْرِقْهُمَا۔ (ایک شخص کُسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر آیا تو آپؐ نے فرمایا) ان کو جلا ڈال (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ان کو بیچ ڈال یا کسی کو ہبہ کر دے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو تنور میں جھونک دیا۔ اس وقت آپؐ نے انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنا دیئے)۔

حَرِّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ۔ جو کوئی مالِ غنیمت میں چوری کرے اس کا مال جلا دو (یہ تعزیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

حُرَاقَةٌ۔ وہ چیز جس میں چقماق سے آگ نکالنے کے وقت آگ گرتی ہے (مثلاً روئی، سن وغیرہ)۔

اِنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ۔ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضؓ نے اُن لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھر گئے تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنھوں نے لواطت کی تھی)، حالانکہ آگ سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علی رضؓ نے تعزیر اور تنبیہ اور دوسروں کو زجر اور عبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کمبخت لوگ سبائی تھے جو عبداللہ بن سبا یہودی کے بہکانے سے حضرت علی رضؓ کو خدا سمجھتے تھے۔ معاذ اللہ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضؓ نے ان کو جلانا شروع کیا تو کہنے لگے، اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ کا عذاب خدا ہی دیتا ہے۔

حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ۔ بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی سوختگی۔ (یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔ بویرہ اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ (بنی نضیر) آباد تھا)۔

حَرْقَفَةٌ۔ سرین کی ہڈی، نر گدھے کا مادہ گدھی کے سرین کی ہڈیاں پکڑنا (اس پر چڑھنے کے لئے)۔

فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَعُرْضُ رُكْبَتَيْهِ وَحَرْقَفَتَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ وَعُرْعُنُ وَجْهِهِ مُنْسَحِجٌ۔ (آں حضرتؐ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے وہ بدکا اور آپؐ ایک سخت زمین پر گر پڑے) دیکھا تو آپؐ بیٹھے ہوئے ہیں، آپؐ کے گھٹنوں اور سرین کی ہڈیوں اور مونڈھوں اور منہ کی کھال چھل گئی ہے)۔

تَرَانِيْ اِذَا دَبَرَتْ حَرْقَفَتِيْ۔ تو مجھ کو دیکھے گا جب میرے سرین کی ہڈی گل جائے گی (یعنی بیماری سے پڑے پڑے زخمی ہو جائے گی)۔

حَرَاكٌ یا حَرَكَةٌ۔ ہلنا، چلنا (یہ سکون کی ضد ہے) حق نہ دینا اس سے باز رہنا۔

حَرَاكٌ اور حَرَكَةٌ اور حَرْكٌ۔ ہم معنی اور مترادفات ہیں۔

حَارِكٌ۔ مونڈھے کا اونچا مقام

حَارِكُ النَّاقَةِ۔ اونٹنی کی پشت۔

مُحْتَرِكٌ۔ جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار رہے۔

تَحَرُّكٌ۔ حرکت کرنا ــــ تَحْرِيْكٌ۔ ہلانا، حرکت دینا۔

اَلزَّكٰوةُ فِي الْمَالِ الصَّامِتِ الَّذِيْ يَحُوْلُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَاِنْ لَّمْ يُحَرَّكْ۔ اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو تجارت وغیرہ کرکے بڑھایا نہ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو

---

[۵] مجمع البحرین میں پوری حدیث یوں نقل کی ہے اعوذ بک من الغرق والحرق والسرق یعنی تیری پناہ ڈوبنے اور جلنے اور چوری کرنے سے۔ ۱۲ منہ

واجب ہوگی۔

حَرِمَ یا حَرِیْمٌ یا حِرْمَانٌ یا حِرْمٌ یا حِرْمَةٌ یا حَرِمَةٌ یا حَرِیْمَةٌ۔ محروم کرنا، نہ دینا۔

حُرْمٌ اور حُرْمَةٌ اور حَرَامٌ حرام ہونا، منع ہونا۔

کُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کو ستانا، ایذا دینا حرام ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مُحَرَّمٌ۔ مسلمان اسلام کی وجہ سے بچا ہوا ہے (یعنی اس کی جان اور مال محفوظ ہے)۔

اَلصِّیَامُ اِحْرَامٌ۔ روزہ رکھنا احرام باندھنا ہے (جیسے احرام میں بہت سی باتیں منع ہوتی ہیں، ایسے ہی روزے میں بھی کھانا پینا جماع کرنا منع ہو جاتا ہے)

روزہ دار کو مُحْرِمٌ بھی کہتے ہیں۔ ایک شاعر نے کہا ہے ؎

قَتَلُوا ابْنَ عَفَّانَ الْخَلِیْفَةَ مُحْرِمًا

(عفان کے بیٹے کو جو خلیفہ تھے، اس حال میں شہید کر دیا کہ وہ روزہ دار تھے)۔

قسم کھانے والے کو بھی مُحْرِمٌ کہتے ہیں، کیونکہ وہ قسم کھا کر بعض حلال باتیں اپنے پر حرام کر لیتا ہے۔

اَلرَّجُلُ یُحْرِمُ فِی الْغَضَبِ۔ اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں قسم کھا بیٹھے۔

فِی الْحَرَامِ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ۔ اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے (مثلاً اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت نہ ہو۔ یا یوں کہے، یہ اللہ کا کام کرنا مجھ پر حرام ہے، یہ چیز کھانا مجھ پر حرام ہے) تو قسم کا کفارہ دے کیونکہ حلال کو حرام کر لینا بھی ایک طرح کی قسم ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

پھر فرمایا: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ۔

اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا۔ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے ایلا کیا (قسم کھائی میں تمہارے پاس نہ جاؤں گا) پھر کفارہ دے کر) حرام کو حلال کر لیا۔

اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے (ابن عباسؓ نے کہا یہ کہنا محض لغو ہے اور دوسری روایت میں ان سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔)

کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ وَحُرْمِهٖ۔ میں آنحضرت صلعم کے اس حالت میں خوشبو لگاتی، جب آپ احرام نہ باندھے ہوتے اور اس وقت لگاتی جب آپ احرام باندھنا چاہتے۔

حِرْمٌ بکسرۂ حاء، وہ شخص جو احرام باندھے ہو، عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ حِرْمٌ اور اَنْتَ حِلٌّ یعنی تو احرام باندھے ہے اور تو حلال ہے۔

اَحْرَمَ الرَّجُلُ۔ اس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا یا حرم کی سرحد میں داخل ہوا یا حرام مہینوں میں، وہ چار ہیں۔ ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب۔ تَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ نماز کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے کیونکہ تکبیر کہنے کے بعد نماز کے منافی افعال اور اقوال سب حرام اور منع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر احرام کہتے ہیں۔)

لَا یَسْئَلُوْنِیْ خُطَّةً یُّعَظِّمُوْنَ فِیْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّآ اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا۔ وہ مجھ سے جو ایسی بات چاہیں گے جس میں اللہ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی (مثلاً خانۂ کعبہ حرم احرام اور حرام وغیرہ کی) تعظیم اور تکریم ہوگی، تو میں اس کو منظور کر لوں گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی عظمت ہماری شرع میں قائم رکھی ہے، مثلاً کعبہ حجر اسود صفا و مروہ اور حرم وغیرہ، ان چیزوں کی تعظیم کرنا کفر نہیں ہے بلکہ ایمان اور تقوے کی نشانی ہے۔ انبیاء اور اولیاء اور صالحین کی قبریں بھی ان ہی چیزوں میں داخل ہیں)۔

لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔ ایک روایت میں یوں ہے اِلَّا مَعَ ذِیْ حُرْمَةٍ مِّنْهَا۔ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے (یعنی سفر میں عورت کے ساتھ یا تو اس کا خاوند ہو یا اور

کوئی ایسا شخص ہو جس سے نکاح حرام ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ۔ سفر کی مقدار بعضوں کے نزدیک تین دن کی راہ ہے، تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے۔ اہلِ حدیث کا قول یہ ہے کہ جس کو عرف میں سفر کہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے کم ہو۔ امام شافعی رح نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی سفر کر سکتی ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے، عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا۔)

لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْهَا اِلَّا وَمَعَهُ مَحْرَمٌ۔ کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے، مگر جو اس کا محرم ہو (یعنی عورت کا محرم ہو۔ مثلاً باپ بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا محرم وہاں موجود ہو۔ مثلاً باپ، بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہوا اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا۔ امام شافعی نے کہا کہ اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کی بیوی بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے۔)

فِي حُرُمِ الْحَجِّ۔ حج کے مقاموں میں (بعضوں نے حُرَم بفتحہ را روایت کیا ہے یعنی ممنوعات اور محرمات حج میں)۔

لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحُرُمِ۔ ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں (بعضوں نے فِي الْحَرَمِ روایت کیا ہے، یہ اور زیادہ صاف ہے)

حَرَمٌ۔ وہ مقام جہاں شکار کھیلنا وہاں کے درخت کاٹنا وہاں کے جانوروں کو چھیڑنا منع ہے۔ جیسے مکہ معظمہ کا حرم یا مدینہ طیبہ کا حرم۔ اور حِل باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے

اِذَا اجْتَمَعَتْ حُرْمَتَانِ طُرِحَتِ الصُّغْرٰى لِلْكُبْرٰى۔ جب دو حرمتیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہے تو فائدہ عام کا کام اختیار کریں گے اور چھوٹی حرمت کا خیال نہ کریں گے۔ مثلاً ایک کام مکروہ ہے لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار ہو جائیں گے، تو اس محل میں سکوت اور اغماض کرنا بہتر ہوگا۔ مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہوگا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کریں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ۔ تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مارنا حرام ہے (یا صورت یعنی چہرے کو اللہ نے حرمت دی ہے۔)

حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے (اب اس کے دو معنی ہیں۔ بعضوں نے یہ کہا، یعنی میں ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے۔ اور ظلم کہتے ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنے کو اور اس کی تائید میں ایک حدیث بھی وارد ہے۔ گو اس کی سند میں گفتگو ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہ ہوگا اور اکثر علمائے اہلِ حدیث اور محققین کا یہ قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ کو اور ظلم ممکن ہے اللہ تعالیٰ کو اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر وعدہ الٰہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اس کا وقوع ممتنع ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔)

فَهُوَ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ وہ اللہ جل جلالہٗ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے۔

فَتَحَرَّمَ بِلَبَنِهَا۔ وہ اس کے دودھ کی وجہ سے اس پر حرام ہو گیا۔

حَرَّمَتْهُنَّ اٰيَةٌ وَّاَحَلَّتْهُنَّ اٰيَةٌ (ابن عباس سے پوچھا گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے اس کا کیا حکم ہے، انھوں نے کہا) ایک آیت سے تو اس کی حرمت نکلتی ہے (اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ سے) اور دوسری آیت سے حلت نکلتی ہے (اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے) ابن... نے یہ بھی کہا کہ جَمْعٌ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہے...

ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے اس کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قرابت ہے، ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قرابت نہیں ہو سکتی، اس وجہ سے لونڈیوں میں جمع بین الاختین جائز ہو گیا)۔

فَاَرْسَلَ اِلَیَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً۔ انھوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی۔

اَلَّذِیْنَ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ تُبْعَثُ عَلَیْهِمُ الْحِرْمَةُ جن لوگوں پر قیامت آئے گی یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہو گی (حلال حرام کی کچھ قید نہ رکھیں گے۔ زنا اور لواطت میں مصروف رہیں گے۔ بعضوں نے کہا حِرْمَةٌ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں:

اِسْتَحْرَمَتِ الشَّاةُ۔ یعنی بکری نر کو چاہتی ہے۔

كَانَ عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيُّ حِرْمِيَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عیاض بن حمار مجاشعی آنحضرتؐ کے حرمی تھے (جب وہ حج کو آتے تو آنحضرتؐ کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، آپ ہی کا کھانا کھاتے۔ عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، اسی کا کھانا کھاتے، اس کو حرمی کہتے یہ منسوب ہے حرم کی طرف۔ نہایہ میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو یوں کہیں گے:

ثَوْبٌ حَرَمِيٌّ۔ حرم کا کپڑا۔

حَرِيْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔ کنوئیں کا احاطہ (جہاں کنوئیں والا مٹی وغیرہ ڈالے اور کوئی دوسرا وہاں کنواں نہیں کھود سکتا) چالیس ہاتھ ہے (یعنی ہر طرف چالیس چالیس ہاتھ بعضوں نے کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو چاروں طرف چالیس ہاتھ ہوا اس حدیث سے بعض حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حوض دہ در دہ ہو اس کا پانی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا)۔

حَرَامِيٌّ۔ عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع حَرَامِيَّةٌ ہے۔

فِيْ حَرِيْمِ نَخْلِهٖ۔ اس کے درخت کے احاطے میں۔

حُرُمَتْ عَلَيْنَا دَعَاوِيْهِ۔ مشہور روایت بہ فتحہ حا و فتح را ہے۔ حُرِّمَتْ بھی ہو سکتا ہے مگر مروی نہیں ہے۔

حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔ یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس کے لئے حرام کر دے گا (اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہو گی جن میں بعضے گنہگاروں کا دوزخ میں جانا، پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے)۔

بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ میرے بندے نے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا، میں نے اس پر بہشت حرام کر دی (یعنی بغیر عذاب کے بہشت میں جانا حرام کر دیا یا مراد وہ شخص ہے جو خودکشی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہو گا یا یہ بطور تغلیظ فرمایا)

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن اس شہر اس مہینے میں حرمت توڑنا۔ ایک حدیث میں ہے:

اَلْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكِ (آپ نے کعبہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے۔

لٰكِنَّا حُرُمٌ۔ لیکن ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

اَلَا اِنَّا حُرُمٌ۔ خبردار ہو جا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں (اس وجہ سے تیرے شکار کا تحفہ واپس کر دیا۔ باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہیں شاید اس نے یہ شکار آنحضرتؐ کے لئے کیا ہو گا۔ بعض کہتے ہیں کہ شکار مطلقاً محرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو)۔

حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ

نے اس کو حرام کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے طوفان کے ایک مدت کے بعد کعبے کو اسی بنیاد پر بنایا جہاں پر حضرت آدمؑ نے بنایا تھا اور اس کی اگلی حرمت از سرِ نو قائم کی جو لوگوں کے دلوں سے جاتی رہی تھی۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس دن آسمان اور زمین بنائے اسی دن سے لوحِ محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ ابراہیمؑ بحکمِ الٰہی یا آدمؑ بحکمِ الٰہی اس کو حرم کہیں گے)۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ۔ سات رشتے نسبی حرام کئے گئے۔ اسی طرح سات رشتے سسرالی (نسبی سات رشتے تو اس آیت میں مذکور ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ آخر تک، اور سسرالی سات رشتے بیوی کی بہن، پھوپی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، ماں، بیٹی)۔

أُحَرِّمُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ۔ میں مدینہ کو حرم مقرر کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم کیا تھا (اور امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے کہ امام حسینؓ کا بھی حرم ہے چاروں طرف سے پانچ فرسخ تک ایک روایت میں ایک ایک فرسخ ہر طرف، ایک روایت میں ۲۰ ہاتھ سر کی طرف سے اور ۲۵ ہاتھ پاؤں کی طرف سے امام جعفر صادقؓ سے مروی ہے کہ امام حسینؓ کا حرم چار میل تک ہے)،

لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا أَعْظَمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ۔ لوگ ہمیشہ خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک (اس حرمت کو) قائم رکھیں گے۔

إِذَا تَزَوَّجَ مُحْرِمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ۔ بعضوں نے مُحَرَّمَةً بعضوں نے مَحْرَمَةً پڑھا ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوں گے جو کوئی شخص احرام والی عورت سے نکاح کرلے اس کو خبر نہ ہو، اور دوسری اور تیسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جو کوئی شخص اس عورت سے بے خبری میں نکاح کرے جس سے نکاح حرام ہے۔

حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔ وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا (اگر جب توبہ کرلے)

بَعَثَ إِلَى بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فَقَالَ أَحَرَامٌ (آپ نے ابو ایوب انصاریؓ کے پاس ایک پیالہ کھانے کا بھیجا، خود اس میں نہیں کھایا۔ انھوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے (یعنی آپ پر اس کا کھانا حرام ہے۔ ابو ایوبؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ مطلقاً حرام ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ ابو ایوبؓ کے پاس اس کو کیسے بھیجتے)

إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ۔ میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا (اہلِ حدیث اور شافعی اور مالکی کا یہی مذہب ہے کہ مدینے کے حرم کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ کے حرم کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے اس میں خلاف کیا ہے)۔

فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ۔ جو کوئی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے، وہ کفارہ دے (یعنی قسم کا کفارہ)۔

مَنْ حُرِمَهَا۔ جو شخص اس میں عبادت کرنے سے محروم رہے (وہ بڑے ثواب سے محروم رہا)۔

أَهْلُ بَيْتِي مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ۔ میرے اہلِ بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام ہے۔

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔ مردار کا صرف کھانا حرام ہے

حَرَّمْتُ الْخَمْرَ۔ میں نے شراب کو حرام کرلیا ہے (یعنی میں نہیں پیتا)۔

وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ۔ خدا کی قسم ہم نے ان کو محروم کردیا (اس سے روک دیا)۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ۔ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (وہ یہ ہے کہ ان کی طرف بدنظر نہ کرے ان کی عزت اور خاطر داری کرے، ان کے کام کاج کردے، ان پر احسان کرے)۔

حَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ جو قرآن شریف میں آیا ہے اس کے معنی بعضوں نے واجب کے کئے ہیں۔ یہ حَرُمَ بمعنی وجب سے ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جس بستی کو ہم تباہ کردیں اس کا پھر لوٹ کر دنیا میں نہ آنا لازمی اور ضروری ہے۔

حُرْمَةٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جس کا اہتمام کرنا واجب اور اس میں کوتاہی حرام ہو اور اصطلاحِ عوام میں عورت کو حُرْمَة کہتے ہیں۔

حَرِيمٌ۔ عورتوں کو اور کنبے والوں کو جو آدمی کی حمایت

کرتے ہیں (اس کی جمع حُرُمٌ اور اَحْرُمٌ اور اَحَارِیم آئی ہے)۔

وَمَنْ یُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے فرائض اور حراموں کی عظمت کرے (مطلب یہ ہے کہ فرائض بجا لائے اور حرام کاموں سے بچا رہے۔ محیط میں ہے کہ حُرُمٰتِ اللّٰہِ میں وہ سب چیزیں داخل ہیں، جن کی ہتک حُرمت منع ہے۔ یعنی جن کی تعظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے۔ مثلاً صفا و مروہ، حجر اسود، کعبہ، حرم، قبورِ انبیاء اور اولیاء اور صالحین مومنین۔ اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس مومن کی جو صالح اور متقی اور عالم باعمل ہو)۔

لَا تُحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ۔ (جو تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم مت کر، اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے (یعنی مجھ کو نہیں دی) اس کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر۔

اَعْرَابِیٌّ مُحْرَمٌ۔ ایک اکھڑ دیہاتی۔

دِمَاؤُکُمْ وَاَمْوَالُکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ۔ تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی کسی کے مال یا جان کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ بعض نے کہا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے اوپر اسی طرح حرام ہے یعنی مال کو بے فائدہ برباد کرنا چاہیے، اسی طرح جان کو کھونا یا بلا وجہ خطرے میں ڈالنا)۔

لَمْ یَحْرُمْ عَلَیْہِ شَیْءٌ (یعنی آپ کے قربانی کے جانوروں کے بھیجنے سے (آں حضرتؐ نے ان کو مکہ روانہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی (اس سے ابنِ عباسؓ کے قول کا رد ہوا کہ جو کوئی قربانی بھیجے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالتِ احرام میں حرام ہیں)۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے (توحید پر یقین رکھتا ہو، اسی طرح رسالت اور اصولِ شرع کا انکار نہ کرتا ہو) اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کو حرام کر دے گا (یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور مشرکوں کے لئے ہے، یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا)۔

صَیْدُ وَجٍّ حُرُمٌ۔ وج کا شکار کرنا حرام ہے (وج طائف کے پاس ایک مقام کا نام ہے، شاید آنحضرتؐ نے اس کو کسی عبادت سے مخصوص کر دیا ہو گا)۔

مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ جو شخص ثواب سے محروم رہا۔

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِی الْبُنْیَانِ۔ عمارت میں حرام کا پیسہ خرچ کرنے سے بچے رہو (ایسی عمارت ضرور تباہ ہو گی)۔

حُرْمَتِ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْحَائِضِ یا حُرِّمَتِ الصَّلٰوۃُ۔ حائضہ عورت پر نماز حرام ہے۔

لَا وَرَعَ کَالْکَفِّ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے اُن سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔

اَلْجُنُبُ الْمَیِّتُ یُغْسَلُ غُسْلًا وَّاحِدًا لِاَنَّہُمَا حُرْمَتَانِ اجْتَمَعَتَا فِیْ حُرْمَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ مُردہ اگر جنبی رہا ہو تب بھی اس کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں، ایک فرض یا ایک تکلیف میں جمع ہو گئیں۔

اَلَا اِنَّ مَکَّۃَ حَرَامٌ حَرَّمَہَا اللّٰہُ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ۔ دیکھو مکہ حرمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرمت والا کیا ہے، وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہو گا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)۔

حَرْمَدٌ۔ کالی مٹی بہت کالی۔

فَرَاٰی مَغَارَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوْبِہَا فِیْ عَیْنٍ ذِیْ خُلُبٍ وَّثَاطٍ حَرْمَدٍ۔ اُس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ، جب وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کالی دار چشمہ اور کالی کیچڑ میں (یہ تبع کا شعر ہے)۔

حَرَنَ یَحْرُنُ حُرُوْنًا یا حِرَانًا یا حِرَانٌ۔ جانور کا اَڑنا، قیمت میں کمی بیشی نہ کرنا۔

کَمَا عَلِمْتُمْ اَلْحَرُوْنَ لِجَامَہٗ۔ جیسے شریر (اڑیل) گھوڑا اپنی لگام کمال ڈالتا ہے۔

حَرَّانُ۔ ایک مشہور بستی ہے، اس کی نسبت حَرَّانِیٌّ

ہے اور عام لوگ حَرّانی کہتے ہیں۔ (امام ابن تیمیہ جو پیشوا ہے
اہلِ حدیث ہیں اور جن کی جلالت (امامت پر اکثر علمائے حدیث
کا اتفاق ہے، اسی شہر کی طرف منسوب ہیں۔

حَرْیٌ۔ کم ہونا۔

اِحْرَاءٌ۔ کم کرنا۔

تَحَرِّی۔ سوچنا، تلاش کرنا، قصد کرنا۔

فَمَازَالَ جِسْمُهٗ يَحْرِی بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِهٖ۔ حضرت صدیق رضؓ آں حضرتؐ کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے (کیونکہ حضورؐ کی مفارقت کا ان کو صدمہ صدمہ تھا) یہاں تک کہ آپؐ سے مل گئے۔

حِرَاءٌ عَلَيْهِ قَوْمُهٗ۔ آپ کی قوم کے لوگ قریش آپ پر غصے تھے۔

اِنَّ هٰذَا الْحَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُنْكَحَ۔ یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے

حَرِیٌّ بِكَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق ہے (ایسا ہی حَرًی اور حَرٍ اور اَحْرٰی سب کے معنی لائق جیسے جَدِيْرٌ اور خَلِيْقٌ لیکن حَرِیٌّ کا تثنیہ اور جمع آتا ہے[a] اور مونث بھی۔ حَرِيَّةٌ اور حَرًی مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع[b] سب میں استعمال کیا جاتا ہے)۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَدْعُوْ فِیْ شَبِيْبَتِهٖ ثُمَّ اَصَابَهٗ اَمْرٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَهٗ۔ جب کوئی شخص جوانی میں اللہ کی یاد کرتا رہے، اُس سے دعا مانگتا ہے پھر بڑھاپے میں اُس پر کوئی مصیبت آئے تو اُس کی دعا قبول ہونے کے لائق ہے۔

بِالْحَرِیِّ اَنْ يَّكُوْنَ كَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا ہونے کے لائق ہے۔

حِرَاءٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ میں (جس کو اب لوگ جبلِ نور کہتے ہیں؛ وہاں آں حضرتؐ نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ شبِ قدر ماہِ رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَتَحَرَّوْا بِالصَّلٰوةِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا۔ سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز کا قصد نہ کرو (یا قصد کر کے اس وقت نماز نہ پڑھو (اگر آنکھ اُس وقت کھلے جب سورج نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کر کے نماز میں تاخیر نہیں کی۔ بعض نے کہا ہے کہ دیر کرے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ اسی طرح جب ٹھیک دوپہر ہو تو اُس وقت بھی قصداً نماز نہ پڑھے، لیکن امام مالکؒ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور امام شافعی رہ نے خاص جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مسروق رہ تابعی ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھ رہے تھے کسی نے کہا: اس وقت تو دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے دوزخ سے پناہ ملتی ہے)۔

لَمْ يَكُنْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يُقَرِّبُهٗ بِحَرَاهُ۔ زید بن خالد اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔

لَا اَرَاكَ بِحَرَاىَ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) تجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں (تحرا جناب کے معنی میں)

تَحَرّٰی اِذَا طَلَبَ مَا هُوَ الْاَحْرٰی۔ جب اس کو چاہے جو شایاں ہے تو سوچے۔

فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا۔ میں برابر اُدھر توجہ کرتا گیا (اُدھر کا خیال رکھا)

وَالْحَرِیُّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا۔ اس کے برابر برابر غنیمت ہے (یعنی خلافت اور حکومت ایک بار گراں ہے اور اس کے عہدہ سے برآ ہونے کے بعد اگر ثواب ملے نہ عذاب تب بھی غنیمت ہے)

رَمَاهُ اللّٰهُ بِاَفْعٰى حَارِيَةٍ۔ اللہ اس پر بڑا بوڑھا سانپ مسلط کرے (افعی کہتے ہیں

حَارِيَةٌ۔ وہ افعی جو بوڑھا ہو کر اور بھی زیادہ زہریلا ہو گیا

---

[a] جیسے حَرِيَّانِ، حَرِيُّوْنَ ۱۲

(سانپ بڑا خبیث سخت زہریلا ہوتا ہے)۔

كَانَ يَتَحَنَّثُ بِحِرَاءَ۔ آنحضرتؐ حرا پہاڑ میں عبادت کرتے (حرا بکسرۂ را اور مد، ایک مشہور پہاڑ ہے مکہ کے پہاڑوں میں سے)

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤْنَ۔ جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا (اعتدال کی راہ چلے گا اسراف اور فضول خرچی سے بچا رہے گا) اس پر سب سامان ہلکے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت کو آسانی سے پورا کرلے گا)۔

حَرُوْرَاءَ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (خارجی لوگ یہیں جمع ہوئے تھے)۔

اَلْحَرُوْرِيُّ هُوَ الَّذِي يَتَبَرَّأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ۔ حروری وہ شخص ہے جو حضرت علیؓ سے بیزار ہو اور ان کے کفر کا قائل ہو (معاذاللہ! اس پاجی کو دل میں سمجھنا چاہیئے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو، اسی کا فر ہوا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)

مَحْرِيٌّ اور مَحْرَاةٌ اور مَحْرِيٌّ سب کے ایک معنی ہیں یعنی لائق۔

بابُ الحاء مع الزاء

حَزْبٌ۔ پہنچنا، سخت ہونا، یکایک آپڑنا، دبوچ لینا اور ٹکڑے کرنا۔

تَحَزَّبَ الْقَوْمُ۔ لوگ کئی گروہ ہوگئے (ان میں پھوٹ پڑگئی، جماعتیں ہوگئیں)

حَازِبٌ۔ وہ کام یا شغل جو تجھ پر آن پڑے۔

طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِي مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ میرا حزب قرآن کا آپہنچا (حزب کہتے ہیں قرآن یا اور کسی وظیفہ کے کسی حصہ کو، جس کا پڑھنا آدمی روزانہ مقرر کرے)

اصل میں حزبٌ کے معنی پانی پلانے کی باری کے ہیں

سَأَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا، تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اس کی مقدار کتنی ہوتی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ۔ یااللہ ان فوجوں کو شکست دے، ان کے پاؤں اکھیڑ دے۔

يَوْمُ الْاَحْزَابِ۔ غزوۂ خندق کا دن (اس کو یوم الاحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان اس جنگ میں عرب کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ کہتے ہیں قریش کے کافر دس ہزار تھے اور تہامہ اور غطفان کے ایک ہزار اور ہوازن اور بنو قریظہ اور بنو نضیر ان کے علاوہ تھے۔ باینہمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں پر ایک آندھی بھیجی اور وہ پریشان ہو کر بھاگ نکلے)۔

وَتُحَزِّبُهُمْ لِهَلَاكِهِمْ۔ تم ان کو ہلاک کرنے کے لئے جمع کرتے ہو۔

كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ صَلّٰى یا اِذَا حَزَبَهُ مُهِمٌّ صَلّٰى۔ آنحضرت صلعم پر جب کوئی فکر کا کام آپڑتا، تو آپ نماز شروع کردیتے (کیونکہ نماز یاد الٰہی ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے تمام فکریں دور ہو جاتی ہیں اور نماز میں دعا بھی ہوتی ہے)۔

نَزَلَتْ كَرَائِهُ الْاُمُوْرِ وَحَوَازِبُ الْخُطُوْبِ بری مکروہ باتیں اور سخت مصیبتیں آپڑیں۔

يُرِيْدُ اَنْ يُحَزِّبَهُمْ۔ عبداللہ بن زبیرؓ چاہتے تھے کہ ان کو اپنی گروہ میں کرلیں یا ان کو مضبوط اور قوی کریں یا ان کے کئی گروہ کردیں۔

وَطَفِقَتْ حَمْنَةُ تُحَازِبُ لَهَا۔ اور حمنہ نے اپنی بہن کے طرفداروں میں شریک ہونا شروع کیا۔ مشہور روایت تُحَارِبُ بہ رائے حطی ہے یعنی اپنی بہن کی حمایت میں لڑنا شروع کیا (وہ بھی بہتان لگانے والوں میں شریک ہوگئیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ حضرت عائشہ رضؓ کو چھوڑ دیں، تو ان کی بہن پر آنحضرتؐ کا التفات بہت ہو جائے گا۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مدعی سست گواہ چست)۔

وَتَحَازَبَتْ۔ ابر گروہ گروہ ہوگئے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عُدَّتِيْ اِنْ حُزِبْتُ۔ یا اللہ تو میرا بچاؤ ہے اگر میں لڑائی میں دبایا جاؤں (ایک روایت میں حُرِبْتُ ہے لے کے جملہ سے ہو)۔

حَزْرٌ۔ اندازہ کرنا، آنچنے کرنا، تخمینہ کرنا، ترش ہونا، کھٹا ہونا

لَا تَاْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ اَنْفُسِ النَّاسِ شَيْئًا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے فرمایا) دیکھو لوگوں کے اُن مالوں میں سے جن کو وہ دلوں سے پسند کرکے اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں کچھ نہ لینا (یعنی اُن سے اعلیٰ شے چُن کر زکوٰۃ میں نہ لینا، بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا حَزَرَاتٌ جمع ہے حَزْرَۃٌ کی معنی عمدہ چیز جو آدمی پسند کرکے اپنے لئے رکھے)۔

لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ۔ لوگوں کے مالوں میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مت لو۔

حَتّٰى يُحْزَرَ۔ جب تک اُس کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے (مَا يُوْزَنُ سے یہی مراد ہے۔ کیونکہ میوہ جب درخت پر ہو تو اُس کا تولنا ممکن نہیں۔ بعضوں نے حَتّٰى يُحْرَزَ روایت کیا ہے جب تک وہ کھلے (کھلیان) میں اکٹھا نہ کیا جائے)۔

حَزْوَرَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے صفا اور مروہ کے درمیان وہاں بازار لگا کرتے تھے۔

اَلْمَنْحَرُ مَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ الْحَزْوَرَةُ قربانی کرنے کا مقام صفا اور مروہ کے درمیان یعنی حزورہ ہی کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں ایک عالی شان محل بنایا تھا، لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اُس پر چڑھ کر اللہ تعالےٰ سے باتیں کرتا ہے اس محل میں ایک لونڈی کو رکھا تھا جس کا نام حزورہ تھا اسی کے نام سے یہ مقام موسوم ہوگیا۔ شافعی نے کہا بعضے لوگ اس کو حَزَوَّرَہ بہ تشدید کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حَزٌّ۔ کاٹنا یا گوشت کاٹنا۔

اِلَّا حَزَّلَهٗ حُزَّةً۔ مگر اس کے لئے ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹ دیا۔

اِحْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ آپ نے بکری کے شانے میں سے گوشت کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بعضوں نے کہا حَزٌّ کہتے ہیں اُس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹکڑے نہ ہوجائے) کہتے ہیں:

حَزَزْتُ الْعُوْدَ اَحُزُّهٗ حَزًّا۔ میں نے لکڑی کو کاٹا۔

اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ۔ گناہ دل پر اثر ڈالنے والے ہیں (جو دل میں چبھتے ہیں) یہ جمع ہے حَاذٌّ کی (ایک روایت میں حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے۔ بہ تشدید واؤ۔ یعنی گناہ دل پر چھا جانے والا غالب آنے والا ہے۔ ایک روایت میں حَزَّازُ الْقُلُوْبِ ہے یہ مبالغہ ہے حَزٌّ کا۔)

وَفُلَانٌ اٰخِذٌ بِحُزَّتِهٖ[1]۔ فلاں شخص اس کا گوشت تھامے ہوئے ہے۔ یعنی گردن پکڑے ہوئے ہے۔

لَقِيْتُ عَلِيًّا بِهٰذَا الْحَزِيْزِ۔ میں حضرت علی سے اس اونچے میدان میں ملا (اس کی جمع حُزَّانٌ آتی ہے) کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ وَالْمِيْلُ۔ جب زمین کے اونچے (ٹیلے) اور میدان روشن ہو جاتے ہیں۔

حَزَازَةٌ۔ دردِ دل، جو غصے یا تکلیف سے ہو۔ اس کی جمع حَزَازَاتٌ ہے۔ محیط میں ہے کہ:

حَزَازٌ۔ جو چیز دل میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا پیٹ میں ترش ہو جائے۔

حَزْقٌ۔ گوز لگانا، نچوڑنا، کھینچنا، باندھنا، دبانا۔

لَا رَاْيَ لِحَازِقٍ۔ اس شخص کی رائے کچھ نہیں ہے جو تنگ ہو اُس کا پاؤں دبا رہا ہو۔

لَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَاقِنٌ اَوْ حَاقِبٌ اَوْ حَازِقٌ۔ [illegible] وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا موزہ تنگ ہو پاؤں دبا رہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان اور خشوع نہ ہو سکے گا جو نماز کا جزوِ اعظم ہے)۔

[1] ایک روایت میں بِمُجْزَتِهٖ ہے یعنی اس کی کمر تھامے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

كَاَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی، جیسے پرندوں کے دو جھنڈ صف باندھے ہوئے (ایک روایت میں خِرْقَانِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

كَانَ يُرَقِّصُ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ حُزُقَّةٌ حُزُقَّةٌ تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ ۔ آنحضرتؐ امام حسنؓ یا امام حسینؓ کو نچا رہے تھے، اور یہ فرما رہے تھے وارے حزقہ حزقہ ارے عین بقہ اوپر چڑھ یہ سنکر وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینۂ مبارک پر رکھے)۔

حُزُقَّۃ ۔ ناتوان جو ضعف سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو۔ (بعضوں نے کہا پست قامت بزرگ شکم۔ عَيْنُ بَقَّةٍ یعنی مچھر کی آنکھ مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا۔ یہ پیار سے فرمایا۔

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَاَرِنَّ وَاَشِرْنَ وَلَعِبْنَ الْحُزُقَّةَ ۔ چھوکریاں جمع ہوئیں، انھوں نے خوشی منائی، اترائیں اور حزقہ کھیلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)۔

حُزُقٌ عَيْرٌ حُزُقٌ عَيْرٌ فَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُمْ بَقِيَّةٌ (جب حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو واپس آکر کہنے لگے اب خوش ہو جائیے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا، تو آپ نے فرمایا) یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا تمام نہیں ہوا، جیسے تم سمجھے ہو) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، گدھے کا پاد یا گوز خر گوز خر (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک لغو اور بات ہے)۔

حَزْلٌ ۔ جمع ہونا جیسے اِحْزَاَلَّ ۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اِحْزَاَلَّ الْبَعِيْرُ ۔ جب وہ اونچا ہو جائے۔

دَعُهُمْ مُحْزَئِلٌّ فِي الْمَجْلِسِ ۔ حضرت عمرؓ اپنے اعضاء سمیٹے مجلس میں بیٹھے تھے (بعضوں نے کہا اُکڑوں بیٹھے تھے (جیسے جلدی میں کرتا ہے)۔

حَزْمٌ ۔ باندھنا، لگام کسنا، ہوشیاری کرنا، سخت یا بلند زمین۔

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ ۔ حزم کیا ہے بدگمانی کرنا (یعنی کسی پر بھروسہ نہ کرنا، بلکہ اپنی چوکسی رکھنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرے۔ کیونکہ یہ بموجب نص قرآنی منع ہے اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو ہوشیار رہنا چاہیئے، اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بندوبست کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دل کا حال بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اُس کے دل میں بے ایمانی اور خیانت بھری ہو، جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:

نگہدار و آں شوخ در کیسہ در + کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر

لَا خَيْرَ فِيْ حَزْمٍ بِغَيْرِ عَزْمٍ ۔ اگر صرف ہوشیاری ہو اور ہمت اور جرأت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی اہم کام پورا نہ کرسکے گا۔ ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی عمر تمام کر دے گا، نہیں پوری چوکسی کر کے پھر اللہ تعالٰی کے بھروسے پر کام شروع کر دینا چاہیئے، ہرچہ بادا باد کشتی در آب انداختیم

اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ (حضرت ابوبکر صدیقؓ کیا کرتے اس خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائیں وہ سویرے ہی عشاء کے بعد وتر پڑھ لیتے۔ تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان والیوں میں سے ہوشیار شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا ہی ہوشیار اور محتاط ہو وہ عورتوں کے چرتر میں آجاتا ہے، ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)

سُئِلَ مَا الْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِيْرُ اَهْلَ الرَّاْيِ ثُمَّ تُطِيْعُهُمْ ۔ آپ سے پوچھا گیا "حزم" کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ تو عقلمند لوگوں سے مشورہ لے پھر اُن کی بات مانے (ان کی رائے پر عمل کرے، اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا)۔

نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ ۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمربند کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمربند سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو کمر پر

باندھ لیا جاتا ہے، یہ حکم اُس وقت آپ نے دیا تھا جب لوگ صرف تہبند باندھتے تھے، پاجامہ کا رواج نہ تھا۔ اگر تہبند پر کمر بند نہ باندھا جائے تو کبھی ستر کھل جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے)

نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ حَتّٰى يَحْتَزِمَ۔ آپ نے اِس سے منع فرمایا کہ بغیر کمر باندھے کوئی نماز پڑھے۔

اَمَرَ بِالتَّحَزُّمِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کمر باندھنے کا حکم دیا۔

فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ (ایک جہاد میں کچھ لوگ روزہ دار تھے کچھ بے روزے) جن لوگوں کا روزہ نہ تھا، انھوں نے کمر کسی (اور سارا کام کاج کیا روزہ داروں کو تکلیف نہ دی)۔

حُزْمَةٌ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر۔

حُزْنٌ۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔

كَانَ اِذَا حَزَنَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی رنج پیش آتا، تو آپ نماز شروع کر دیتے (سبحان اللہ خدا کی یاد ہر رنج کی دوا ہے) اہلِ عرب کہتے ہیں:

حَزَنَنِيْ اور اَحْزَنَنِيْ۔ فلاں شخص نے مجھ کو رنج دیا میں محزون ہوں، اور مُحْزَنٌ نہیں کہتے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْزُنُهٗ۔ جو شخص جہاد کو جاتا ہو تو شیطان اُس کو رنج دلاتا ہے (دل میں ڈالتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر کیوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے)۔

اَرَادَ اَنْ يُّغَيِّرَ اسْمَ جَدِّهٖ حَزْنٍ وَّيُسَمِّيَهٗ سَهْلًا فَاَبٰى وَقَالَ لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْ بِهٖ اَبِيْ قَالَ سَعِيْدٌ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا تِلْكَ الْحُزُوْنَةُ۔ سعید کے دادا کا نام حزن تھا (حزن کہتے ہیں سخت اور دشوار گزار بیہڑ زمین کو)۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام بدل کر سہل رکھنا چاہا (سہل حزن کی ضد ہے یعنی ملائم اور ہموار زمین جہاں آدمی کو آرام ملے) لیکن انھوں نے منظور نہ کیا، کہنے لگے میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے (معلوم نہیں اس وقت ان کو کیا سوجھی، یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ تھا، ارے آنحضرتؐ پر لاکھوں باپ تصدق ہیں اگر ہمارا دادا پشت نے ہمارا ایک نام رکھا ہو اور آنحضرتؐ اس کو بدلنا چاہیں تو ہم فوراً بدل ڈالیں۔ باپ دادا کے نام کا ذکر تک نہ کریں) سعید کہتے ہیں پھر اس کی سزا یہ ملی کہ ہمارے خاندان میں برابر سختی ہی سختی رہی (ہمیشہ ایک نہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوتے رہے، اور پیغمبر صاحب کا کہنا نہ سُنو)۔

كَرِهَ الْحَزَنَ۔ آپ نے حزن نام بُرا جانا (کیونکہ اس کے معنی سخت اور نا ملائم کے ہیں)۔

وَلَا يَحْزُنُكَ اللّٰهُ یا وَلَا يُحْزِنُكَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرنے کا (ایک روایت میں وَلَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرنے کا۔

مَحْزُوْنُ اللِّهْزِمَةِ۔ لہزمہ سخت تھا (لہزمہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو کان کے تلے اُٹھی ہوتی ہے یعنی جبڑے کی ہڈی)۔

اَحْزَنَ بِنَا الْمَنْزِلُ۔ ہماری وجہ سے گھر سونا ہو گیا (اداس ہو گیا) یا مقام سخت ہو گیا یا اُس مقام نے ہم پر سختی شروع کر دی، کیونکہ ہم وہاں اُترے۔

حَزَنٌ۔ بہ فتحہ حا اور زا بہ معنی حُزْنٌ ہے حُزَانَةٌ آدمی کے اہل و عیال۔

حَزْوٌ۔ بہ معنی اندازہ کرنا، کہانت (پیشین گوئی) کرنا۔ اَلتَّحَزِّيْ کے بھی وہی معنی ہیں جو حَزْوٌ کے ہیں۔

كَانَ حَزَّاءً۔ ہرقل بادشاہ روم پیشین گو تھا (اپنے گمان سے آئندہ واقع ہونے والی بات بتاتا تھا)۔

نہایہ میں ہے کہ ایسے شخص کو حَازِيْ بھی کہتے ہیں حَزَوْتُ الشَّيْءَ اَحْزُوْهُ سے نکلا ہے اور جو کوئی تخمینہ کرے اس کو بھی حَازِيْ کہتے ہیں اور حَزَّاءٌ نجومی کو بھی کہتے ہیں۔ کرمانی نے کہا ہرقل علم نجوم جانتا تھا اور اسی علم سے اس کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اس وقت پیدا ہوئے جب طویلین کا قران برج عقرب میں ہوا۔

كَانَ لِفِرْعَوْنَ حَازٍ۔ فرعون کے پاس بھی ایک کوئی کاہن تھا۔

حَزَاءٌ۔ یا حَزَاةٌ ایک بوٹی ہے کرفس کے مشابہ لیکن اس کی

پتہ ذرا چوڑا ہوتا ہے، اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا معدے کو فائدہ بخشتا ہے۔

اَلْحَزَاءَۃُ یَشْتَرِیْھَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخُشْنَۃِ حزاءہ کو عقلمند عورتیں زکام کے لئے لیتی ہیں۔

یَشْتَرِیْھَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِیَۃِ وَالْاِقْلَاتِ۔ اُس کو عقلمند عورتیں آسیب دُور کرنے۔ اور بچوں کی موت کو دفع کرنے کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حزاءہ کا بخور لینے سے آسیب بھاگ جاتا ہے یعنی عرب کی جاہل عورتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ زکام کی بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے)۔

حَزَوَّرٌ یا حَزَوَّدٌ وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو (گبرو، پٹھا) حَزَاوِرَۃٌ۔ حَزَوَّرٌ کی جمع ہے۔

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِلْمَانًا حَزَاوِرَۃً۔ ہم آنحضرت کے ساتھ تھے اس حال میں کہ ہم گبرو پٹھے تھے۔

کُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا۔ میں ایک گبرو پٹھا تھا (جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا۔

حَزْوَرَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں باب حناطین کے پاس

اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَۃِ مِنْ مَّکَّۃَ۔ انھوں نے آنحضرت سے سُنا آپ مکہ میں "حزورہ" میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

حُزِّیٌ۔ بمعنی حَزْوٌ ہے۔

تَحْزِیَۃٌ۔ میوے کا اٹکل کرنا۔

اَحْزٰی۔ بلند ہوا، ڈرا، جان لیا۔

بابُ الحاء مع السین

حُسْبٌ یا حِسْبَانٌ یا حُسْبَانٌ یا حِسَابٌ یا حِسْبَۃٌ یا حِسَابَۃٌ گننا شمار کرنا۔

مَحْسَبَۃٌ اور مَحْسِبَۃٌ اور حِسْبَانٌ کے معنی گمان کرنے کے آئے ہیں۔ اس کا فعل حَسِبَ یَحْسِبُ ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ایک نام حَسِیْبٌ بھی ہے۔ یعنی کافی۔ یہ اَحْسَبَنِیْ سے نکلا ہے۔ یعنی مجھ کو کافی ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَبْتُہٗ اور حَسَّبْتُہٗ میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا (یعنی راضی اور خوش ہوگیا)۔

یُحْسِبُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے۔ ایک روایت میں بِحَسْبِكَ ہے معنی وہی ہیں۔

اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی۔ اب تو حَسَبْ مال داری ہے اور کرم پرہیزگاری کا نام ہے (اصل میں حسب باپ دادا کی شرافت کا نام تھا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مالدار آدمی، گو اُس کے باپ دادا شریف نہ ہوں، شریف گنا جاتا ہے، اس کی عزّت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اُس کے باپ دادا کیسے ہی شریف ہوں، اس کی کوئی عزت نہیں کرتا)۔

طیبی نے کہا حَسَبْ[1] آدمی کے فضائل اور اس کے باپ دادا کے فضائل۔ اور کَرَمْ تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا۔ تو آنحضرتؐ نے اس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے موافق ان دونوں لفظوں کے معنی بیان فرمائے۔ لوگوں کے نزدیک جو مال دار اور صاحب ثروت ہو، وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اُسی کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کے نزدیک کریم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔ جیسے قرآن میں ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیادار کی اس کی دولت کے سبب تعظیم اور تکریم نہیں کرتے، اور عالم باعمل اور درویش اور سیّد کی بے انتہا تعظیم کرتے ہیں)۔

حَسَبُ الْمَرْءِ دِیْنُہٗ وَکَرَمُہٗ خُلُقُہٗ۔ آدمی کا حسب اُس کی دینداری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحب حسب نہ کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں۔

[1] بعضوں نے کہا حسب ننہیال کی شرافت اور نسب ددھیال کی شرافت کو کہتے ہیں۔ ۱۲ طیبی۔

حَسَبُ الْمَرْءِ دِیْنُهٗ وَمُرُوْءَتُهٗ خُلُقُهٗ۔ آدمی کا حسب اس کا دین ہے اور مروّت اچھے اخلاق کا نام ہے۔

حَسَبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبَیْهِ۔ آدمی کا حسب (دنیاداروں کے نزدیک) یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پاجامہ اور چادر) صاف ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے غنا اور تونگری کی۔ ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)۔

تُنْکَحُ الْمَرْأَةُ لِمِیْسَمِهَا یا لِحُسْنِهَا۔ عورت سے اس کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے وَحَسَبِهَا اور اس کی مالداری کی وجہ سے (بعضوں نے کہا حَسَبْ سے یہاں اچھے اخلاق مراد ہیں)۔

اِذْ خَیَّرْتَنَا بَیْنَ الْمَالِ وَالْحَسَبِ فَاِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ (ہوازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے لوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امر کو اختیار کریں، تو ہم اچھے ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دیجئے کیونکہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے۔ بعضوں نے کہا حَسَبْ سے یہاں مراد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کا شمار ہے۔ یہ حِسَابٌ سے نکلا ہے۔ کیوں کہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)۔

اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنَ الْجَاهِلِیَّةِ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ۔ میری امت میں چار باتیں رہیں گی، جو جاہلیت کی باتیں ہیں۔ حَسَبْ پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعن و تشنیع کرنا۔

کَیْفَ حَسَبُهٗ فِیْکُمْ (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا بھلا یہ تو بتاؤ! اس پیغمبرؐ کا نسب یعنی خاندان تم میں کیسا ہے؟

یُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی فہمائش کا لوگوں پر اثر پڑے)۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ خالص خدا کی رضامندی کے لئے رمضان کے روزے رکھے (اصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا جب کوئی عمل خالص خدا کے لئے کیا جائے، اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو اس وقت وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے، ورنہ وہ حساب میں شریک نہیں ہوتا بلکہ الٹا وبال ہوتا ہے۔

حِسْبَةٌ۔ اسم ہے بمعنی احتساب۔

عِدَّةٌ۔ بمعنی اعتداد (غرض احتساب اور حسبہ اعمال صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ خالص خدا کی رضامندی ملحوظ رکھے اور ناموری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)۔

اِحْتَسِبُوْا اَعْمَالَکُمْ فَاِنَّ مَنِ احْتَسَبَ عَمَلَهٗ کُتِبَ لَهٗ اَجْرُ عَمَلِهٖ وَاَجْرُ حِسْبَتِهٖ اپنے نیک اعمال خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرو۔ جو شخص خلوص کے ساتھ نیک کام کرے گا اس کا کام لکھ لیا جایا کرے گا اور خلوص کا ثواب بھی (اس کے نامہ اعمال میں) لکھا جائے گا (مزید برآں)۔

مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَهٗ۔ جس شخص کا بچہ مر جائے وہ اس مصیبت کو صبر کر کے اپنے نیک اعمال میں شریک کرالے۔ اہل عرب کہتے ہیں: اِحْتَسَبَ فُلَانٌ اِبْنًا لَّهٗ۔ جب کسی کا جوان بچہ مر جائے اور اگر صغیر سنی میں مر جائے تو کہتے ہیں: اِفْتَرَطَ فُلَانٌ اِبْنَهٗ۔ صاحب نہایہ نے کہا احتساب کا لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے۔

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ۔ تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (تمہارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے)۔

کَانَ الْحُمْسُ یَحْتَسِبُوْنَ عَلَی النَّاسِ۔ قریش کے لوگ دوسرے ملک والوں کو (جو حج یا طواف کے لئے آتے) اپنے کپڑے ثواب کی نیت سے دیتے (وہ قریش کے کپڑے پہن کر طواف کرتے)۔

اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیَّ۔ حضرت عائشہؓ کر سکتی ہیں اگر چاہیں کہ بنیت محض ثواب کے لئے تیرے ساتھ سلوک کریں (مگر نہ کریں تو ان کو نہیں ملے گی)۔

اَنْفَقَ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا۔ جس شخص نے خرچ کیا اللہ اس کی نیت کسی واجب یا مستحب حق کو ادا کرنے کی ہے (یعنی فرض دری

نیک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو لعب اور ذاتی عیش و عشرت میں)

اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ الحدیث۔ خالص خدا کی رضامندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور دانشمندی کی وجہ سے (عرض کیا، پروردگار یہ کیسے ہوگا؟ جب اُن میں عقل اور دانشمندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ میں اپنی دانائی اور علم میں سے اُن کو ایک حصہ دوں گا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا۔ جو رمضان کے مہینے میں بہ حالتِ ایمان خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرے (قیامِ رمضان سے مُراد تراویح کی نماز ہے)

فَتَحْتَسِبُهٗ۔ وہ عورت اپنے بچے کو جو مرگیا اللہ تعالےٰ کے پاس اپنی امانت سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی متوقع رہے)۔

وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَهٗ۔ تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید رکھی۔

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا۔ جس نے سات برس تک خالص خدا کے لئے (نہ ماہوار کی طمع سے) اذان دی۔

فَیَمْكُثُ فِیْهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا۔ وہ وہاں صبر کرکے اپنے تئیں خدا کے سپرد کرکے ٹھہرا رہے۔

اِشْتَرٰی فَتَاةً بِكَذَا دِرْهَمًا وَّبِالْحَسَبِ وَالطِّیْبِ۔ ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ خریدا (یعنی طلو نے اس کو رضامندی اور خوشیِ طرفین کے ساتھ مول لیا۔ یہ بیعنامہ کا مضمون تھا) یہ حَسَبْتُهٗ سے نکلا ہے بمعنی كَرَمْتُهٗ۔ بعضوں نے کہا یہ حُسْبَانَةٌ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے تکیے کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَبْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اس کو توشک پر بٹھلایا۔

مَا حَسَبُوْا ضَیْفَهُمْ۔ انھوں نے اپنے مہمان کی خاطرداری نہ کی (یا جب تک اپنے مہمان کی خاطرداری کرتے رہیں)۔

كَانُوْا يَتَحَسَّبُوْنَ الصَّلٰوةَ فَيَجِيْئُوْنَهَا بِلَا دَاعٍ۔ صحابہ نماز کی فکر میں رہتے تھے بن بلائے یونہی نماز کے لئے آجاتے تھے (ایک روایت میں يَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی نماز کے وقت کو دیکھتے رہتے تھے)۔

يَتَحَسَّبُوْنَ الْاَخْبَارَ۔ خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے تھے (یعنی لڑائیوں میں دشمن کی نقل و حرکت اور مقام اور تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں مصروف رہتے جو بڑا ضروری امر ہے)۔

لَا تَجْعَلْهَا حُسْبَانًا۔ یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر۔

اِحْتَسَبْتُ الْمُتَوَفّٰی۔ میں نے میت پر ثواب کی امید رکھی، صبر کرکے۔

حَسَبٌ وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اُس کے باپ دادا نے کیا ہو۔ اس کو حَسَبْ اِس لئے کہتے ہیں کہ وہ افتخار کے وقت شمار کیا جاتا ہے۔ اور حَسْبٌ بہ سکون سین۔ اس کا شمار کرنا۔ اور عَدٌّ شمار کرنا۔ اور عَدَادٌ شمار کیا گیا۔

وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔ اور ان کا محاسبہ اللہ پر ہے یعنی اُن کے دلوں کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ ہمارا کام ظاہر کو دیکھنا اور اُس کے موافق عمل کرنا ہے۔)

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ تَاْتِیْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ۔ شاید میرے مالک کی رحمت گناہوں کے شمار پر آئے (جتنے گناہ اتنی ہی رحمتیں) بقول امیرؔ

مجرموں کو دیکھ کر آغوشِ رحمت میں امیرؔ
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ۔ میں نے اُن پر جو قرض تھا اُس کا حساب کیا۔

حَسْبُكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ۔ بس بس آپ نے اپنے مالک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا جب غزوۂ بدر کی رات کو آپ نے بڑے الحاح اور عاجزی کے ساتھ دعا کی۔ اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت صدیق اکبر رض کو آنحضرت ﷺ سے زیادہ وعدۂ خداوندی پر اطمینان تھا، نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کا مقصود اس قدر الحاح کے ساتھ دعا

کرنے سے یہ تھا کہ صحابہ خوب مطمئن ہو جائیں، کیونکہ آنحضرتؐ کا ایک بار دُعا کرنا حصولِ مطلوب کے لئے وہ کافی سمجھتے تھے۔ بھلا اتنے بار کی دُعا وہ بھی ایسے الحاح اور عاجزی کے ساتھ کیونکر رَد ہو سکتی ہے)۔

بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى۔ ایک کھونٹی (یعنی قطب پر) وہ گھوم رہے ہیں، جیسے چکی کی کھونٹی ہوتی ہے، اس کے گھومنے پاٹ گھومتا ہے۔ (ابن عباسؓ نے کہا "حُسْبَان" سے حساب مراد ہے یعنی متعین اوقات پر وہ گھومتے ہیں وہ وقت مقررہ پر ٹھیک ہر منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لحظہ کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی سبحان اللہ، یہ خدائی انتظام اور بشری انتظام فرق ہے۔ بشر کتنا بھی انتظام کرے کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل ہو جاتا ہے)۔

فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اُس کے پائے آہنی (لوہے کے) تھے (آپ اس پر بیٹھ گئے) اور خطبہ چھوڑ دیا (کیونکہ اسلام کی تعلیم میں دیر نہ کرنا چاہیئے، وہ خطبہ پر مقدم ہے) (ایک روایت میں حَسِبْتُ کی جگہ خِلْتُ ہے۔ معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں بِكُرْسِيِّ خَشَبٍ ہے یعنی لکڑی کی ایک کرسی لائی گئی۔ ایک روایت میں خُلْبٍ ہے، یعنی خرمے کی چھال کی۔ مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت حَسِبْتُ ہے اور شاید وہ کرسی کالی لکڑی کی ہوگی تو راوی اُس کو لوہا سمجھا)۔

لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ اَنَّا مِنْ اَجْلِكَ ذَبَحْنَا۔ آنحضرتؐ نے "لا تحسبن" بہ کسرۂ سین فرمایا نہ بہ فتحہ سین۔ یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے لئے ذبح کیا (گویا ہم نے تمہارے لئے تکلیف کی ایسا خیال مت کیجیو)

حَسْبَ مَا ذَكَرَهٗ۔ جیسا اُس نے بیان کیا اُسی موافق کہتے ہیں۔

حَسْبُ الْحُكْمِ۔ حکم کے موافق اور فتحہ سین یعنی حَسَبُ الْحُكْمِ بھی درست ہے۔

حَسْبُ ابْنِ اٰدَمَ لُقَيْمَاتٌ۔ آدمی کو زندگی قائم رکھنے کے لئے چند لقمے کافی ہیں (بہت کمانے کی ضرورت نہیں نہ بہت سامان کی)۔

اُحْسِبُهٗ قَالَ تَوَاضُعًا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے بلکہ تواضع یہ ارشاد فرمایا۔

حَسْبُكِ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ وَعَائِشَةُ سارے جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت عائشہ کی فضیلت پہچاننا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ پہچانے تو نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں)

حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔ بس یہ عنایت حق تعالےٰ کی میرے لئے کافی ہے۔ اب اِس صدمہ کا کوئی غم نہیں رہا۔

اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ۔ میں تجھ سے اپنی اِس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں۔

حَسْبُكَ الْاٰنَ۔ بس اب پڑھنا موقوف کر۔

حِسْبَةٌ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں۔

حَسِيْبُهٗ اللّٰهُ۔ اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اس کے اعمال کے موافق اُس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو ہم اُس کو اچھا سمجھتے ہیں)۔

اِذَا مَسَّ جِلْدَكَ الْمَاءُ فَحَسْبُكَ۔ جب (غسل میں) تیرے بدن سے پانی چھو جائے، تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا ملنا اور رگڑنا فرض نہیں ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرض ہے اور ایک جماعت محدثین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)۔

لَا حَسَبَ اَبْلَغُ مِنَ الْاَدَبِ۔ کوئی شرف ادب سے بڑھ کر نہیں ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ يُبْتَلٰى عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ۔ مومن کی آزمائش اُتنی ہی ہوتی ہے جیسا اُس کا دین ہے (جس قدر دین و ایمان زیادہ ہوتا ہے اُتنی ہی آزمائش سخت ہوتی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ فَالْاَمْثَلُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ)

مَنْ سَبَقَتْ اَصَابِعُهٗ لِسَانَهٗ حُسِبَ لَهٗ۔ اگر تسبیح پڑھتے وقت اُنگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی دو بار سُبحان اللہ کہے اور اُنگلیوں سے تین یا چار دانے ہٹائے) تو اُس کو دانوں کے ہی شمار میں ثواب ملے گا (دانوں ہی کے شمار

کے موافق نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔ یا اللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہو وہاں سے اور جہاں سے گمان نہیں ہے وہاں سے مجھ کو روزی دے (جیسے قرآن میں ہے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)۔

نَحْتَسِبُ بِاَصَابِعِهٖ۔ ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ رہے تھے (یعنی آپ فَسَبَّحْتُ ثُمَّ هَلَّلْتُ ثُمَّ كَبَّرْتُ فرما رہے تھے، ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَا يَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ (یا بیل اللہ کی راہ میں) بخشنا ہے (صدقہ دینا) اُن کے ثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حَسَدٌ یا حُسُوْدٌ یا حَسَادَةٌ۔ کُڑھنا، جلنا، رشک کرنا۔ (جس کو غِبْطَةٌ کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حسد اور غبطہ (رشک) میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوال نعمت کی خواہش ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں)۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ یا فِي اثْنَيْنِ۔ ہر بات کے لئے حسد کرنا بُرا ہے مگر دو باتوں (دو خصلتوں) پر حسد ہو سکتا ہے (یعنی رشک)

حُسْدَلٌ۔ چچڑی یا جوں۔

حُسُرٌ۔ کھولنا۔

حُسُوْرٌ۔ کھل جانا۔ جیسے اِنْحِسَارٌ ہے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ فرات ندی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ اس میں سے نمود ہوگا)۔

فَحَسَرَ ثَوْبَهٗ مِنَ الْمَطَرِ۔ آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تاکہ بارش کا پانی بدن پر گرے

فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى۔ جب سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) تو دو سورتیں پڑھیں اور نماز پڑھی (یہ راوی کی غلطی ہے، صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ گہن جاتا رہا سورج صاف ہو گیا)۔

حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا (آپ نماز میں کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) (طیبی نے کہا آپ نے سورج گہن میں بردے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے جو خوف کے وقت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا بلیات اور عذاب کو دفع کرتا ہے)۔

فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ۔ آپ نے اپنی دونوں باہیں کھول دیں

فَتَحَسَّرَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وہ کھلے منہ اس کے سامنے آئی

مَا مِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا مَلَكٌ يَحْسِرُ عَنْ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ۔ ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی تھکن دور کرتا ہے (ایک روایت میں يَحُسُّ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا۔ مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ! (ان پر برج اور گنبد اور کنگورے وغیرہ بنانا ضروری نہیں۔ ایک روایت میں جُمًّا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطیؒ نے کہا یہ حدیث کامل ابن عدی اور تاریخ ابن عساکر میں یوں ہے اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَّمُقَنَّعِيْنَ۔ یعنی مسجدوں کو ننگے سر رہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حُسَّرًا جمع ہے حاسر کی۔ حاسر اس کو کہتے ہیں جس پر زرہ ہو نہ خود کیونکہ مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہوں ان پر کنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى الْحُسَّرِ۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ جس دن مکہ فتح ہوا، اُن لوگوں کی کمان کرتے تھے جو بلا زرہ اور بلا خود تھے۔

فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اس کا پوست نکالا۔

(یہ حَسَرْتُ الْغُصْنَ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا

بعضوں نے حَشَرْتُہٗ روایت کیا ہے، یعنی اُس کو چھیل کر باریک اور نرم کیا)۔

حَشْرَۃٌ۔ اُس چھلکے کو کہتے ہیں جو دانہ پر ہوتا ہے۔

اُدْعُوا اللّٰہَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوْا۔ اللہ سے دُعا کرتے رہو تھک کر بیٹھ نہ جاؤ (نا اُمید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے، دوسرے مومن کی دُعا ضائع نہیں جاتی، دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اُس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا یَحْسِرُ صَابِحُہَا۔ اُس کا پانی پلانے والا نہیں تھکتا (کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لیجاتا ہے کنویں سے بھر کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

اَلْحَسِیْرُ لَا یُعْقَرُ۔ جو جانور (غازی کا) ماندہ ہو جائے (کام نہ دے سکے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لیگا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔)

حَسَرَ اَخِیْ فَرَسًا لَہٗ بِعَیْنِ التَّمْرِ۔ میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا عین التمر میں (جو ایک مقام کا نام ہے) تھکا ڈالا (تو حسر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔ اور اَحْسَرَ متعدی ہے۔)

یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ یُّسَمّٰی اَمِیْرَ الْعُصَبِ اَصْحَابُہٗ مُحَسَّرُوْنَ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے، اُس کے ساتھی حقیر گنے جائیں گے، لوگ ان کو ستائیں گے (یا وہ خستہ اور ماندہ ہوں گے)

بَطْنُ مُحَسِّرٍ۔ ایک نالہ ہے منا اور مزدلفہ کے درمیان میں کو مُحَسِّر اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا۔

فَلَمْ اَرَہٗ یَسْتَجِیْبُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ (کوئی اس طرح نہ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی) میں نہیں سمجھتا وہ میری دُعا قبول کرے گا اور تھک کر بیٹھ رہے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اِسْتِحْسَارٌ۔ کہتے ہیں دُعا اور سوال سے باز رہنے کو۔

حَسَرْتُہٗ۔ میں نے اس کو تیز کیا۔

حَتّٰی تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْہِہٖ۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دُور ہو گیا۔

مُحَسَّرٌ بے ہتھیار لوگ تھے

حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِہٖ۔ اپنی ران پر سے لنگی سرکا دی (ران کھول دی)۔

حَسْرَۃٌ۔ افسوس اور رنج۔

اَلْاِحْسَارُ اَلْفَاقَۃُ۔ احسار کے معنی محتاجی۔

یَا لَہَا حَسْرَۃً عَلٰی کُلِّ ذِیْ غَفْلَۃٍ۔ اے افسوس ہر غفلت کرنے والے پر (آخرت میں کیا پشیمان ہوگا)۔

حَسَرْتُ الْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِیْ۔ میں نے عمامہ سر پر سے اُتار لیا (سر کھول دیا)

تَحَسُّرٌ۔ افسوس اور رنج۔

اِنْحَسَرَتِ الْاَفْہَامُ۔ عقلیں تھک کر ماندہ ہو گئیں

کَلَّتِ الْعُقُوْلُ۔ حاسِرٌ۔ مرد بے ہتھیار (جس پر زرہ اور خود نہ ہو)

حَسِیْرٌ۔ درماندہ، افسوس کرنے والا۔

حَسٌّ۔

حَسٌّ۔ قتل کرنا، استیصال کرنا، جلا ڈالنا، جاننا، ادراک حواس سے معلوم کرنا۔

حِسٌّ اور اِحْسَاسٌ۔ حواس سے معلوم کرنا، آہٹ پانا

حَاسَّۃٌ۔ دیکھنے اور سننے اور سونگھنے اور چکھنے اور چھونے کی قوت۔ اس کی جمع حَوَاسّ ہے۔ جو پانچ ہیں۔ باصرہ اور سامعہ اور شامّہ اور ذائقہ اور لامسہ۔

مَتٰی اَحْسَسْتَ اُمَّ مِلْدَمٍ۔ تو نے بخار کب پایا (تجھ کو بخار معلوم ہوا؟)۔

فَسَمِعَ حِسَّ حَیَّۃٍ۔ ایک سانپ کی سرسراہٹ سُنی (اس کے رینگنے کی آواز محسوس کی)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ۔ شیطان بہت ادراک پانے والا بہت چاٹنے والا ہے۔

لَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ ٹوہ نہ لگاؤ (اس کا ذکر و یہ حدیث کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)۔

هَلْ حَسَسْتُمَا مِنْ شَیْءٍ۔ تم نے کچھ آہٹ پائی

بھر دیکھی)۔
اصل میں حَسَسْتُمَا تھا۔ ایک سین تخفیف کے لئے گرا دی
حَسَسْتُ اور اَحْسَسْتُ میں نے آہٹ پائی۔ (دونوں
کے معنی ایک ہیں)۔
فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ الْحَسَّ۔ شتو درد کو میٹ دیتا ہے (یعنی زچگی
کے درد اور تکلیف کو)۔
حُسُّوْهُمْ بِالسَّيْفِ حَسًّا۔ اُن کو تلوار سے نیست و نابود
کر دو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے "اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ"
عرب لوگ کہتے ہیں:
حَسَّ الْبَرْدُ الْكَلَاَ۔ پالے (سردی) نے گھاس کو
مار ڈالا (تباہ کر دیا)۔
لَقَدْ شَفٰى وَحَادِحَ مَهْدِيْ حَسْكُمْ اِيَاهُمْ
بِالنِّهَالِ۔ میرے سینے کے تھکونکو کو اس سے تسلی ہو گئی جو
تم نے ان کو تیر مار مار کر تمام کر دیا (یعنی میرے دل کی بھڑاس نکل
گئی)۔
كَمَا اَذَالُوْكُمْ حَسًّا بِالنِّهَالِ۔ جیسے انھوں نے تم کو
مار مار کر تباہ کیا تھا۔
اِذَا حَسَّهُ الْبَرْدُ فَقَتَلَهٗ۔ ٹڈی کو جب سردی لگی،
سردی نے اس کو مار ڈالا۔
فَبَعَثْتُ اِلَيْهِ بِجَرَادٍ مَحْسُوْسٍ۔ میں نے آپ کے پاس
ٹڈی بھیجی جو سردی سے مر گئی تھی۔ (بعضوں نے کہا مَحْسُوْسٌ
سے یہ مراد ہے کہ آگ پر بھنی ہوئی)۔
اِدْفِنُوْنِيْ فِيْ ثِيَابِيْ وَلَا تَحُسُّوْا عَنِّيْ تُرَابًا۔ مجھ کو
میرے کپڑوں میں گاڑ دو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو۔
عرب لوگ کہتے ہیں حَسَّ الدَّابَّةَ۔ جانور پر سے مٹی
جھاڑی۔
يَحُسُّ عَنْ ظُهُوْرِ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ (پہرا
دینے والا فرشتہ) غازیوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑ کر انکی
تکان رفع کرتا ہے (سبحان اللہ جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت

ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہو گا؟)۔
وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْبُرْمَةِ لِيَاكُلَ فَاحْتَرَقَتْ اَصَابِعُهٗ
فَقَالَ حَسِّ۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالا کھانے کے لئے، آپ
کی انگلیاں جلنے لگیں، فرمایا "حَسِّ" (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ
دفعتہً کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں۔ ہماری زبان والے اُفّو یا اُف کہتے
ہیں)۔
اَصَابَ قَدَمُهٗ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ حَسِّ۔
اُن کا پاؤں آنحضرتؐ کے پاؤں پر پڑا، آپ نے فرمایا "حَسِّ" (اُفّو)
قُطِعَتْ اَصَابِعُ طَلْحَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ
لَرَفَعَتْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ۔ طلحہؓ کی انگلیاں
اُحد کے دن کاٹی گئیں (کافروں نے آنحضرت صلعم پر وار کیا تھا لیکن
طلحہ رضی نے اپنے ہاتھ پر روک لیا، اُن کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بے کار
ہو گیا) انھوں نے (درد کی وجہ سے) حَسِّ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا
اگر تو (تلوار لگتے وقت) بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اُٹھا لیتے لوگ
دیکھتے رہتے۔
كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ فَطَلَبْتُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ اَوَ يُعْطِيْنِيْ
مِائَةَ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِّيْ وَبَسِّيْ (ایسا ہوا) میری
ایک چچا زاد بہن تھی، اُس سے صحبت کا خواستگار ہوا، وہ کہنے
لگی، ہرگز نہیں جب تک تو مجھے سو اشرفیاں نہ دے۔ آخر میں نے
جہاں سے بنا اِدھر اُدھر سے سو اشرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ
کہتے ہیں):
جِئْ بِهٖ مِنْ حَسِّكَ وَبَسِّكَ یعنی اِدھر اُدھر جہاں سے
بنے لے کر آ یا جہاں سے چاہے لے کر آ۔
اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَحِسُّ لِلْمُنَافِقِ۔ مومن منافق پر رحم کرتا
ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہی)
عرب لوگ کہتے ہیں:
حَسِسْتُ یا حَسِسْتُ لَهٗ مجھ کو اُس پر رقت آئی۔
فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَلَمَّا

اَحَسَّ۔ جب آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا (یعنی میرا پیچھے پیچھے آنا)۔

اَسْقٰی فَرَسَهٗ وَ اَحَسَّهٗ۔ اپنے گھوڑے کو پانی پلایا اس کی مالش کی (کھریرا چلایا)

مَنْ اَحَسَّ الْفَتَی الدَّوْسِیَّ۔ جس نے یا کس نے دوس کے جوان کو دیکھا ہے؟ (دوس ایک قبیلہ ہے مشہور)

سَنَةٌ حَسُوْسٌ۔ قحط کا سال (جو سب کھا جائے)۔

مِحَسَّةٌ۔ کھریرا (جس سے جانور کی مالش کرتے ہیں)۔

فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کی حرکت اور چلنے کی آواز سنی (آہٹ پائی)

حَسْفٌ۔ جاری ہونا صاف کرنا ہنکانا راتوں میں صحبت کرنا کاٹنا سانپ کا کینچلی چھوڑنے کی آواز نکالنا۔

یَا اَسْلَمُ حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ قَالَ فَاَحْسِفُهٗ ثُمَّ یَاْكُلُهٗ (حضرت عمرؓ اپنے غلام اسلم سے کہتے تھے) اسلم کھجور پر سے چھلکا صاف کرو! اسلم نے کہا میں اس کو صاف کر دیتا تھا (پوست نکال ڈالتا تھا) اس وقت وہ کھاتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَفْتُ التَّمْرَ۔ بمعنی حَتَتُّهٗ یعنی اس کا پوست نکال کر اس کو صاف کیا۔

رَاَیْتُ جِلْدَهٗ یَتَحَسَّفُ تَحَسُّفَ جِلْدِ الْحَیَّةِ۔ میں نے دیکھا اُن کی کھال اس طرح نکلتی تھی جیسے سانپ کی کینچلی نکلتی ہو۔

حَسَكٌ۔ غصہ ہونا، جانور کا دانہ چرانا۔

حَسَكٌ۔ ایک قسم کی گھانس ہے۔ اس کے پتے کے پاس ایک کانٹا سہ شاخہ سخت ہوتا ہے۔

حَسَكَةٌ۔ "حَسَكٌ" کا مفرد (محیط میں ہے حَسَكٌ جنگ کا ایک ہتھیار ہے (یعنی سہ شاخہ گوکھرو) جو لوہے وغیرہ سے بنا کر میدانِ جنگ میں بچھا دیتے ہیں۔ اس پر آدمی یا گھوڑا چلے تو اس کے پاؤں میں گھس جاتا ہے)۔

حَسِكٌ اور حَسِیْكٌ غضبناک۔

تَیَاسَرُوْا فِی الصَّدَاقِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُعْطِی الْمَرْاَةَ حَتّٰی یَبْقٰی ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِهٖ عَلَیْهَا حَسِیْكَةٌ۔ مہر کم رکھا کرو (اتنا کہ مرد کو اس کا ادا کرنا ناگوار نہ ہو۔ کیونکہ (جب مہر گراں ہے تو) مرد عورت کو ادا کرتا ہے لیکن اس کے دل میں عورت پر غصہ رہتا ہے۔

حَسِیْكَةٌ۔ عداوت، دشمنی، کینہ۔

اَمَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ بَلْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ۔ بلحارث بن کعب قبیلے کے یہ لوگ تو ایک کانٹا ہیں تجربہ کار (جنگ آزمودہ بڑے لڑنے والے) کانٹے سے یہ غرض ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں، ان کو زیر کرنا دشوار ہے

اِنَّكُمْ مُعَشَّرٌ دُوْنَ مُحَسَّكُوْنَ۔ تم تو باندھے گئے اور کانٹے لگائے گئے ہو (یعنی بخیل اور ممسک رہو روپیوں کو تھیلیوں میں بند کر کے رکھا ہے، جو کوئی مانگے اس کو کانٹے کی طرح ہو، کانٹے کی طرح اس کو ستاتے ہو)۔

حُسَیْكَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں یہودی رہا کرتے تھے۔

فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ النِّفَاقِ فِیْ قُلُوْبِ الْقَوْمِ۔ نفاق کا کانٹا ان لوگوں کے دلوں میں پڑ گیا۔

حَسْمٌ۔ جڑ سے کاٹنا کاٹ کر بھون دینا خون بند کرنے کے لئے

اِنَّهٗ كَوَاهُ فِی اَكْحَلِهٖ ثُمَّ حَسَمَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذ کی ہفت اندام کی رگ پر داغ دیا پھر آگ سے بھونڈالا۔

اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ۔ اس کا (یعنی چور کا) ہاتھ کاٹ ڈالو۔ پھر اس کو تل دو (تا کہ اس کا خون بند ہو جائے)

عَلَیْكُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ مَحْسَمَةٌ لِلْعِرْقِ۔ تم روزہ رکھنا لازم کر لو اس سے شہوت کی رگ کٹ جاتی ہے۔

فَلَهٗ مِثْلُ قَوْرِ حِسْمٰی۔ وہاں حسمٰی کی طرح ٹیلے (پہاڑ) ہیں۔

حُسُوْمًا۔ پے در پے یا منحوس۔

لَا تَجْعَلْ بَرْدَهٗ عَلَیْنَا حُسُوْمًا۔ اس کی سردی ہم پر نحوست

ـــــــــــــــــــ

۱؎ اس کو فِرِدجُون بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

حُسَامٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

حُسْنٌ۔ خوبصورتی، جمال۔

محَاسِنُ اور حَسَنٌ اور حَسِیْنٌ اور حُسَانٌ اور حُسَّانٌ۔ خوبصورت مرد۔

حَسَنَةٌ اور حَسْنَاءُ اور حُسَّانَةٌ۔ خوبصورت عورت۔

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ۔ احسان یہ ہے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ کرو) جیسے اس کو دیکھ رہا ہے (ابن اثیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد ہے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس میں اخلاص نہ ہو، تو نہ اس کا ایمان صحیح ہوگا نہ وہ محسن کہلائے گا۔

كُنَّا عِنْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَسَمِعَ تَوَلْوُلَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُنَادِيْهِمَا يَاحَسَنَانِ يَاحُسَيْنَانِ فَقَالَ الْحَقَا بِاُمِّكُمَا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ایسا ہوا کہ ایک بار ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرت کے پاس تھے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی وہیں تھے۔ اتنے میں آپ نے حضرت فاطمہ رض کا شور سنا، وہ پکار رہی تھیں "یا حسنان یا حسینان" آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسنان اور حسینان بطریق تغلیب کہا، جیسے عمران ابوبکر اور عمر کو، اور قمران اور قمران چاند سورج کو)۔

اَذْكُرُ مَقْتَلَ بِسْطَامَ بْنِ قَيْسٍ عَلَى الْحَسَنِ (ابو رجاء جن کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی)[1] مجھ کو بسطام بن قیس کا حسن پر مارا جانا یاد ہے (حسن ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور)

قَامَ اِلٰى شَنٍّ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ۔ آپ ایک پرانی مشک کے پاس اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں خلافِ سنت مبالغہ ہو)۔

فَاِنَّ اِقَامَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔ صفوں کا قائم کرنا نماز کا حسن ہے (یعنی اس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے)

دوسری روایت میں یوں ہے:

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قایم کرنے میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جزء ہے)۔

رَجُلٌ حُسَّانٌ۔ خوبصورت مرد۔

فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ۔ اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک سے پاک اخلاص کے ساتھ)۔

اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا۔ جو شخص اچھی طرح چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا جو اس نے کفر کی حالت میں کئے۔ نووی نے کہا اس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔

اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔ مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو کہ وہ رحیم و کریم ہے سب گناہ معاف کر دے گا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہنا نجات کی دلیل ہے اور حالتِ صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر ہیں)۔

فَتَطَهَّرَ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ۔ پھر تو وضو کرے اور اچھا وضو سنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے، پھر اچھا وضو کرے۔

اَحْسِنْ اِلَيْهَا۔ تو اس عورت (یعنی غامدیہ کے ساتھ جس نے آنحضرت کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر (اس کو ستانا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو بدنام کیا)

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔ یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آئے (یعنی بلند ہو جائے اور خوب چمکنے لگے)۔

---

[1] اس سے ان منجموں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں آدمی کی انتہائی عمر ایک سو بیس سال ہے۔ ۱۲ منہ

لَا یَدْرِیْ حَسَنٌ مَنْ هِیَ۔ حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں وہ عورت کون تھی۔

خِیَارُکُمْ مَحَاسِنُکُمْ قَضَاءً۔ تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں۔

اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰی حِسَانِ الْوُجُوْہِ۔ اپنی غرض ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے چہرے خوبصورت ہوں (کیونکہ ظاہری حسن و جمال باطنی حسن و جمال کا نمونہ ہے۔ اکثر بدصورت آدمی بدخلق بھی ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ وجاہت والے صاحب قدرت ہوں ان کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرو)۔

فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ۔ اُس کا کفن اچھا کرے (یعنی پاکیزہ سفید اور صاف کپڑے کا کفن دے یا اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف کرے۔ شال دوشالے کمخواب کا کفن دے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ گراں قیمت کفن مت دو)۔

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ (مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے (جس پر ثواب اور اجر ملے گا)

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ اچھے عام لوگوں کی نیک باتیں (جو اُن کے حق میں گناہ نہیں ہیں) مقرب اور نزدیک والوں کے لئے بُرائیاں ہیں (بقول شخصے "نزدیکاں را بیش بود حیرانی")

یُحْسِنُ الرَّجَاءَ۔ اللہ سے اچھی اُمید رکھے (کہ وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہے سب گناہ بخشدے گا)۔

وَلْیَلْبَسْ اَحْسَنَ ثِیَابِہٖ۔ اپنے اچھے کپڑے پہنے (یعنی سفید پاکیزہ جمعہ کے دن، یہ سنت ہے)۔

فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَحْسَنِ النَّاسِ۔ میں نے دیکھا ایک شخص جو سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت تھا (یعنی حضرت یوسفؑ اور سب لوگوں سے مُراد آنحضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ تمہارے پیغمبر سب پیغمبروں سے زیادہ خوش آواز اور سب سے زیادہ خوش رو تھے اور ہر پیغمبر خوش آواز اور خوش رُو بھیجا گیا ہے)۔

اَلْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیْءُ مِنَ الْخِیَانَۃِ یَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰہِ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ۔ مسلمان بندہ جو چور نہ ہو وہ اللہ سے دو میں سے ایک بھلائی کا انتظار کرتا رہتا ہے (یا تو موت آئے گی تو اللہ کے پاس بہتر سے بہتر سامان لے گا۔ یا زندہ رہے گا تو روزی ملے گی عزت کے ساتھ صاحب دولت اور اہل و عیال بنے گا)۔

حُسْنٰی۔ ایک باغ کا نام تھا جو حضرت فاطمہ پر وقف کیا گیا تھا۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا سُئِلَ مَا ھٰذَا الْاِحْسَانُ فَقَالَ اَنْ یُحْسِنَ صُحْبَتَھُمَا وَلَا یُکَلِّفُھُمَا اَنْ یَّسْئَلَاہُ شَیْئًا مِّمَّا یَحْتَاجَانِ اِلَیْہِ۔ آپ سے پوچھا گیا۔ اللہ تعالےٰ جو فرماتا ہے "وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا" تو احسان سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا کہ اُن کے ساتھ اچھی طرح گزارہ کرے (ادب اور عاجزی سے پیش آئے کوئی سخت کلمہ مُنہ سے نہ نکالے) اور اُن کو کسی چیز کے لئے کہنے کی ضرورت نہ آنے دے (بلکہ بغیر سوال کے ان کی تمام ضروریات کا بندوبست رکھے)

حَسِّنْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَکَ۔ قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ۔

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ۔ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

لِکُلِّ شَیْءٍ حِلْیَۃٌ وَحِلْیَۃُ الْقُرْاٰنِ اَلصَّوْتُ الْحَسَنُ۔ ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ اللہ تعالےٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔

حَسُّوْنٌ۔ ایک چھوٹی چڑیا ہے خوش آواز۔ اس کو ... بھی کہتے ہیں۔

حَسْوٌ۔ چسکی لے کر پینا۔

تَحْسِیَۃٌ اور اِحْسَاءٌ اور مُحَاسَاۃٌ چسکی لے کر ...

مَنْ تَحَسّٰی۔ جو شخص گھونٹ گھونٹ پیئے۔

ایسی باتیں جو عام لوگوں کے حق میں نیکیاں ہیں مقربین کے لئے بُرائیاں ہیں۔ ؎ اس کی مثال یہ ہے کہ بایزید بسطامی رح سے مرنے کے بعد اِس پر بھی پرسش ہوئی کہ تم نے ایک بار یوں کہا تھا کہ دُودھ پینے سے میرے پیٹ میں درد ہوگیا، تو گویا تم نے شرک بھی کیا۔ ۱۲ منہ

مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ۔ جس شراب کا
ایک فرق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ پینا
بھی حرام ہے۔
حُسْوَةٌ اور حَسْوَةٌ دونوں کہہ سکتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ فتحہ
زیادہ فصیح ہے۔ اور نہایہ میں ہے کہ حُسْوَةٌ گھونٹ اور حَسْوَةٌ
ایک بار گھونٹ لینا۔
اِذَا اَخَذَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ۔ جب آپ کو بخار آتا
حریرہ بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع الہضم جید الغذا ہے)۔
نہایہ میں ہے حَسَاءٌ وہ حریرہ جو آٹے اور پانی اور گھی سے
بنایا جائے۔ کبھی اس میں شیرینی بھی ڈالی جاتی ہے۔
وَحَسْوَ الْمَرَقَ۔ حضرت علی رضؓ اور آنحضرتؐ نے کھانا
اور شوربا گھونٹ گھونٹ پی گئے۔
مَا التَّلْبِيْنَةُ قَالَ الْحَسْوُ بِاللَّبَنِ۔ تلبینہ کیا ہے کہا
حریرہ دودھ کے ساتھ۔
حِسْيٌ یا حَسْيٌ پانی کا جھرہ جو نرم مرطوب زمین میں کھود لیتے ہیں
ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ مِنْ حِسْيِ بَنِيْ حَارِثَةَ
گئے ہمارے لئے بنی حارثہ کے جھرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے۔
اِنَّهُمْ شَرِبُوْا مِنْ مَاءِ الْحِسْيِ۔ انھوں نے جھرے کا پانی
نہایہ میں ہے،
حِسْيٌ بکسرۂ حا چھوٹا گڑھا جس میں پانی نکل آئے بعضوں
نے کہا حِسْيٌ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھریلی ہو اور اوپر
کی تو ریت بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھریلی زمین پر وہ
رہتا ہے)۔
هَلْ حَسْتُمَا مِنْ شَيْءٍ (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)
حسس میں خطابی نے کہا یہ حَسِيْتُ الْخَبَرَ سے نکلا ہے،
یعنی اس کو جان لیا (بعضوں نے کہا: حَسْتُمَا اصل میں
حَسَسْتُمَا تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی۔ اسی طرح
حَسِيْتُ بھی اصل میں حَسِسْتُ تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا
واللہ اعلم +

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الشِّيْنِ

حَشْحَشَةٌ یا تَحَشْحُشٌ۔ اُٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق
ہو جانا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:-
سَمِعْتُ حَشْحَشَةً وَخَشْخَشَةً۔ میں نے لوگوں کے
سرکنے کی آواز سنی۔
دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَيْنَا قَطِيْفَةٌ فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ تَحَشْحَشْنَا فَقَالَ
مَكَانَكُمَا۔ (حضرت فاطمہ رضؓ اور حضرت علی رضؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ
ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک چادر اوڑھے پڑے تھے۔
(آپ کو دیکھ کر) ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا) آپؐ نے فرمایا ٹھہرو
اپنی جگہ رہو۔
حَشْدٌ۔ پورا اُگ آنا، جلدی سے بُلانے پر آ جانا، ایک کام
کے لئے جمع ہونا، اکٹھا کرنا۔
اِحْشِدُوْا یا اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ
ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کرو میں ابھی تم کو
قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مراد سورۂ اخلاص ہے، وہ
ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)۔
حَشَدٌ۔ لوگوں کی جماعت۔
اِحْتَشَدَ الْقَوْمُ۔ لوگ جمع ہوئے، تیار ہوئے۔
مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ۔ آنحضرتؐ کی لوگ خدمت کرتے
تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع
خلائق تھے)۔
اِنِّيْ اَخَافُ حَشَدَهُ (حضرت عمر رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ
کی نسبت فرمایا، یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر) میں اُن کے
گروہ سے ڈرتا ہوں۔ (یعنی بنی اُمیّہ سے، ایسا نہ ہو کہ اُن کی
خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہو جائے۔ ساری
حکومتیں اُنہی کو مل جائیں۔ کیونکہ حضرت عثمان رضؓ کنبہ پرور ہیں۔
جو ڈر حضرت عمر رضؓ نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا۔ حضرت عثمان رضؓ نے

اپنی خلافت میں تمام عہدوں پر بنی امیہ کو مامور کیا۔ آخر لوگ ناراض ہوئے اور فتنہ پردازوں نے بغاوت کردی جس کے بعد آج تک پھر مسلمان متفق نہیں ہوئے)

حَاشِدٌ۔ مستعد اور تیار۔ جو خستہ اور ماندہ نہ ہو۔ اس کی جمع حُشَّدٌ ہے۔

حُشَّدٌ وَّ رُفَّدٌ۔ مستعد اور خوب دینے والے (لوگوں سے سلوک کرنے والے)۔

اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمَخَاطِبِ۔ کیا وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو فوج جمع کر سکتے ہیں، لوگوں کو خطبہ سُناتے ہیں، (لکچر دیتے ہیں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَدَ لَهٗ۔ یعنی اس کی ضیافت اچھی کی۔

فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِيْبًا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خطبہ سُنانے کو کھڑے ہوئے۔

حَشْرٌ۔ باریک کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شہر بدر کرنا، ہلاک کرنا تباہ کرنا، جلاوطن ہونا۔

اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً وَعَدَّ فِيْهَا وَ اَنَا الْحَاشِرُ۔ میرے کئی نام ہیں ان میں سے ایک آپ نے حاشر فرمایا (یعنی لوگ میدانِ حشر میں آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ آپ آگے ہوں گے یا آپ کے دین پر لوگ قیامت میں اُٹھیں گے۔ کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اُٹھوں گا اور لوگ میرے بعد اٹھیں گے، میرے قدم پر)۔

اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ جِهَادٍ اَوْ نِيَّةٍ اَوْ حَشْرٍ۔ اب ہجرت کا تو زمانہ جاتا رہا (گزر گیا جب سے کہ فتح ہوا) مگر جہاد (قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد میسر نہ ہو تو) جہاد کی نیت اور ملک سے چلے جانا (جب وہاں بدعات ہوں یا فسق و فجور) یا لڑائی کے لئے اُٹھ کھڑے ہونا (جب کافر چڑھائی کریں)

نَارٌ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی۔

وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ۔ باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کر دے گی، ہانک لے جائے گی۔

وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ (آخری زمانہ میں مدینہ بالکل ویران ہو جائے گا، سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے)۔ آخر میں دو گڈریے نکلیں گے (بعضوں نے کہا اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے چلے گئے تھے، مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)۔

اٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ۔ اخیر میں جس کا حشر ہوگا (یعنی اخیر میں وہ مرے گا۔ بعضوں نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا)۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ۔ تین طرح پر لوگوں کا حشر ہوگا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے ملک شام کی طرف ہوگا۔ نہ آخرت کا حشر، اس لئے کہ آخرت میں تو سب پاپیادہ ہوں گے، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے، ایک تو قبر سے نکلتے وقت اس وقت تو سب پاپیادہ ہوں گے، دوسرے اس کے بعد اس میں بعضوں کو سواریاں ملیں گی، بعضے پیدل ہی چلیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کی کیا مُراد ہے)

نَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشرگاہ میں لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف۔ بعضوں نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے حجاز کی طرف بن رہی ہے)

اِنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا يُعْشَرُوْا وَلَا يُحْشَرُوْا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے انھوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ اُن سے زکوٰۃ نہ لی جائے (یعنی دہیکی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلائے جائیں (آنحضرتؐ نے یہ شرط قبول کرلی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔ انھوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز معاف ہو جائے لیکن آپ نے یہ شرط منظور نہیں کی اور فرمایا وہ دین کس کام کا جس میں نماز نہ ہو۔ بعضوں نے کہا لَا يُحْشَرُوْنَ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس نہیں لائیں گے

تحصیلدار اُن کے ٹھکانوں پر جاکر زکوٰۃ وصول کرلے۔ نجران والوں نے بھی یہی شرط کی تھی۔)

اَنْ لَا یُحْشَرُوْا وَلَا یُعْشَرُوْا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔)

لَا یُعْشَرْنَ وَلَا یُحْشَرْنَ۔ عورتوں سے دہ یکی نہ لی جائے نہ ان کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے)۔

لَمْ یَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ۔ اُس بلی کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھا لیتی (حشرات الارض سے زمین کے چھوٹے جانور مراد ہیں۔ جیسے گوہ و چوہا وغیرہ۔ بعضوں نے کہا زمین کے وہ کیڑے جو زہریلے نہیں ہوتے)

حَشَرَةٌ اس کا مفرد ہے۔

لَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْاَرْضِ تَحْرِیْمًا۔ حشرات الارض کی حرمت میں نے نہیں سنی (جیسے گوہ، جنگلی چوہا وغیرہ یہ سب حلال ہیں)

فَكَسَرْتُهٗ وَحَشَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لے کر اس کو توڑا اور باریک نرم کیا۔

یُحْشَرُ النَّاسُ اِثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ لوگ اکٹھے کئے جائیں گے کسی اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی پر تین

تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِیْرِ۔ آگ ان کو بندروں اور سوروں کے ساتھ حشر کرے گی۔

حَشْرَجَةٌ۔ موت کا خرخرانا۔

وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ (موت کو ہر شخص ناپسند کرتا ہے میرا مطلب یہ ہے) جب ٹکٹکی بندھ جائے (آنکھیں پتھرا جائیں) اور سینے میں دم اٹک کر خرخر شروع ہو (یعنی خرخرانا ہونے لگے) اُس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ اس سے ملنا پسند کرے گا۔ (حضرت عائشہؓ اپنے والد کے پاس اُس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ پڑھا:

لَعَمْرُكَ مَا یُغْنِی الثَّرَاءُ وَلَا الْغِنٰی

اِذَا حَشْرَجَتْ یَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تونگری، جب خرخرانا شروع ہو جائے اور سینہ تنگ ہو جائے، (اُنھوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے)۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ(ف) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہی قراءت ہے)۔

حَشٌّ۔ سوکھ جانا شل ہو جانا، ڈورنا، سلگانا، ہلانا، کاٹنا، درست کرنا، بڑھانا، دینا، گھانس ڈالنا۔

وَاِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ یَحُشُّهَا۔ کیا دیکھتا ہوں، اس کے پاس آگ ہے وہ اُس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَشَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ سلگائی۔

وَیْلُ اُمِّهٖ مِحَشُّ حَرْبٍ لَوْ كَانَ مَعَهٗ رِجَالٌ (آنحضرتؐ نے ابو بصیر کے حق میں فرمایا) ارے اس کی ماں کی خرابی، اگر اس کے ساتھ لوگ ہوتے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے۔

مِحَشٌّ۔ وہ پھنکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَشَّ الْحَرْبَ۔ اُس نے جنگ بھڑکا دی (یعنی آتش جنگ) بہادر شخص کو مِحَشٌّ کہتے ہیں۔

نِعْمَ مِحَشُّ الْكَتِیْبَةِ۔ فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکانیوالا کیا اچھا ہے۔

وَاَطْفَاءَ مَا حَشَّتْ یَهُوْدُ (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یہود نے جو آتش جنگ سلگائی تھی وہ انھوں نے بجھا دی۔

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِیْ بِمِحَشَّةٍ۔ آنحضرت صلعم میرے پاس آئے (یہ حضرت زینبؓ کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ ہلانے کی لکڑی سے مارا۔

كَمَا اَزَالُوْكُمْ حَشًّا بِالنِّصَالِ۔ جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر

ف یہ آیت سورۂ قٓ میں ہے۔ مشہور قراءت یوں ہے "وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ" ۱۲ منہ

ہٹایا۔

كَانَ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ يَحُشُّ عَلَيْهَا۔ وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گلّے (ریوڑ) میں تھا جس کے لئے گھاس کاٹا کرتا تھا (بعضوں نے کہا صحیح یَهُشُّ ہے یعنی لکڑی سے مار کر پتے جھاڑتا تھا۔ جیسے قرآن میں ہے وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ۔

رَاٰى رَجُلًا يَحْتَشُّ فِي الْحَرَمِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سوکھی گھاس کاٹ لے رہا تھا۔

جَاءَتِ ابْنَةُ اَبِيْ ذَرٍّ عَلَيْهَا مِحَشُّ صُوْفٍ۔ حضرت ابو ذرؓ کی بیٹی آئیں وہ ایک پرانی کملی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھاس وغیرہ باندھتے ہیں)۔

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حُشّ سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں، پھر پاخانے کو کہنے لگے، اس لئے کہ عرب لوگ اکثر باغوں میں پاخانہ پھرا کرتے تھے)۔

فَجَاءَتْ بِحَشِيْشَةٍ۔ وہ حشیشہ لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گیہوں سے پیس کر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)۔

حَشِيْشَةٌ۔ بھنگ کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ دُفِنَ فِيْ حَشِّ كَوْكَبٍ۔ حضرت عثمانؓ حش کوکب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر، کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا)۔

اَدْخَلُوْنِي الْحُشَّ فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰى قَفَيَّ۔ مجھ کو باغ میں لے گئے اور تلوار میری پیٹھ پر رکھی (حَشّ یا حُشّ کی جمع حِشَانٌ اور حشوش اور حشون آتی ہے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلٰى فِيْ حِشَّانٍ۔ آنحضرت صلعم نے باغوں میں پاخانہ پھرا۔

نَهٰى اَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِيْ مَحَاشِّهِنَّ۔ آپ نے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے مَحَشَّةٌ کی یعنی دبر (کون)۔

مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ۔ عورتوں کی کونین (دبر) تم پر حرام ہیں۔

نَهٰى عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ حُشُوْشِهِنَّ۔ عورتوں کی گانڈوں میں آپ نے جماع کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہل سنت اور امامیہ کا یہی قول ہے۔ لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اس کی اباحت منقول ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ یعنی اَيْنَ شِئْتُمْ۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں، اس لئے نص قرآنی کا معارضہ نہیں کر سکتیں)۔

فَلَمَّا مَاتَ حَشَّ وَلَدُهَا فِيْ بَطْنِهَا۔ جب اس کا پہلا خاوند مر گیا تو بچہ سوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، جب ایک عورت کا خاوند مر گیا تھا، اس نے چار مہینے دس دن عدت کر کے دوسرے سے نکاح کر لیا اور ساڑھے چار مہینے میں بچہ جنی۔ آپ نے عورتوں کو بلا کر دریافت کیا، یہ کیا بات ہے؟)

عرب کے باشندے کہتے ہیں۔

اَحَشَّتِ الْمَرْاَةُ فَهِيَ مُحِشٌّ۔ عورت کے پیٹ کا بچہ سوکھ گیا۔

حُشٌّ کہتے ہیں اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مر جائے۔

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى تَبُوْكَ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اَوِ امْرَاَتُهٗ كَيْفَ بِالْوَدِيِّ فَقَالَ الْغَزْوُ اَنْمٰى لِلْوَدِيِّ فَمَا مَاتَتْ مِنْهُ وَدِيَّةٌ وَلَا حَشَّتْ۔ ایک شخص نے (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگ تبوک میں جانا چاہا، اس کی ماں یا بیوی کہنے لگی، اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خبر لے گا، اس نے جواب دیا، جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ بڑھیں گے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا، خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت بھی نہیں مرا نہ سوکھا (سب ترو تازہ رہے)۔

فَانْفَلَتَتِ الْبَقَرَةُ مِنْ جَازِرِهَا بِحُشَاشَتِهَا۔ گائے قصائی کے پاس سے اپنی بچی ہوئی جان لے کر بھاگ گئی۔

حُشَاشَةٌ۔ وہ رمق یعنی تھوڑا سا حصہ جان کا جو کسی بیمار اور زخمی میں باقی رہ جائے۔

حَشَفَ یَدُہٗ۔ اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔
اَیَصْلُحُ مَکَانُ الْحُشِّ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔ کیا
...ئی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟
لَبِئْسَ حَشَاشُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ۔ تم آتشِ جنگ کے
...ایندھن ہو۔ کذا فی مجمع البحرین۔
...شَفٌ۔ خراب کھجور سوکھی ہوئی۔
حَشَفٌ۔ سوکھی روٹی۔
رَاٰی رَجُلًا عَلَّقَ قِنْوَ حَشَفٍ تَصَدَّقَ بِہٖ۔ ایک شخص کو دیکھا
...نے ایک خراب کھجور کا خوشہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا
...مسکین لوگ کھائیں، جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں رہتے تھے)
...ی الْحَشَفَۃِ الدِّیَۃُ۔ اگر کوئی سپاری (ذکر کا سرا) جہاں تک
... کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی۔
...ی اَرَاکَ مُتَحَشِّفًا۔ کیا سبب ہے میں دیکھتا ہوں تم پرانی
...ے ہو یا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اچھی طرح لٹکاؤ) انھوں نے کہا
...صاحب یعنی آنحضرتؐ ایسی ہی ازار پہنتے تھے۔ یہ سوال جواب
...سعید اور حضرت عثمان رضؓ میں ہوا)۔
...شَفَۃٌ۔ مفرد ہے حَشَفٌ کا، یعنی ایک خراب کھجور۔
...عْتُ حَشَفَۃً۔ میں نے ایک خفیف حرکت سنی۔
...شَفَۃٌ۔ اس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر
...رہے۔
...شَفًا وَّسُوْءَ کِیْلَۃٍ۔ ایک تو خراب کھجور اوپر سے تول
...یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں کہ کڑوا کریلا اوپر سے نیم
...
...لَا اُمَّتِیْ التَّمُوْرَ وَلَوْ حَشَفَۃً۔ میری امت سحری
...ے، کچھ نہ ملے تو ایک خراب کھجور ہی سہی۔
...۔ بہت پھیلنا، جمع ہونا، جمع کرنا۔
...شَکٌ۔ چھاتی میں بہت دودھ بھر جانا، زور سے کھینچنا۔
اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ قَبْلَ حَشَکِ النَّفْسِ۔ یا اللہ! میری
...ے کھینچے جانے سے پہلے مجھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)

حَشَمَہٗ۔ شرمندہ کرنا، سخت سست سنانا۔
حَشِمَ۔ غصہ ہونا۔
حُشُوْمٌ۔ ڈھونڈھنا، منقبض ہونا، کھانا، موٹا ہونا۔
شَکَوْا اِلَیْہِ اِنَّ لَہُمْ عِیَالًا وَّحَشَمًا۔ انھوں نے
آنحضرتؐ سے شکایت کی، ان کے بال بچے نوکر چاکر ہیں۔
حَشَمٌ۔ اصل میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصہ
ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گار ہمسایے
وغیرہ۔ اور خَدَمٌ۔ اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر لونڈی غلام)
اِنِّیْ لَاَحْتَشِمُ اَنْ لَّا اَدَعَ لَہٗ یَدًا۔ مجھے اس سے
شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں۔
اَحْتَشِمُ۔ یہ حِشْمَۃٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی حیا اور شرم دو...
لوگ کہتے ہیں۔
ھُوَ یَتَحَشَّمُ الْمَحَارِمَ۔ وہ شخص حرام کاموں کے کرنے
میں شرم کرتا ہے (یعنی ان سے بچتا ہے)۔
جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَہٗ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے متعلقین
کو جمع کیا (یعنی بچوں اور خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)۔
یُحْشِمُہُمْ وَیَحْتَشِمُوْنَہٗ۔ وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور
وہ اس کا لحاظ کرتے ہیں۔
حَشَنٌ۔ کثرتِ استعمال سے دودھ کا میل لگ جانا۔
حِشْنَۃٌ۔ کینہ اور عداوت۔
مِنْ حِشَانَۃٍ۔ ایک بدبودار مشک سے (عرب لوگ کہتے
ہیں)۔
حَشِنَ السِّقَاءُ یَحْشَنُ۔ جب مشک بدبودار ہو جائے۔
(ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)۔
حُشَّانٌ۔ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محلہ کا نام تھا۔ قبورِ
شہداء کے رستے پر۔
تَحَشَّنَ الرَّجُلُ۔ اس نے کمایا۔
اِحْشَانَ اِحْشِئْنَانًا۔ غصے ہوا۔
حَشْوٌ۔ بھرنا۔

حشا۔ اندر کے اعضاء (جیسے دل۔ جگر۔ شش وغیرہ)۔
ثُمَّ شَقَّا بَطْنِي وَ اَخْرَجَا حُشْوَتِي۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر بُرے اخلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے مکر و فریب، حسد و بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا) نہایہ میں ہے کہ
حُشْوَةٌ اور حِشْوَةٌ بہ ضمہ اور کسرۂ حا آنتوں کو کہتے ہیں)
اِنَّ حُشْوَتَهٗ خَرَجَتْ۔ آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں۔
مَحَاشِي النِّسَاءِ حَرَامٌ۔ عورتوں کے دُبر حرام ہیں (یہ جمع ہے مِحْشَاةٌ کی مِحشاۃ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقام کو، جہاں کھانا رہتا ہے اس سے دُبر مراد لیا۔ بعضوں نے کہا یہ مِحْشٰی کی جمع ہے۔ یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سُرین یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے دُبر سے)۔
فَاِنْ رَاَتْ شَيْئًا اِحْتَشَتْ۔ اگر مستحاضہ عورت کچھ خون وغیرہ دیکھے تو اپنی شرم گاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تاکہ خون باہر نہ بہے، اور کپڑے خراب نہ ہوں)۔
حَشْوٌ۔ روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے۔
مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّيَاطِرَةِ يَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ يَتَقَلَّبُ عَلٰى حَشَايَاهُ۔ میرے سامنے ان موٹے موٹے چوتڑ والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے، یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اپنے بستروں پر لوٹتے رہتے ہیں۔
حَشَايَا جمع ہے حَشِيَّةٌ کی بمعنی فرش۔
لَيْسَ اَخُو الْحَرْبِ مَنْ يَضَعُ خُوْرَ الْحَشَايَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ۔ وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم بچھونے (اور تکیے) داہنے بائیں طرف رکھے (اُس سے جنگ کی تکلیفیں کیسے سہی جائیں گی)۔
فَاُحْرِقَ حَشِيٌّ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ۔ بوریا جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔
وَ احْشِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ۔ فجر کی دونوں (سنتوں) کو رات کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تہجد رات کے اخیر میں ادا کر، اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھ لے)۔
اَلْحَائِضُ تَحْتَشِيْ بِالْكُرْسُفِ۔ حائضہ عورت شرمگاہ میں پھاہا رکھے۔
حَشًى۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ سانس پھول جانا۔ مشک میں پانی کی طرف دودھ کی تہہ جم جانا، کنارہ، کونا۔
خُذْ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ۔ زکوٰۃ میں اُن کے چھوٹے چھوٹے جانور لے (یہ جمع ہے حَاشِيَةٌ کی۔ یعنی کنارہ۔ اور مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے، جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)
اِتَّقِ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ۔ اُن کے عمدہ مالوں سے بچا رہ
كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طواف کا دوگانہ وہاں ادا کرتے)
لَوْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ لَنَزَلْتُ مِنَ الْكَلَاءِ
اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھانس کے کنارے پر رہتا۔
مَا لِيْ اَرَاكِ حَشْيَاءَ رَابِيَةً۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ کو دیکھتا ہوں۔ تیری سانس پھول رہی ہے، دم چڑھ رہا ہے
عرب لوگ کہتے ہیں:
رَجُلٌ حَشٍ وَ حَشْيَانُ يَا اِمْرَاَةٌ حَشِيَةٌ وَ
جس کا دوڑنے سے دم چڑھنے لگے یا غصے میں باتیں کرنے لگے پھول جائے۔
وَ لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا۔ وہاں کے مومن کو
اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے۔
حَاشَا لَهٗ مِنَ الْوَهْمِ۔ وہ عیب سے پاک ہے
حَاشَا اور حَشٰى اور حَاشَ سب کے ایک معنی ہیں پاک ہے۔
حَاشَا لِلّٰهِ۔ معاذ اللہ۔
حَاشَا۔ استثناء کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے
قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا يا حَاشَا زَيْدٍ۔ لوگ کھڑے

ہوئے زید کے سوا۔
اُسَامَةُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَا حَاشَا فَاطِمَةَ۔ یعنی اُسامہ بن زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے، بجز فاطمہ کے۔
لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْحَشَا اَخَذَ۔ میں نہیں جانتا وہ کس جانب گیا۔

بابُ الحاء مع الصاد

حَصْبٌ۔ کنکر مارنا، چیچک نکلنا۔
اِنَّہٗ اَمَرَ بِتَحْصِیْبِ الْمَسْجِدِ۔ آنحضرتؐ نے مسجد میں کنکریاں بچھانے کا حکم دیا (کیونکہ کنکریوں کی وجہ سے کیچڑ نہیں ہونے پاتی۔ نمازیوں کے کپڑے اور بدن تھوک وغیرہ سے آلودہ نہیں ہوتے۔ یہ اُس زمانہ میں تھا جب مسجد کا صحن کچا ہوتا تھا)۔
حَصَّبَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ هُوَ اَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ۔ مسجد میں کنکریاں بچھوائیں اور فرمایا اِن کی وجہ سے بلغم وغیرہ (جو لوگ تھوکتے ہیں) اچھی طرح چھپ جاتا ہے، (لوگ تھوک کر کنکریوں میں دبا دیتے ہیں) (دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دبا دے۔ کنکریوں میں چھپا دے)
نَهٰی عَنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فِی الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کنکریوں کو چھونے سے آپ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ کنکریوں پر نماز پڑھتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے کنکریوں کو برابر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک میں وہ چبھیں نہیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ ایک فعل عبث ہے نماز میں۔ نہایہ میں ہے کہ اگر دو بار ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔
اِنْ کَانَ لَا بُدَّ مِنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فَوَاحِدَةً۔ اگر کنکریوں کا برابر کرنا ایسا ہی ضروری ہو، جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار کر سکتا ہے۔
فَاَخْرَجَ مِنْ حَصْبَائِهٖ فَاِذَا يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ۔ الخ
نہر کوثر کی تہہ سے کنکریاں وغیرہ نکالیں، دیکھا وہ سرخ یاقوت کنکریاں تھیں (سبحان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے نہ یاقوت کی، نہ پکھراج کی، نہ نیلم کی، نہ زمرد کی، اگر چاہے تو سب پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یاقوت کر دے)۔
یَا اٰلَ خُزَیْمَةَ حَصِّبُوْا۔ اے خزیمہ کے لوگو محصّب میں ٹھہرو۔ (محصّب ایک کنکریلا مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان۔ منیٰ سے لوٹتے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابطح بھی کہتے ہیں)۔
لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ[1]۔ محصب میں اترنا کچھ ضروری نہیں یا محصب میں سونا کیونکہ آنحضرتؐ ایک ساعت کے لئے وہاں اترے تھے، مگر لوگوں کے لئے اُس کو سنت نہیں کیا۔ جس کا جی چاہے وہاں اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ محصب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے۔)
مُحَصَّبٌ۔ اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر منیٰ میں کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی طرح "حصاب" بھی۔
رَاٰی رَجُلَیْنِ یَتَحَدَّثَانِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَحَصَبَهُمَا (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے، تو اُن پر کنکریاں ماریں (اُن کو خاموش کرنے کے لئے)۔
اِنَّهُمْ تَحَاصَبُوْا فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی مَا اُبْصِرَ اَدِیْمُ السَّمَاءِ۔ لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکیں، یہاں تک کہ آسمان نہیں دکھائی دیتا تھا (اتنی گرد اڑی)۔
اَصَابَكُمْ حَاصِبٌ (حضرت علیؓ نے خارجیوں سے فرمایا) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)
اَتَیْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فِیْ مُجَدَّرِیْنَ وَمُحَصَّبِیْنَ۔ ہم عبد اللہ کے پاس آئے ہم میں سے کچھ لوگوں کو چیچک اور سیتلا نکل آئی تھی۔
حَتّٰی اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ۔ جب محصب میں اترنے کی رات آئی۔
فَحَصَبُوا الْبَابَ۔ دروازے پر کنکریاں ماریں (اس خیال سے

[1] یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

کرشاید آنحضرتؐ تراویح کے لئے نکلنا بھول گئے)

فَاَهْوٰی اِلَی الْحَصْبَاءِ یَحْصِبُهُمْ۔ کنکریوں کی طرف جھکے اُن کو کنکریاں مارنے کو۔

اُحْصُبْ وُجُوْهَهَا۔ اُن کے مُنہ پر کنکریاں مارو۔

وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کرلئے نہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے۔ حالانکہ ہم نے گوشت روٹی کھایا تھا)۔

حَاصِبٌ۔ آندھی۔

حَصَبٌ۔ ایندھن

فَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ۔ آپ نے محصب میں ایک نیند لی (محصب وہی مقام مُراد ہے جو منا اور مکہ کے راستہ میں ملتا ہے آنحضرتؐ نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی۔ اس کے بعد ذرا دیر سورہے۔ مجمع البحرین میں ہے۔ لیلۃ الحصبا ایام تشریق کے بعد ہوتی ہے تو یوم الحصب چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل ہی حضرت علیؓ کے قول سے کہ جس تمتع کرنے والے کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ منا کے دنوں میں روزہ رکھے، اگر یہ نہ ہوسکے تو یوم الحصبہ کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَصِبَ فُلَانٌ یا حَصِبَ جِلْدُهٗ۔ جب اُس کے چیچک نکل آئے۔

حَصْحَصَةٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، قرار پکڑنا، ثابت ہونا، ہلانا جانے کے لئے۔

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِیْ یَدِیْ جَمْرَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُحَصْحِصَ کَعْبَتَیْنِ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا اس سے کہ چوسر کے پانسے ہلاؤں (چوسر کھیلوں)، چوسر کھیلنا حرام ہے اور اکثر صحابہؓ نے مکروہ رکھا ہے۔ مگر عبداللہ بن مغفلؓ اپنی بیوی کے ساتھ چوسر کھیلا کرتے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیب نے بھی

اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو۔ میں کہتا ہوں شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح طبع کے لئے، تو اس میں اختلاف ہے۔ لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر یا شطرنج میں ایسا مصروف رہے کہ نماز کا وقت مکروہ یا فوت ہوجائے یا جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی چوسر یا شطرنج سب کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر کے مُہرے مورت ہوں، تب بھی اُن کا رکھنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ مجسم مورتیں ہیں جن کی حُرمت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ صرف بچیوں کی گڑیاں مورتوں کی تعریف میں نہیں آتیں۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ گڑیاں کھیلا کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح گانا بجانا تفریح طبع کے لئے مختلف فیہ ہے۔ اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گانے والی اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو، ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ البتہ اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت گائے بجائے تو اس کا سننا بعض صحابہ سے منقول ہے اور اکثر نے اُس کو بھی ناجائز رکھا اور امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احناف نے ہر قسم کے مزامیر کو بجز دف کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے دوسرے مزامیر کو بھی دف پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے)

اِنَّهٗ اَتٰی بِعِنِّیْنٍ فَاَدْخَلَ مَعَهٗ جَارِیَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَهٗ مَا صَنَعْتَ قَالَ فَعَلْتُ حَتّٰی حَصْحَصَ فِیْهَا فَسَاَلَ الْجَارِیَةَ فَقَالَ لَمْ یَصْنَعْ شَیْئًا فَقَالَ خَلِّ سَبِیْلَهَا یَا مُحَصْحِصُ۔ سمرہ بن جندبؓ (جو معاویہ کی طرف سے حاکم تھے) ان کے پاس ایک نامرد شخص لایا گیا (جو اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرسکتا تھا، انھوں نے معاویہ کو لکھا اس کے بارے میں کیا کیا جائے؟ انھوں نے جواب میں لکھا کہ اس شخص کو بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خرید دو اور اس میں آزمائش کرو۔ سمرہ نے معاویہ کے حکم کے موافق ایک لونڈی کو اس کے ساتھ سُلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ اُس نے کہا، میں نے خوب ہلایا یہاں تک

تم گیا (یعنی ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ انزال ہو گیا)
پھر انھوں نے لونڈی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی، اس نے کچھ نہیں کیا
آخر تمرہ نے اس شخص سے کہا چل ہلانے والے اپنی جورو کو آزاد کر
(میاں اور بیوی میں جدائی کرا دی)۔

حَصِدٌ یا حَصَادٌ ۔ کاٹنا ۔ مرجانا ۔ خوب بٹے جانا۔

اَحْصَدَ الزَّرْعُ ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔

اِسْتَحْصَدَ ۔ غصہ ہوا ۔ اور بمعنی اَحْصَدَ ہے۔

نَهٰى عَنْ حِصَادِ اللَّيْلِ ۔ رات کو کھیت یا میوہ کاٹنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اُس وقت نہیں آئیں گے۔ بعضوں نے کہا رات کو ڈر ہے کہ کہیں کوئی زہریلا جانور ایذا نہ پہنچائے)۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا ۔ جب کل صبح اُن سے اس لئے ملو کہ ان کو کاٹ کر تمام کر دو (خوب قتل کرو)۔

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ ۔ بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں کسی باتیں ڈالیں گی، یہی ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں (جن میں کفر و شرک جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو)۔

حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ یا تُسْتَحْصَدَ ۔ یہاں تک کہ ایک بارگی کٹ جائے، جیسے سوکھا ہوا کھیت۔ یا یکبارگی کاٹنے کے لائق ہو جائے اور جڑ سے نکال لیا جائے۔

یَاْکُلُوْنَ حَصِیْدَهَا ۔ اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں۔

حَصِيْدٌ بمعنی مَحْصُوْدٌ ہے۔

حَصْرٌ ۔ تنگی کرنا ۔ روکنا ۔ گھیر لینا۔

حَصَرٌ ۔ دل تنگ ہونا ۔ بخیلی کرنا ۔ پڑھتے پڑھتے رک جانا۔ نہ کر سکنا ۔ عورت سے صحبت نہ کر سکنا۔

اَلْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ ۔ جو شخص حج سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک طواف نہ کرلے۔

اِحْصَارٌ ۔ کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔

فَلَمَّا رَاَتْ عَلِيًّا جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَبَكَتْ ۔ جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت علی کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے بازو بیٹھے ہیں (ان کو معلوم ہوا کہ میرا نکاح ان سے ہوتا ہے) تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رو دیں (ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علیؓ کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ تھا۔ ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی)۔

فَرَفَعَتِ الرِّيْحُ ثَوْبَهُ فَاِذَا هُوَ حَصُوْرٌ (آنحضرتؐ کی لونڈی ماریہ کو لوگ ایک قبطی سے متہم کرتے تھے، آپ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اس قبطی کو قتل کر دیں) اتفاق سے ہوا چلی اُس کا کپڑا اُٹھ گیا، دیکھا تو وہ حصور ہے (حصور اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو، یا اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو۔ اس حدیث میں حصور سے مجبوب مراد ہے یعنی ذکر کٹا۔ اس قبطی کے ذکر اور خصیے سب کٹے ہوئے تھے محض ہیجڑا تھا اس وجہ سے حضرت علیؓ نے اُس کو چھوڑ دیا معلوم ہوا شریر لوگ ناحق اُس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ ماریہ سے لوث ہے)۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهٗ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصْرِ ۔ عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا یا لغزش نہ ہو، جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے بعد بوریوں پر جمے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا، اللہ کی یاد کرنا)

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ ۔ فتنے گمراہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بوریا گھیر لیتا ہے (بعضوں نے کہا "حصیر" سے یہاں وہ رگ مراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے جب اُس کو پھیلاؤ تو دل میں کھب جاتا ہے، فتنوں کو اس سے مشابہت دی، وہ بھی دلوں میں کھب جاتے ہیں)۔

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لَيْسَ مِثْلَ

اَلْحَصِرِ الْعَقِصِ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کشادہ وسیع میدان کے کناروں پر آئے (ان کا دل کشادہ اور بڑے دینے والے آدمی تھے) وہ اُس بخیل بدخلق کی طرح نہ تھے (یہ عبداللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَلَّ سُفْرَةً مُعَلَّقَةً فِي مُؤَخَّرَةِ الْحِصَارِ۔ ایک دسترخوان کو کھولا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدّہ جس کے دونوں کنارے اونچے کرکے اونٹ پر ڈال دیتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

اِحْتَصَرْتُ الْبَعِيْرَ۔ میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔

حِصَارٌ۔ بالکسر پناہ کو کہتے ہیں جس کی آڑ میں دشمن سے حفاظت ہو

وَفِي يَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ۔ آنحضرتؐ کے ہاتھ میں مخصرہ تھا (مخصرہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

خَرَجَتْ مَحَاصِرًا مَرْوَانَ۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دئے ہوئے نکلا۔

حَاصَرْتُ الْعَدُوَّ۔ میں نے دشمن کو گھیر لیا۔

حَصِيْرٌ۔ قید خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اُس کو اِحْصَارٌ کہیں گے۔ اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اُس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

هَلَكَ الْمُحَاصِيْرُ وَنَجَى الْمُقَرِّبُوْنَ۔ محاصیر تباہ ہوئے میں نے پوچھا محاصیر کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصٌّ۔ مونڈ ڈالنا، دور کرنا، حصہ ملنا۔

مُحَاصَّةٌ۔ حصہ رسد تقسیم کرنا۔

فَجَاءَتْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ ایک برس ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا)۔

اِنَّ ابْنَتِيْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا وَاَمَرُوْنِيْ اَنْ اُرَجِّلَهَا بِالْخَمْرِ فَقَالَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ رَاْسِهَا الْحَاصَّةَ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگھی کر، انھوں نے کہا، اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اُس پر بالخورہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے)۔

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (ہوا یہ کہ معاویہ نے غسان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کی تین دیتیں (اس کے وارثوں کے لئے) ٹھیرادیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مارا گیا تو تین گنی دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پہنچے تو شاہِ روم کے سامنے اذان دیدیجیو! اُس نے ایسا ہی کیا۔ روم کے سرداروں نے اس کو مار ڈالنا چاہا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کر کے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ ایلچی کا مارنا بڑی دغابازی ہے) تو وہ اس کے بدلے جتنے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں اُن کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہؓ کے پاس آیا، معاویہؓ نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے) تو بچ کر نکل بھاگا مگر دُم کٹ گئی! (اُس نے کہا ہرگز نہیں دُم بالوں میں موجود ہے۔ یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں)

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (جب کوئی آدمی ہلاکت کے موقع پر پہنچ کر پھر بچ نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا، مگر دُم کٹ گئی۔

لَا يَحُصُّ شَعِيْرَةً۔ ایک جو بھی کم نہ ہوگا۔

ثُمَّ يَقْطَعُهَا اَحْصَاءً۔ یہ تحریف ہے، صحیح اَعْضَاءً ہے۔

اِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْاَذَانَ اَدْبَرَ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔ شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دُم ہلاتا ہوا کان کھڑے کر کے بھاگتا ہے، یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے۔ یہ اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس کے دُم کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادنا بھی ہوگا۔ اب جن احمقوں نے شیطان کے وجود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟

وَلَا تُحَاصِّنَا بِذُنُوْبِنَا۔ ہمارے گناہوں کے موافق عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھیرا بلکہ اپنے فضل و کرم

معاف فرما دے)۔

حُصٌّ۔ زعفران یا ورس یا موتی۔

یَوْمٌ اَحَصُّ۔ صاف دن (جس میں ابر وغیرہ نہ ہو)۔

حَصَافَۃٌ۔ دُور کرنا، پختہ عقل ہونا۔ (جیسے حَصَافَۃٌ ہے)۔

اَحْصَفَ۔ جلدی سے گزر گیا ایک کام کو مضبوط کیا۔

لَا یُمْضِیْ اَمْرَ اللّٰہِ اِلَّا بَعِیْدُ الْغِرَّۃِ حَصِیْفُ الْعُقْدَۃِ (حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا) اللہ کا وہ حکم چلائے جو غافل نہ ہو اور پختہ عقل پختہ تدبیر والا ہو۔

حَصَفٌ۔ کھجلی، خارش۔

حَصْلٌ۔ غلہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

حَصَلٌ۔ فولوں میں پتھری پڑنا، مٹی یا کنکر کھانا۔

حُصُوْلٌ یا مَحْصُوْلٌ۔ حاصل ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا، [...]ے جانا، الگ ہونا، جوڑنا، محفوظ کرنا۔

بِذَھَبَۃٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِھَا۔ کچھ سونا جو ابھی مٹی [...]ں سے صاف نہیں کیا گیا تھا۔

تَحْصِیْلٌ۔ حاصل کرنا، پوست میں سے مغز نکالنا یا بالی [...]ں سے گیہوں نکالنا۔

حَوْصَلَۃٌ۔ پرندے کا پوٹا جس میں کھانا بھر لیتا ہے۔

حَیْصَلٌ۔ بیگن، بادنجان۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْحَوَاصِلِ الَّتِیْ تُصَادُ بِبِلَادِ الشِّرْکِ [...]نے پوچھا حواصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شکار مشرکوں کے [...]ں میں کیا جاتا ہے۔

حَوَاصِلُ۔ ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ نک [...]وں بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ [...]ر لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے۔

حَاصِلٌ اور مَحْصُوْلٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی خلاصہ اور اصل مطلب (بعضوں نے کہا حاصل یہ ہے کہ اجمال کے [ت]فصیل کرے اور محصول اس کا عکس یعنی تفصیل کے بعد اجمال)

مَحْصُوْلٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا زراعت پر مقرر کرتا ہے، یعنی لگان اور ٹیکس کو جیسے حَصِیْلَۃٌ۔

حِصْلِبٌ۔ مٹی۔

وَحِصْلِبُھَا الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ۔ بہشت کی مٹی مشک ہوگی۔

تَحَصُّنٌ۔ عورت کا پاک دامن ہونا، شوہر والی ہونا، حاملہ ہونا

حَصَانَۃٌ۔ روکنا۔

حَصِیْنٌ۔ محفوظ، روکا گیا۔

اَحْصَنَ۔ نکاح کر لیا (اسی سے ہے)۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَۃٌ۔ یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح ہو چکا ہے۔

حِصَانٌ۔ نر گھوڑا یا عمدہ گھوڑا (نہایہ میں ہے کہ شرعاً اِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان، پاک دامن، آزاد ہو نکاح کر چکا ہو۔)

مُحْصِنٌ اور مُحْصَنٌ مرد کو کہیں گے۔

مُحْصِنَۃٌ اور مُحْصَنَۃٌ عورت کو کہیں گے۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ (یہ حضرت حسان نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ اُن پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا۔

تَحَصَّنَ فِیْ مِحْصَنٍ۔ ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ لی

لَمْ تُحْصَنْ یا لَمْ تُحْصِنْ۔ ابھی وہ محصنہ نہیں ہوئی،

حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ۔ ایک نر گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

اَلْحِصْنُ الْحَصِیْنُ۔ مضبوط اور مستحکم قلعہ۔ اور مشہور کتاب ہے جزری محدث کی، جس میں آنحضرتؐ کی دعائیں جمع ہیں۔

اَسْاَلُکَ بِدِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ۔ میں تیری مضبوط زرہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ۔ یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے رکھ (حرام کاری اور بدکاری سے)

حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ۔ اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر بچائے رکھو (تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے)

حُصُوْرٌ۔ روکنا۔

حَصِبَتِ الْاَرْضُ۔ زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں۔

حَصْیٌ۔ کنکریاں مارنا۔

اِحْصَاءٌ۔ گننا، یاد کرنا، سمجھنا۔

مُحْصِی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اُس نے ہر شے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمار وہ جانتا ہے چھوٹی ہو یا بڑی۔

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اِن ناموں کو یاد کر لے یا اُن پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے اُن کو نکالے، وہ بہشت میں جائے گا (بعضوں نے کہا اَحْصَا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے۔ مثلاً اللہ سمیع ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی منہ سے نہ نکالے۔ اسی طرح بصیر ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے، اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی کام خلافِ شرع اور فسق و فجور کا نہ کرے)۔

لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ۔ میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا یا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔

اَکُلَّ الْقُرْاٰنِ اَحْصَیْتَ۔ کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے۔

اَحْصِهَا حَتّٰی نَرْجِعَ۔ جب تک ہم لوٹیں اس کی حفاظت کر۔

اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ۔ سیدھی روش رکھو حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ قصور تم سے ضرور ہو جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو، اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ بعضوں نے کہا لَنْ تُحْصُوْا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ کر سکو گے، اتنا بے حساب ثواب ہے)۔

اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا۔ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جن کو میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامۂ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں، تاکہ ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے)۔

مَا اُحْصِی مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں شمار نہیں کر سکتا جتنے بار میں نے آنحضرت صلعم سے یہ سنا (یعنی بہت بار سنا)۔

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَاَحْصَاهُ۔ جو شخص خانۂ کعبہ کا اچھی طرح آداب اور سُنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات ان کے پے درپے کرے۔

لَا تُحْصِی فَيُحْصِیَ۔ تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ، ایسا کرے گا تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب نہ دے گا) یا روپیہ پیسہ گن گن کر فقیر کو نہ دے، یونہی بے شمار خیرات کرتا جا۔ اگر ایسا کرے گا تو اللہ بھی تجھ کو گن گن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں گن گن کر تیرے اعمال حساب لے گا۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ۔ وہ بیع یہ ہے کہ بایع اور مشتری میں یہ طے ہو کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اٹھا کر پھینکے تو بیع لازم ہو گئی۔ بعضوں نے کہا یہ ہے کہ آدمی بکریوں کے گلہ پر کنکر مارے جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی۔

اَحْصِهِمْ عَدَدًا۔ اُن کو گن گن کر ہلاک کر (یعنی ان سب کو تباہ کر)۔

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔ اگر گننے والا اس کو گنا چاہے تو گن لے۔

اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ۔ گنو تو کتنے لوگ ان میں اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں (یعنی مسلمان ہیں)۔

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ۔ آپ نے اُس پر سات کنکریاں ماریں۔

يُكَبِّرُ بِكُلِّ حَصَاةٍ۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے۔

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَا اَلْسِنَتِهِمْ۔ آدمیوں کو اوندھا دوزخ میں کوئی نہیں گرائے گی، بس اُن کی زبانوں کی تیزیاں۔ (مشہور روایت حصائد ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

حَدِّثْنَا كَمْ تُحْصِهِ۔ جس بات کو تو خوبی نہیں جانتا

حَصْنِی۔ عقل کو بھی کہتے ہیں۔

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلعم مَا لَا أُحْصِی۔ میں نے آنحضرتؐ کو یہ اتنے بار کرتے دیکھا، جن کو شمار نہیں کر سکتا۔

أَحْصُوا شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ (یعنی شوال کے)۔ شعبان کے دن یاد رکھو، گنتے جاؤ! رمضان (کی آمد) معلوم کرنے کے لئے۔

وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا۔ ہم کیونکر اُن کا شمار نہیں کر سکتے (یعنی بخوبی شمار کر سکتے ہیں)۔

باب الحاء مع الضاد

حَضْبٌ۔ اُٹھنا، اُٹھانا، لکڑیاں لگانا، روشن کرنا۔

حَضَبٌ۔ جلانے کی لکڑی

حَطَبٌ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا۔ ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ سُلگا رہی تھی۔

حَضْجٌ۔ زیادتی کرنا، سُلگانا، مارنا۔

فَهَمَّتْ بَغْلَتُهُ مَا أَرَادَ فَانْحَضَجَتْ (جنگِ حنین میں آنحضرتؐ نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں) آپ جس خچر پر سوار تھے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے) بپھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ)

اِنْحَضَجَ۔ یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارا اور

اِنْحَضَجَ مِنَ الْغَيْظِ۔ یعنی غصے سے پھٹ گیا۔

لَا أَدَعُهُمَا فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَنْحَضِجَ فَلْيَنْحَضِجْ

ابو الدرداءؓ نے کہا، میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گا، جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے۔

حَضْجَرَةٌ۔ بھرنا۔

حَضَاجِرُ۔ بجّو کا نام ہے۔

حُضْجُورٌ۔ موٹا۔

حِضَجْرٌ۔ بڑے پیٹ والا۔

حَضْحَضَةٌ۔ حرکت کی آواز۔

سَمِعْتُ حَضْحَضَةَ الْمَاءِ میں نے پانی کے حرکت کی آواز سُنی

حَضَرٌ گھر میں رہنا، ضد ہے سفر کی۔

حُضُورٌ اور حِضَارَةٌ۔ حاضر رہنا۔

ثُمَّ تَحْضُرُ الْفَرَسِ۔ پھر گھوڑے کی دوڑ کی طرح (عرب لوگ کہتے ہیں):-

أَحْضَرَ الْفَرَسُ

أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ بِأَرْضِ الْمَدِينَةِ آپ نے حضرت زبیرؓ کو اُن کے گھوڑے کی دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بطور مقطعہ دیدی تھی۔

فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا أَوْ مُحْضِرًا۔ میں تیز چلا یا دوڑتا چلا

لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ شہر والا دیہات والے کا مال نہ بیچے (اس کا دلّال نہ بنے، بلکہ خود اس کو بیچنے دے۔ بعضوں نے کہا لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے، بستی والے کیا کرتے تھے، اُن سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم مہنگا بیچ دیں گے۔ آنحضرتؐ نے اِس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں بستی والوں کو تکلیف دینا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ممانعت کھانے پینے کی چیزوں میں ہے؛ لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک ہے۔ بعضوں نے کہا، ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال و اسباب کو شامل ہے۔)

كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ۔ ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے۔ یعنی چشمہ کو "منہل" اور "محضر" کہتے ہیں۔ ان کی جمع "مناہل" اور "محاضر" آتی ہے۔ اور کبھی "حاضر" کے معنی اس جگہ کے آتے ہیں، جہاں لوگ رہتے ہوں۔ یعنی "حُضُور" کے معنیٰ میں۔)

وَقَدْ أَحَاطُوا بِحَاضِرٍ فَعْمٍ۔ انھوں نے ایک قبیلے کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا (اس میں کثرت سے لوگ تھے)

هِجْرَةُ الْحَاضِرِ۔ اس مکان سے ہجرت

تَحْضُرُنِي مِنَ اللهِ حَاضِرَةٌ۔ اللہ کی طرف سے میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے۔

فَإِنَّهَا مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ۔ صبح کی نماز میں فرشتے

شریک اور حاضر رہتے ہیں۔

إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں۔

مَا تَحْضُرُكُمْ۔ جو حاضر ہو (یعنی تکلف نہ کرو جو موجود ہو وہ سامنے رکھو)۔

كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ۔ ہم ایک پانی کے قریب تھے۔

وَالسَّبْتُ أَحْضَرُ إِلَّا أَنَّ لَهُ أَشْطُرًا (آنحضرتؐ نے دنوں کا ذکر کیا فرمایا) ہفتہ کا دن بہت بُرا ہے مگر اُس میں بُرائی کے ساتھ بھلائی بھی ہے۔

بعضوں نے أَخْضَرُ بہ خائے معجمہ روایت کیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

فُلَانٌ حَلَبَ الدَّهْرَ أَشْطُرَهُ۔ فلاں شخص نے زمانہ کی بھلائیاں بُرائیاں سب دیکھیں۔

كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ حَضُورِيَّيْنِ۔ آنحضرتؐ کو حضور کے دو کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بستی ہے یمن میں)۔

حَضِيرٌ۔ ایک میدان کا نام ہے۔

فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ۔ وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا۔

خَرَجْتُ أُحْضِرُ۔ میں دوڑتا ہوا نکلا۔

حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ۔ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جو مسجد کے دروازے پر آنیوالوں کے نام اور وقت لکھتے جاتے ہیں یہ کراماً کاتبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام یہی ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے آنیوالوں کو لکھا کریں)۔

هُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ یا بکسرہ حا یا بضمہ حا یا بِحَضَرِ الْعَدُوِّ یعنی دشمن کے سامنے۔

أَسْرَعُوا إِلَى حَضَائِرِهِمْ۔ جلدی سے اپنے خرمنوں کی طرف چلے (یعنی کھجور کے کھلیان کی طرف)۔

اِسْتَحْضَرَ دَابَّتَهُ۔ اپنے جانور کو منگوایا یا حاضر کیا۔

إِذَا احْتُضِرَ الْمَرْءُ وُجِّهَ كَمَا يُوَجَّهُ فِي التَّابُوتِ۔ جب آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ اُدھر پھیرا دیں جدھر قبر میں پھیرا جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)۔

كُلُّ شَيْءٍ حَاضِرٌ۔ سب چیز تیار اور موجود ہے (مجمع میں ہے کہ یہ مولد لوگوں کا محاورہ ہے۔ یعنی حاضر کو بہ معنی تیار استعمال کرنا)۔

مَحْضَرٌ۔ وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جائیں۔

حَسَنُ الْمُحَاضَرَةِ۔ وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہو صحبت کے آداب میں ماہر ہو۔

حُضُورٌ۔ حاضر کی جمع۔

حَضِيرَةٌ۔ وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور دل بہلانے کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

حَضَرِيٌّ۔ شہری (یہ ضد ہے بَدَوِيٌّ کی یعنی گنوار کی)۔

حَضْرَمَةٌ۔ بات میں غلطی کرنا، ملانا، خلط ملط کرنا۔

يَسِيرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ۔ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلا جائے گا۔ (کوئی اُس کو چھیڑے گا راستہ میں ایسا امن ہوگا)۔

حَضْرَمَوْتُ۔ بہ فتحہ میم یا بہ ضمہ میم، ایک شہر کا نام ہے عدن کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضرموت ایک قطعہ ملک کا ہے جس میں کئی شہر ہیں "مکلا" اس کا ساحل ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں ماری گئی تھیں، وہ مر گئے اس لئے اس کا نام "حضرموت" ہوا۔ بعضوں نے کہا حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات کے وقت اُنھوں نے کہا "حَضَرَ الْمَوْتُ" اس وجہ سے اس کا یہی نام مشہور ہو گیا۔

كَانَ يَمْشِي فِي الْحَضْرَمِيِّ۔ آپ حضرموت کی جوتی پہن کر چلتے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

فِي لِسَانِهِ حَضْرَمِيَّةٌ۔ اُس کی زبان میں لکنت ہے (وہ ہکلا ہے)۔

حَضٌّ۔ ترغیب دینا، اُبھارنا، برانگیختہ کرنا۔

تَحْضِيضٌ۔ اُبھارنا، رغبت دینا۔

جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ فَلَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَعْهُ بِالْحَضِيضِ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ۔ آنحضرتؐ کے پاس کچھ (کھانا) تحفہ آیا، آپ نے اُس کے رکھنے کے لئے کوئی (میز یا تخت وغیرہ اونچی) جگہ نہ پائی، تو فرمایا نیچے ہی (زمین پر) رکھدے۔ میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)۔

حَضِيضٌ۔ پستی (اس کے مقابل اَوج ہے)۔

مَا عِنْدَنَا لَاحَضَضٌ وَلَا بَضَضٌ۔ اُس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ إِلَى الْحَضِيضِ۔ اُس پہاڑ کے پتھر دامن میں گر پڑے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین ہوتی ہے۔)

إِنَّ الْعَدُوَّ بِعُرْعُرَةِ الْجَبَلِ وَنَحْنُ بِالْحَضِيضِ۔ دشمن پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور ہم نیچے زمین پر ہیں۔

حُضُضٌ اور حَضِّيضَى اور حُضِّيضَى سب کے وہی معنی ہیں جو حَضٌّ کے ہیں۔

فَأَيْنَ الْحِضِّيضَى۔ پھر ابھارنا کہاں گیا؟

لَا بَأْسَ بِالْحُضُضِ۔ رسوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً أَوْ حُضَضًا۔ جیسے وہ دوا کا طالب ہے یا رسوت کا۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالْحُضَضِ يَا بِالْحُضُضِ روزہ دار کو رسوت آنکھوں میں لگانا کچھ منع نہیں۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ عَلَى الْحَضِيضِ وَيَنَامُ عَلَى الْحَضِيضِ زمین ہی پر کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے۔

حروفِ تحضیض چار ہیں: هَلَّا اور أَلَّا اور لَوْلَا اور لَوْمَا۔

مُحَاضَّةٌ۔ ایک دوسرے کو رغبت دلانا۔ تَحَاضُّونَ اسی سے ہے۔

حَضْنٌ۔ گود میں لینا، پالنا، انڈے سینا۔

إِنَّهُ خَرَجَ مُحْتَضِنًا أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ۔ آنحضرتؐ برآمد ہوئے اپنے ایک نواسے کو گود میں لئے ہوئے (امام حسنؓ یا امام حسینؓ کو)۔

حِضْنٌ۔ پہلو کو کہتے ہیں (ہر آدمی میں دو "حضن" ہوتے ہیں)

أَخْرُجُ بِذِمَّتِكَ لَا أَنْفُذُ حِضْنَيْكَ۔ میں تیری پناہ میں نکلوں گا۔ تیرے پہلو میں نہیں چھوڑنے کا۔

كَأَنَّمَا أُخْرِجَتْ مِنْ حِضْنَيْ ثَكَنٍ۔ جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے نکالا گیا۔

عَلَيْكُمْ بِالْحِضْنَيْنِ۔ تم لشکر کے دونوں کنارے سنبھالے رہو۔

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ طَلَبُوا الْعِلْمَ حَتَّى إِذَا نَالُوا مِنْهُ صَارُوا حُضَّانًا لِأَبْنَاءِ الْمُلُوكِ۔ اُن لوگوں پر مجھ کو تعجب ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے، جب علم کو حاصل کیا تو (بجائے اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں اس پر عمل کریں) بادشاہزادوں کے اتالیق بن گئے (ان کی پرورش کرنے لگے، ان کی صحبت میں رہنے لگے)۔

حُضَّانٌ۔ "حَاضِنٌ" کی جمع ہے۔ یعنی پرورش کرنے والا، کھلانے والا (اسی سے "حَاضِنَةٌ" ہے یعنی کھلائی دایہ)۔

حَضَانَةٌ۔ حُضَّانٌ کا مصدر ہے۔

يُرِيدُونَ أَنْ يَحْضُنُونَا مِنْ هَذَا الْأَمْرِ۔ یہ انصاری بھائی چاہتے ہیں کہ ہم کو خلافت سے علیحدہ کر دیں (خود خلیفہ بنیں یہ حَضَنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)۔

إِنَّ نُعَيْمًا يُرِيدُ أَنْ يَحْضُنَنِي أَمْرَ ابْنَتِي (نعیم کی بیوی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) نعیم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا معاملہ (شادی وغیرہ کا) خود کرلے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ نہ لے یہ سنکر آپ نے نعیم سے فرمایا، اس کو علیحدہ مت کر، اس سے مشورہ لے)

لَا تُحْضَنُ زَيْنَبُ عَنْ ذَلِكَ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) زینب[1] اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اُس کی بھی رائے لی جائیگی)

[1] اُن کی بیوی کا نام زینب تھا۔ ۱۲ منہ

فِیْ اَعْنُزٍ حَضَنِیَّاتٍ ۔ چند بکریوں میں جو "حضن" کی ہوں۔
(حضن ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور ہیں۔ بعضوں نے
کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا حضنون وہ بکری جس کا
ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو۔ علی بن محمد حضینی حدیث کا راوی
ہے۔ اسی طرح اسحاق حضینی امام رضا کا خادم تھا)۔

باب الحاء مع الطاء

حَطْأٌ ۔ زمین پر گرانا، جماع کرنا۔
حَطَأَنِیْ حَطْأَۃً ۔ آپ نے مٹھی سے ایک مار لگائی۔
حَطَأَ بِکَ اِذْ تَشَاوَرْتُمَا ۔ جب تم نے مشورہ کیا تو اس نے
تمہاری رائے سے تم کو ہٹا دیا۔
حَطْبٌ ۔ لکڑیاں جمع کرنا، چغل خوری کرنا، رد کرنا، اغوا کرنا۔
اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ ۔ میں جلانے کی لکڑیوں کے لئے حکم
دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں۔
تَحْطِیْبٌ اور اِحْتِطَابٌ بھی لکڑیاں جمع کرنا۔
حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۔ چغل خور لگانے بجھانے والی۔
حَاطِبُ اللَّیْلِ ۔ وہ شخص جو اچھی بری سب طرح کی باتیں
کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور غلط سب طرح کی روایتیں بھر دے۔
حَاطِبُ بن ابی بلتعہ ۔ مشہور صحابی ہیں۔
حَطَّابٌ ۔ لکڑہارا۔
اَرْضٌ حَطِیْبَۃٌ ۔ وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو۔
عَائِذًا مِمَّا احْتَطَبْتُ عَلٰی ظَهْرِیْ ۔ میں ان گناہوں
سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی پیٹھ پر اٹھا لئے ہیں یا
لادے ہیں۔
حَطَّابَۃٌ ۔ وہ لوگ جو لکڑیاں چنتے ہیں۔
حَطٌّ ۔ اوپر سے نیچے اترنا، نرخ گھٹ جانا، کم کر دینا، معاف
کر دینا، چھوڑ دینا۔
حِطَّۃٌ اور حِطِّیْطٰی اسم مصدر ہے (اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل
کو حکم دیا تھا کہ "حِطَّۃٌ" کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے گناہ اتار دے

معاف کر دے۔ ان کو ٹھٹھا سوجھا وہ کیا کہنے لگے حِنْطَۃٌ فِیْ شَعِیْرٍ
یعنی گیہوں جو میں
اَلْحَطِیْطَۃُ ۔ وہ رقم جو قرضہ یا قیمت میں سے کم کر دی جائے
حُطَّ حَطًّا یا حِطَّ حَطًّا یا حَطَّ حَطًّا سب طرح صحیح ہے یعنی
معاف کر دے۔
مَنِ ابْتَلَاہُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِہٖ فَهُوَ لَهٗ حِطَّۃٌ جس شخص
کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے گناہوں
کا اتار (کفارہ) ہوگی۔
فَقَالَ بِیَدِہٖ فَحَطَّ وَرَقَهَا (آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت
کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے) اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے پتے جھاڑ دئیے
اِذَا حَطَطْتُمُ الرِّحَالَ فَشُدُّوا السُّرُوْجَ ۔ جب
تم کجاوے (اونٹوں پر سے) اتار چکے (حج کر چکے) تو اپنے گھوڑوں
کسو (جہاد کی تیاری کرو)۔
حَطَّتْ اِلَی الشَّابِّ ۔ وہ عورت جوان کی طرف جھکی
(اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)۔
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تُسَمّٰی فِی التَّوْرَاۃِ حَطُوْطًا ۔ توراۃ شریف
میں نماز کو حطوط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کو اتارنے والی)۔
حَطْمٌ ۔ توڑنا۔
اَیْنَ دُرُوْعُكَ الْحُطَمِیَّۃُ ۔ تیری وہ زرہ کہاں گئی جو
تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ (ایسی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر پڑتی
ہے تو ٹوٹ جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا "حطمیہ" سے مراد
یہ ہے کہ چوڑی اور بھاری۔ بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے حطمہ
بن محارب کی طرف جو زرہیں بنایا کرتا تھا۔ یہ آپ نے حضرت علیؓ
سے فرمایا جب انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں شادی
کا سامان کروں)
شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَۃُ ۔ برا چرواہا وہ ہے جو اونٹوں
پر ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپ کی مراد بادشاہ
اور حاکم ہے اور اونٹوں سے آدمی)
حُطَمَۃٌ اور حُطَمٌ ۔ ظالم چرواہا۔

كَانَتْ قُرَيْشٌ إِذَا رَأَتْهُ فِي حَرْبٍ قَالَتْ اِحْذَرُوا الْحُطَمَ اِحْذَرُوا الْقُطَمَ - جب قریش کے لوگ حضرت علی رض کو جنگ میں دیکھتے تو کہتے اس ظالم سے بچو اس کاٹنے والے سے بچو (سبحان اللہ! حضرت علی رض کی شجاعت اور بہادری ایسی ہی تھی)۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ - رات نے اس کو ایک ظالم ہانکنے والے کے ساتھ ڈھانپ لیا۔

حُطَمَةٌ - دوزخ کا ایک طبقہ ہے (بعضوں نے کہا وہ چوتھا طبقہ ہے۔ اس کو حطمہ اس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر ہے ایک کو ایک توڑ رہی ہے جیسے دریا میں ایک موج دوسری موج کو توڑ دیتی ہے)۔

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا - میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے۔

تَدَافَعْ مِنْ مِنًى قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ - منا سے لوٹ جا اس سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو، ایک کو ایک ہٹائے اور توڑنے لگے۔

إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ - اس وقت لوگ تم کو پیس ڈالیں گے دبا دیں گے۔

حَطِيمٌ - کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے۔ یا حجر اسود اور زمزم کے درمیان۔ یا مقام ابراہیم اور دروازے کے درمیان۔ اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اس خالی جگہ کو کہتے ہیں جو میزاب رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی ہے (حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے کپڑے وہاں ڈال جاتے، وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ بعضوں نے کہا حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر حلف یا عہد و پیمان کرتے، تو ایک کوڑا یا جوتی یا کمان اس عہد کی یادگار میں وہاں رکھ دیتے۔)

بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ یا بَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوهُ - جب لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا (سارے گھر

کی فکریں اس پر ڈال کر)۔

فَجَعَلَ يَتَحَطَّمُ عَلَيْهِ غَيْظًا - وہ لگا غصے سے اس پر جوش کھانے۔

كُنَّا نَخْرُجُ سَنَةَ الْحَطْمَةِ - ہم قحط کے سال نکلتے۔

قَالَ لِلْعَبَّاسِ اِحْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ - آنحضرتؐ نے حضرت عباس رض سے فرمایا ابوسفیان کو اس مقام پر کھڑا کرو، جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے (اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہو گا اور ابوسفیان پر رعب پڑے گا) ایک روایت میں۔

عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے۔

ایک روایت میں:

عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ ہے۔ یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہو ایک کو ایک روند رہا ہو۔

حُطَامُ الدُّنْيَا - دنیا کا مال و اسباب۔

حُطَامٌ - سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے۔

حُطَامٌ - شیر جیسے حَطُوْمٌ ہے

حَاطُوْمٌ - قحط کا سال۔

إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ - آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری، اس کو پہلے منہ پر پھیر لیا، کیونکہ وہ سب اعضاء سے اشرف ہے)۔

لَا سَهْمَ لِلْحَطِيْمِ - اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا، جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو۔

حَطْوٌ - زور سے ہلانا۔

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَفَايَ فَحَطَانِي حَطْوَةً - آنحضرتؐ نے میری قفا (پشت گردن) تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) (بعضوں نے حَطَأَنِي حَطْأَةً روایت کیا ہے۔ اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں)۔

باب الحاء مع الظاء

حَظْرٌ۔ منع کرنا، روکنا۔

لَا یَلِجُ حَظِیْرَۃَ الْقُدْسِ مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ بہشت میں نہیں جا سکتا (خطیرۃ القدس سے مراد بہشت ہے۔ اصل میں خطیرہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا سندہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں، اُن کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے)

لَا حِمَی فِی الْاَرَاکِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَرَاکَۃٌ فِیْ حِظَارِیْ۔ پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے۔ ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ گو زمین تو نے آباد کی ہے اس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اُس میں پہلے سے موجود تھے اُن کا تو مالک نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے)۔

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِّنَ النَّارِ۔ (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا فرمایئے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں، ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی)۔

یَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ عَلَی الْمُسَاقِیْ سَدَّ الْحِظَارِ۔ زمین کا مالک مساقاۃ کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے (حظار اُس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے)۔

لَا یُحْظَرُ عَلَیْکُمُ النَّبَاتُ۔ تم پر روک نہیں ہو سکتی جہاں چاہو وہاں کھیتی کرو۔

وَمَا کَانَ عَطَاءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا۔ پروردگار کی دین رُک نہیں سکتی۔

مَحْظُوْرٌ۔ حرام کو کہتے ہیں۔

حَظَرْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اس کو حرام کر دیا۔

کِتَابُ الْحَظْرِ وَالْاِبَاحَۃِ۔ اِس کتاب میں حرام و حلال کا بیان ہے۔

کَانَ یَجْعَلُہٗ فِیْ حَظِیْرَۃٍ مِّنْ قَصَبٍ یَحْبِسُہٗ فِیْھَا۔ (جو شخص ایلاء کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیچاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے) تو حضرت علی رضؓ اس کو سینٹھوں کے ایک احاطہ میں قید کر دیتے

اَلثَّابِتُ عَلٰی سُنَّتِیْ مَعِیَ فِیْ حَظِیْرَۃِ الْقُدْسِ۔ جو شخص میری سنت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہو گا۔

حَظِیْرَۃُ الْمَحَارِیْبِ۔ بیت المقدس۔

فَقَدْ اَحْظَرَ عَلٰی نَفْسِہِ الرِّزْقَ۔ اس نے اپنے اوپر روزی بند کر دی۔

اَنْ یُّحْظَرَ لَھَا حِظَارٌ۔ اُس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے

حَظٌّ۔ نصیبہ۔ بخت۔ قسمت۔ مزہ اُٹھانا۔ سرور اور خوشی۔

مِنْ حَظِّ الرَّجُلِ نَفَاقُ اَیِّمِہٖ وَمَوْضِعُ حَقِّہٖ۔ آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا روپیہ جس کے ذمہ آتا ہو اس کے لئے مُکر جانے کا موقع نہ ہو یعنی کامل دستاویزات ثبوت رکھتا ہو)۔

مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَھُوَ حَظُّہٗ۔ جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصہ ہے (یعنی اگر عبادت کی نیت سے آئے تو ثواب پائے گا۔ اگر دنیوی غرض سے آئے تو ثواب نہیں مل سکتا)

فَذٰلِکَ حَظُّہٗ۔ (اگر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور لغو کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھاندے، اُن کو ایذا دے) اس کا حصہ یہی ہے۔

لِتَکُوْنَ حَظَّہٗ مِنَ النَّارِ۔ ہر آدمی کے لئے جو دوزخ میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدل ہو جائے گا (بخار گویا دوزخ کی آگ کا بدل ہو جائے گا)۔

مَنْ اَرَادَ بِالْعِلْمِ الدُّنْیَا فَھُوَ حَظُّہٗ۔ جو شخص دین کا علم حاصل کرے، اُس سے دنیا کمانا چاہے گا تو اس کا نصیب وہی ہو گا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)

مَنْ اَنْشَدَ شِعْرًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهِیَ حَظُّهٗ۔ جو شخص جمعہ کے دن شعر شاعری کرے تو اس کا حصہ وہی ہوگا (یعنی اُس کو ثواب نہ ملے گا)

اِحْتِظَاظٌ۔ بمعنی مزہ اُٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل نہیں ہے، عوام میں مشہور ہے۔ البتہ مَحْظُوْظٌ اور حَظِیْظٌ مستعمل ہے بمعنی صاحب نصیب اور متمول۔)

حُظُوْظٌ۔ مزہ اُٹھانا۔

اِحْظَاءٌ۔ مزہ دینا، احسان کرنا۔

اِحْتِظَاءٌ۔ مزہ اُٹھانا۔

حَظْوَةٌ اور حُظْوَةٌ اور حُظَیَّةٌ۔ چھوٹا تیر بے پیکاں جس سے لڑکے کھیلتے ہیں۔

فَحَظَانِیْ بِهَا حَظَیَاتٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ (قلعے نے جوتی لی اور مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں لطمے مارے ہے ہے لوگ کہتے ہیں۔

حَظَاہُ بِالْحُظْوَةِ جیسے عَصَاہُ بِالْعَصَا اُس کو لکڑی سے مارا۔

فَاَیُّ نِسَاءٍ کَانَ اَحْظٰی مِنِّیْ (آنحضرتؐ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سے صحبت کی) پھر آپ کی کون بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی (تو ان جاہلوں کا قول باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ شوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت میں محبت نہیں ہوتی)۔

وَمَا یُقَرِّبُ مِنْكَ وَیُحْظِیْ عِنْدَكَ (یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے (اس کی وجہ سے تیرا قرب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا مجھ کو مراد

باب الحاء مع الفاء

حَفْدٌ۔ پھرتی سے کام کرنا، جلدی کرنا، خدمت کرنا۔

حَافِدٌ۔ خدمت گار۔ اس کی جمع حَفَدَةٌ خدمت گاران۔

حَفِیْدٌ۔ نواسا، پوتا۔

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفَنَّدٌ۔ آنحضرتؐ مخدوم تھے (لوگ آپؐ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلائق (آپؐ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپ ترش رو تھے نہ بے فائدہ بک بک کرنے والے۔

وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ۔ ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں۔

اَخْشٰی حَفَدَهٗ (حضرت عمرؓ نے کہا! حضرت عثمانؓ بے شک خلافت کے لائق ہیں مگر) میں اُن کی کنبہ پروری سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز و اقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)۔

یَحْفِدُوْنَ فِیْ مَضَارِّکُمْ۔ وہ تمہاری بہتریوں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

تُقْتَلُ حَفَدَتِیْ بِاَرْضِ خُرَاسَانَ۔ میرے نواسے خراسان کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)۔

حَفْرٌ۔ دودھ کے دانت گرنا، کھودنا، انتہا تک جاننا، دُبلا کرنا، جماع کرنا، دانت خراب ہو جانا، اُن میں کیڑا لگ جانا۔ جیسے حَفَرٌ ہے۔

وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یَنْدَا اُمَّتِكَ عِنْدَ الْحَافِرَةِ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ اِلَیْهِ اَبَدًا۔ (میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، توبہ نصوح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا گناہ ہوتے ہی) اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا۔ (عرب لوگ "عند الحافر" یا "عند الحافرة" کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ "حافر" گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب مالوں میں نفیس ہے۔ وہ ہمیشہ نقد بیچا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں:

اَلنَّقْدُ عِنْدَ الْحَافِرِ۔ یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ موجود ہے۔)

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ یُتْرَكُ عَلٰی حَالِهٖ حَتّٰی یُرَدَّ اِلٰی حَافِرَتِهٖ۔ یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اپنی پہلی بنا پر آ جائے۔

أَمُؤَاخَذُوْنَ بِهَا عِنْدَ الْحَافِرِ - کیا فوراً ان کاموں پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟

حَفَرُ اَبِیْ مُوْسٰی - ابو موسیٰ کے کنویں (جو انھوں نے بصرہ سے مکہ تک کھدوائے تھے)۔

حُفَرُ - ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور ملل کے درمیان

حَفِیْرٌ - قبر۔

حَفِیْرُ - ایک نہر کا نام ہے اردن میں۔ وہاں نعمان بن بشیر اُترے تھے۔

حَفَّارٌ - گورکن۔

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَةٌ - کدال یا سبل یا پکاس (متنبی شاعر کہتا ہے:

اَلشِّعْرُ مَیْدَانٌ وَّ الشُّعَرَاءُ فُرْسَانٌ فَرُبَّمَا اتَّفَقَ تَوَارُدُ الْخَوَاطِرِ كَمَا قَدْ یَقَعُ الْحَافِرُ عَلَى الْحَافِرِ -

یعنی شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آ جاتا ہے، جیسے کبھی ایک گھوڑے کی سُم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے گھوڑے کی سُم پڑ چکی)

تُرَدِّیْكَ اِلٰی حُفْرَتِكَ - وہ تجھ کو تیرے گڑھے (قبر) تک پہنچا دے گی۔

اَلرِّهَانُ فِي الْحَافِرِ - گھوڑے میں شرط کرنا درست ہے (اسی طرح ہر سُم والے جانور مثلاً گدھے خچر وغیرہ میں)۔

لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں، مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔

حَفْزٌ - ہلانا، برانگیختہ کرنا، پیچھے سے ڈھکیلنا، جماع کرنا، مارنا، گھیرا دینا، جلدی میں ڈالنا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفْزُ الْمَوْتِ - قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگِ مفاجات میں مبتلا ہوں گے)۔

وَ قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ - اُن کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں دوڑتے ہوئے صف میں آ کر مل گئے)

اِحْتَفَزَ لِاَمْرٍ - ایک کام کے لئے کمر کسی تیار ہوا۔

وَهُوَ مُحْتَفِزٌ - آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی اُکڑوں نہ اطمینان سے)۔

وَفِیْ فَخِذَیْهِ جَنَاحَانِ یَحْفِزُ بِهِمَا رِجْلَیْهِ - اُس کی دونوں رانوں میں دو پنکھ تھے اُن کی وجہ سے وہ اپنے پاؤں جلد جلد چلاتا تھا۔

فَجَعَلَ یَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ - آپ کھجور تقسیم کرنے لگے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستعجل اور مستوفز اور محتفز (سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی اُکڑوں بیٹھے تھے جلدی اُٹھنا چاہتے تھے)۔

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ فَاحْتَفَزَ - ابن عباس کے سامنے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے (رنجیدہ ہوئے بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سُرین پر بیٹھ گئے، جیسے اُٹھنا چاہتے تھے)۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ اِذَا جَلَسَتْ وَاِذَا سَجَدَتْ وَلَا تُخَوِّیْ كَمَا یُخَوِّی الرَّجُلُ - عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح کھل کر نہ رہے (یعنی جیسے مرد سجدے میں اپنا پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھتا ہے اور بازو پہلو سے جدا رکھتا ہے)۔

كَانَ یُوَسِّعُ لِمَنْ اَتَاهُ فَاِذَا الْمَجْلِسُ مُتَضَایِقٌ تَحَفَّزَ لَهٗ تَحَفُّزًا - احنف کیا کرتے تھے کہ جو کوئی اُن کے پاس آتا اُس کے لئے جگہ کشادہ کرتے۔ اگر کشادگی کا موقع نہ ہوتا تو سمٹ جاتے تاکہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے۔

فَاحْتَفَزْتُ - میں سمٹ گیا (چھوٹا ہو کر جھری میں گھس گیا)۔

لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَحْتَفِزْ - نماز میں منہ پر ڈھاٹا مت باندھ اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے لئے اس کے خلاف حکم ہے)۔

فِيْ تَحْتَفِزُ بِالْغِنَاءِ سُكَّانَهَا ۔ وہ مال دار بنا کر اپنے رہنے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)

حَفْشٌ ۔ بہنا، دوڑنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، جمع ہونا، چھیلنا، نکالنا، اکٹھا۔

هَلَّا قَعَدَ فِيْ حِفْشِ أُمِّهٖ ۔ اپنی ماں کے قطی (چھوٹا صندوقچہ) میں کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اُس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں، یہاں حفش سے مراد اُس کا چھوٹا گھر ہے۔ یہ آپ نے ابن لتبیہ سے فرمایا جو زکوٰۃ کا تحصیلدار تھا، جب لوٹ کر آیا تو بعضی چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفے کے طور پر ملی ہیں)۔

دَخَلَتْ حِفْشًا ۔ (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب حائضہ ہوتی تو) ایک چھوٹی کوٹھری میں چلی جاتی (اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی)۔

حِفْظٌ ۔ بہرہ دینا، نگہبانی کرنا، یاد کرلینا۔

إِحْفَاظٌ ۔ غصہ دلانا۔

إِحْتِفَاظٌ ۔ غصہ ہونا۔

أَرَدْتُ أَنْ أُحْفِظَ النَّاسَ ۔ میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو غصہ دلاؤں۔

فَبَدَرَتْ مِنِّيْ كَلِمَةٌ أَحْفَظَتْهُ ۔ میری زبان سے ایک کلمہ جلدی میں ایسا نکلا کہ اُن کو غصہ آگیا۔

فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ ۔ جب انصاری شخص کو غصہ (دلایا) (بعضوں نے کہا وہ زہری کا کلام ہے)

لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ جو کوئی ان ناموں کو یاد کرلے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح "احصاہا" میں گزری ہے)۔

حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا ۔ میں نے اُس کو ایسا یاد رکھا، جیسے یہ بات کہ تو اس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو اس کا یقین ہے)۔

ذَكَرَ أَشْيَاءَ حَفِظْتُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا ۔ آپ نے کئی باتیں بیان کیں (اُس میں سے) کچھ مجھ کو یاد رہیں کچھ یاد نہیں رہیں (بعضوں نے کہا یہ شک ہے۔ یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں یاد رہیں)۔

أَوْ تَحَفَّظْتُهُ مِنْ إِنْسَانٍ ۔ (یہ علی بن مدینی راوی کا شک ہے۔ یعنی سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا، تم نے جب یہ حدیث عمرو سے سنی) تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟

مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا ۔ جو شخص میری اُمت کو چالیس حدیثیں یاد کرکے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے مگر فضائل اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور مع معرفۃ رواۃ اور معرفۃ صحت و ضعف ان کو یاد کرلے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کو علم کی مدد فرمایا)۔

كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ ۔ وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چیتھڑا بھی اس کپڑے کا اُس کے تن پر رہے گا۔

مَنْ حَفِظَهَا يا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا ۔ جو شخص نمازوں کی محافظت کرے (یعنی اُن کو بھلائے نہیں اور جملہ شرائط اور آداب کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرے)۔

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۔ تو میری جان کو بھی اسی طرح محفوظ رکھ، جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ۔ تو اللہ کے حکموں کا خیال رکھ (فرائض کو بجا لا اور حرام کاموں سے بچا رہ) اللہ کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے محفوظ رکھے گا)۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ ۔ یا اللہ! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور اُن کی نسل میں خلافت باقی رکھ۔

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ ۔ جن لوگوں کو اللہ نے تحریف سے بچائے رکھا، انھوں نے جان لیا۔

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ وہ فرشتے اللہ کے حکم سے اس کو بچاتے رہتے ہیں۔

لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ وضو پر وہی محافظت کرتا ہے (ہر وقت باوضو رہتا ہے) جو مومن ہو۔

اِحْتَفِظُوْا بِكُتُبِكُمْ۔ اپنی کتابوں کو محفوظ رکھو۔

اِنْ اَسْعَدَ الْقَلْبُ بِالرِّضَاءِ نَسِيَ التَّحَفُّظَ۔ جب آدمی قضائے الٰہی سے راضی ہو جاتا ہے تو پھر احتیاط اور چوکسی چھوڑ دیتا ہے بھول جاتا ہے۔

مِنْ دَعَائِمِ النِّفَاقِ الْحَفِيْظَةُ۔ نفاق کے ستونوں میں ایک غصہ بھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ یا عَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یا اللہ آل محمدؐ میں جو امانت کے محفوظ رکھنے والے ہیں یا جن کو تو محفوظ رکھے (برائیوں سے) ان پر اپنی رحمت اتار (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد ائمہ اہلبیتؑ ہیں کیونکہ انھوں نے دین اور شریعت کو محفوظ رکھا)۔

حَفٌّ۔ سوکھ جانا، بالوں کا بے روغن ہونا، گھوڑے کے دوڑنے کی آواز، مونڈنا، گروانا، گھیر لینا۔

فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ۔ وہ فرشتے اپنے پنکھوں سے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)

مَنْ حَفَّنَا اَوْ رَفَّنَا فَلْيَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے یا ہم سے محبت رکھے تو بیچ کی چال چلے (میانہ روی اختیار کرے، افراط و تفریط اور غلو و مبالغہ سے بچے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ

مَالَهٗ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔

اور کہتے ہیں کہ:

ذَهَبَ مَنْ كَانَ يَحُفُّهٗ وَيَرُفُّهٗ۔ اب اس کا کوئی سراہنے والا، بیچ کرنے والا نہیں رہا)

اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں

ظَلَّلَ اللّٰهُ مَكَانَ الْبَيْتِ غَمَامَةً فَكَانَتْ حِفَافَ الْبَيْتِ۔ اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ جہاں تھا، وہاں پر ابر کا سایہ کر دیا۔ وہ کعبہ کے گرد اگرد ہو گیا (محیط میں ہے کہ حفاف بہ کسرۂ حا مصدر ہے اور بمعنی جانب بھی آتا ہے)۔

حِفَافَا الْجَبَلِ۔ پہاڑ کے دونوں کنارے۔

كَانَ اَصْلَعَ لَهٗ حِفَافٌ۔ حضرت عمرؓ کے سر کے بال گر گئے تھے، بیچ میں سے سر کھلا تھا، گرداگرد بال تھے۔

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰى حَفَفٍ۔ آنحضرتؐ نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ تنگی ہی میں عمر گزاری۔ (العشرہ نے کہا حفف یہ ہے کہ کھانے والوں کے موافق کھانا ہو اور ضفف یہ ہے کہ کھانے والے بہت ہوں کھانا تھوڑا ہو)۔

هُوَ حَافُّ الْمَطْعَمِ (عراق کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب تک) خشک غذا کھاتے ہیں (آپ کی طاقت کیسے قائم رہے گی؟)۔

كَيْفَ وَجَدْتَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ رَاَيْتُ حُفُوْفًا۔ تم نے ابو عبیدہ بن جراح کو کس حال میں دیکھا؟ انھوں نے کہا تنگی اور ضیق میں (باوجودیکہ فوج عظیم کے سردار تھے اور ایک بڑے ملک کے حاکم تھے، مگر گزران اس طرح کرتے تھے جیسے غریب لوگ کرتے ہیں) مسلمانوں کا ابتدا سے یہی دتیرہ رہا انھوں نے سادی غذاؤں پر قناعت کی، موٹا جھوٹا لباس پہنا اس وجہ سے اپنے دشمنوں پر غالب آئے جو عیش و نشاط میں مدہوش رہتے تھے، پھر جب مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی روش عیش و نشاط اور تکلفات میں معروف ہوئے تو دشمنوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا۔ جو ان کے بزرگوں نے خون بہا

حَفَّ بَعْضُهُمْ۔ بعضوں نے گھیر لیا (ایک روایت میں حَضَّ ہے یعنی برانگیختہ کیا۔ ایک میں حَظَّ ہے یعنی ایک دوسرے کو گھٹایا، اترنے کے لئے اشارہ کیا)۔

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ بہشت تو ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ (محنت اور مشقت اور جہاد کی تکالیف وغیرہ، جب یہ باتیں اختیار کرو، نفس

خواہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کرو تب کہیں بہشت تک رسائی ہوگی۔ ایک روایت میں حُجِبَتْ ہے)۔

حُفَّتِ الدُّنْیَا بِالشَّهَوَاتِ یا حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ دنیا یا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے۔ (جب خواہش پرستی کرتے رہوگے تو دوزخ تک رسائی ہوگی)۔

حَفِیْفٌ۔ درخت کے پتے ہلنے یا گھوڑے کے دوڑنے کی آواز۔

مِحَفَّةٌ۔ محافہ ہودہ

حَفْلٌ۔ جمع ہونا، بہت ہونا، بھر کر ہونا۔

حُفُوْلٌ اور حَفِیْلٌ بھی حَفْلٌ کے مترادف ہیں۔

مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً وَرَدَّهَا فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا۔ جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھنوں میں دودھ بھر دیا گیا ہو (یعنی مالک نے اُس کو کئی روز سے نہ دوہا ہو اس خیال سے کہ دودھ بہت سا جمع ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اُس کو بہت دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت پر خرید لے) اور اس کو پھیر دے (جب خریدار کو معلوم ہو کہ بائع نے اس کو چکمہ دیا) تو ایسا کرے وہ جانور واپس کر دے، اس کے ساتھ ایک صاع (غلہ یا کھجور) بھی دے (تاکہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے)۔

اَلنَّهْیُ لِلْبَائِعِ اَنْ لَّا یُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَکُلَّ مُحَفَّلَةٍ (اس کی ممانعت کہ اونٹنی کے تھنوں میں دودھ جمع کرے یا اور کسی جانور کے تھنوں میں (جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ) جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو۔

لِلّٰهِ اُمٌّ حَفَلَتْ لَهٗ وَدَرَّتْ عَلَیْهِ۔ بڑی شان والی ہے وہ ماں جس نے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھرا پھر اُن کو پلایا (یہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف کی)۔

ھِیَ حَافِلٌ۔ وہ بہت دودھ والی ہے۔

حُفَّلًا بِطَانًا۔ دودھ بھری ہوئیں پیٹ پھولی ہوئیں۔

وَدُفِقَتْ فِیْ مَحَافِلِهَا۔ اور جمع ہونے کی جگہوں میں بہہ گئی۔

مَحَافِلُ جمع ہے مَحْفِلٌ کی۔ یعنی مجمع۔ اسی طرح

مُحْتَفَلٌ۔ جمع ہونے کا مقام۔

تَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ التَّمْرِ (قیامت کے قریب اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (کوڑا) رہ جائے گا جیسے کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی بُرے لوگ رہ جائیں گے)۔

لَا یَحْتَوِیْهِ مُحْتَفِلٌ۔ اُس کو اچھا مستعد آدمی بھی نہیں گھیر سکتا۔

اِحْتَفَلَ۔ مبالغہ کیا اچھی طرح کیا۔

اَسْوَاطِیْنُ الْحَفِلَةُ۔ لوگوں سے بھرے ہوئے مقامات (ایک روایت میں حَفِیْلَةٌ ہے، معنی وہی ہیں)

اَلْعَرُوْسُ تَکْتَحِلُ وَتَحْتَفِلُ۔ دُلہن سرمہ لگائے اور اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے۔

نَهٰی عَنِ التَّصْرِیَةِ وَالتَّحْفِیْلِ۔ (دونوں کے ایک معنی ہیں) یعنی جانور کے تھن میں دودھ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ دھوکا دینا ہے)۔

مُصَرَّاةٌ بہ معنی مُحَفَّلَةٌ۔

حَفْنٌ۔ دونوں ہتھیلیاں بھر کر لینا۔

حَفْنَةٌ ایک لَپ دونوں ہتھیلیاں بھر کر۔

اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِّنْ حَفَنَاتِ اللّٰهِ۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے لپوں میں سے ایک لَپ ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے اُس کے ایک لپ ہیں۔ دوسری روایت میں حَثْیَةٌ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ اہل حدیث نے اس قسم کی احادیث میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر تشبیہ اور تکییف کے اور یہی مذہب راجح ہے)

اَهْدٰی اِلَیْهِ مَارِیَةَ مِنْ حَفْنٍ۔ مقوقس (اسکندریہ کے بادشاہ) نے ماریہ قبطیہ کو حفن سے لے کر آنحضرتؐ کے پاس بطور تحفہ کے بھیجا (حفن ایک بستی کا نام ہے ملک مصر میں)۔

حُفْنَةٌ بہ ضمہ حا، بہ معنی حَفْنَةٌ ہے بعضوں نے کہا مٹھی، اور حُفْنَةٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں)۔

حَفْوٌ۔ دینا اور نہ دینا، جڑ سے نکالنا، خوب تراشنا، احسان کرنا

ننگے پاؤں چلنا۔

اِحْفَاءُ۔ مبالغہ کرنا، خوب تراشنا، بہت پوچھنا، بہت مانگنا۔

اِنَّ عَجُوْزًا دَخَلَتْ عَلَیْهِ فَسَاَلَهَا فَاَحْفٰی وَقَالَ اِنَّهَا كَانَتْ تَاْتِیْنَا فِیْ زَمَنِ خَدِیْجَةَ۔ ایک بڑھیا آنحضرتؐ کے پاس آئی آپ نے اُس کا حال پوچھا اور اچھی طرح پُرسش کی، فرمانے لگے یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہ رضؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی

اِنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْفَوْهُ۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور بہت پوچھا (انتہا کردی)۔

تَحَفِّیْ۔ پرسش کرنا۔

حَفِیُّ الْاَلْطَافِ۔ بڑی مہربانیاں کرنے والا (بعضوں نے خَفِیُّ الْاَلْطَافِ پڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا)۔

فَاَنْزَلَ اُوَیْسًا الْقَرَنِیَّ فَاحْتَفَاهُ۔ اویس قرنی کو اُتارا اُن کی خاطر کی (حال پوچھا)۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ سَلَّمَ عَلَیْهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ بِغَیْرِ تَحَفٍّ۔ اشعث بن قیس نے حضرت علی رضؓ کو سلام کیا انھوں نے مختصر جواب دیا (مزاج پرسی وغیرہ کچھ نہیں کی)۔

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰی كِدْتُّ اُحْفِیْ فَمِیْ۔ میں نے مسواک لازم کرلی (کثرت سے مسواک کرنا شروع کیا) یہاں تک کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں خالی مُنہ رہ جائے (دانت گھس جائیں)۔

اَمَرَ اَنْ تُحْفَی الشَّوَارِبُ یا اَنْ نُحْفِیَ الشَّوَارِبَ آپ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا۔

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ یا اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی۔ مونچھوں کو خوب کترواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں کی یہی وضع ہے جو آنحضرتؐ نے پسند کی ہے۔ اب نام کے مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے یعنی داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا۔ خصوصاً ترک اور ایرانیوں نے تو داڑھی منڈانا لازم کرلیا ہے۔ ان میں شاذ و نادر ہی اشخاص داڑھی والے نظر آتے ہیں، اب مونچھوں کا کتروانا یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے۔ امام مالکؒ نے کہا "مونچھ منڈانا مُثلہ ہے، ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہیے"۔ حقیقت میں مونچھ منڈانے سے آدمی بدصورت ہو جاتا ہے، اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانے سے، سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتروائے کہ ہونٹ کا کنارہ کھلا رہے۔ بعضوں نے کہا جڑ سے کتروانا افضل ہے۔ اور داڑھی بالکل چھوڑ دے یا ایک مٹھی سے جو زیادہ ہو وہ کتروا ڈالے بعضوں نے کہا ایک مُشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہو اُس کو کتروا سکتا ہے۔ اور امامیہ کے نزدیک ایک مٹھی سے زیادہ داڑھی رکھنا مکروہ ہے، لیکن داڑھی منڈانا بالاتفاق حرام یا مکروہ ہے)

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْتُفِیْنَا اِذًا (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمؑ سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال وہ عرض کریں گے، پروردگار کتنے آدمی نکالوں؟ تب ارشاد ہوگا ہر سیکڑے میں سے ننانوے آدمی! صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہوگئے)۔

اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَاَحْفٰی بِیَدِهٖ۔ اُن کو کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ (صاف کرنے کا اشارہ کیا)۔

كَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ یَّكْتُبَ اِلَیَّ وَیُحْفِیَ عَنِّیْ۔ میں نے ابن عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کرو) بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا) بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے، خوب لکھو تو عَنِّیْ بمعنی عَلَیَّ ہوگا۔ ایک روایت میں یُخْفِیَ عَنِّیْ ہے خائے معجمہ سے، یعنی ان باتوں کا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو)۔

اِحْفَاءٌ کے معنی دینے اور نہ دینے دونوں کے آئے ہیں۔

اِنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَهٗ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَهٗ حَفَوْتَ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کے پاس تین بار سے زیادہ چھینکا، تو آپ نے فرمایا۔ بس اب تو نے ہم کو روک دیا (کیونکہ

تین بار کے بعد پھر چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ الزَّاکِیَاتُ فَقَالَ لَہٗ اَرَاکَ قَدْ حَفَوْتَنَا ثَوَابَہٗ۔ ایک شخص نے اگلے لوگوں میں سے کسی کو سلام کیا، اس نے جواب میں یہ کہا، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الزاکیات تب، یہ شخص بولا واہ تم نے تو ہمارے سلام کا ثواب ہی کھو دیا (کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا تم نے سارا ثواب لوٹ لیا)۔

لِیُحْفِھِمَا جَمِیْعًا اَوْلِیَنْعَلْھُمَا جَمِیْعًا۔ یا تو دونوں جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوتی پہن کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس طرح چلنے میں پاؤں میں موچ آجانے اور پھسلنے کا ڈر رہتا ہے اور بُری بھی ہے)۔

مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِھَا بَقْلًا فَشَانُکُمْ بِھَا (مُردار کب حلال ہے؟) جب صبح کو نہ شام کچھ نہ پیو اور کوئی ترکاری (یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ تمھیں اختیار ہے (مُردار کھا سکتے ہو)۔

ایک روایت میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے بغیر ہمزہ کے، ایک میں مَالَمْ تَجْتَفِئُوْا ہے جیم معجمہ سے، ایک میں مَالَمْ تَشْتَفُّوْا ایک میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے۔

اِنَّکُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن، بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔

اِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاسْتَحْفِیَنَّ عَنْ ذٰلِکَ۔ اگر میں آؤں گا تو تجھ سے اِس بات کو خوب پوچھوں گا۔

رَاَیْتُہٗ بِکَ حَفِیًّا۔ میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان ہیں (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)

حَفْیَاءُ۔ ایک موضع ہے مدینہ سے کئی میل پر۔

حَتّٰی حَفِیَتْ رِجْلَاہُ فَحَمَلَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی کَاھِلِہٖ فِی الْغَارِ۔ ہجرت کی رات میں آنحضرتؐ انگلیوں کی نوکوں پنجوں کے بل چلے، تاکہ مشرک قدموں کا نشان نہ پائیں) یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپؐ ننگے پاؤں تھے، اور آپ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسرے رات کا وقت زمین پتھریلی اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں یا عمدًا دوسرے چکر کے راستے سے گئے ہوں، چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ رات بھر چلتے رہے) آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا کر غار کے منہ تک لے گئے۔

وَسَتُنْبِئُکَ اِبْنَتُکَ النَّازِلَۃُ بِکَ فَاَحْفِھَا السُّؤَالَ۔ آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو خبر کر دیں گی، آپ ان سے خوب پوچھیے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)۔

کَانَ اَبِیْ یُحْفِیْ رَاْسَہٗ اِذَا جَزَّہٗ۔ میرے والد جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

بَابُ الحاءِ مع القاف

حَقَبٌ۔ پیشاب یا پاخانہ رُک جانا۔ اِسی طرح:

حَقْنٌ۔ پیشاب روکنا۔

لَا رَاْیَ لِحَاقِبٍ وَّلَا لِحَاقِنٍ[۱] پاخانہ یا پیشاب جس کا رُکا ہوا ہو اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں اُس کی فکر صائب نہیں ہو سکتی)۔

نَھٰی عَنْ صَلٰوۃِ الْحَاقِبِ وَالْحَاقِنِ۔ آنحضرتؐ نے پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَقِبَ اَمْرُ النَّاسِ۔ لوگوں کے کام رُک گئے یہ حَقِبَ الْمَطَرُ سے نکلا ہے۔ یعنی پانی رُک گیا۔

رَکِبْتُ الْفَحْلَ فَحَقِبَ۔ میں اونٹ پر چڑھا، پھر اُس کا پیشاب رُک گیا (بعضوں نے کہا، حَقَبٌ کہتے ہیں اس رسّی کو جو اونٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے۔ یہ رسّی اُس کے ذکر پر

---

[۱] "حاقِب" جس کا پاخانہ رُکا ہوا ہو۔ اور "حاقِن" جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔ ۱۲ مجمع البحرین

لگ جاتی ہے تو اُس کا پیشاب بند ہو جاتا ہے تو۔
حَقِبَ۔ کے معنی یہ ہیں کہ رسّی اُس کے ذکر پر لگ گئی۔
ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهٖ۔ پھر ایک تسمہ اس رسّی میں سے نکالا جو اونٹ کے پیٹے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری حصہ یعنی حقیبہ میں سے (الحقیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی ہے اُس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔
فَخَرَجَ بِیْ اِلٰی غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مُرْدِفِیْ عَلٰی حَقِیْبَةِ رَحْلِهٖ (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں یتیم تھا عبد اللہ بن رواحؓ میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوۂ موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ اونٹ کے حقیبہ پر بٹھا کر نکلے۔
فَاَحْقَبَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلٰی نَاقَةٍ۔ عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کر لیا۔
اَحْقَبَ زَادَهٗ خَلْفَهٗ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ۔ اپنا توشہ اونٹنی پر اپنے پیچھے حقیبہ پر رکھا۔
اَلْاِمَّعَةُ فِیْكُمُ الْیَوْمَ الْمُحْقِبُ النَّاسَ دِیْنَهٗ اَلَّذِیْ یُحْقِبُ دِیْنَهُ الرِّجَالَ۔ اِمعہ آج تم میں وہ شخص ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ چلیں وہ بھی چلتا ہے، اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے، خود کچھ نہیں سوچتا نہ غور و فکر کرتا ہے)
كَانَ نَفِجَ الْحَقِیْبَةِ۔ زبیرؓ کے سرین اونچے اُٹھے ہوئے تھے
عرب لوگ کہتے ہیں کہ:
اِنْتَفَجَ جَنْبَا الْبَعِیْرِ۔ اونٹ کے دونوں پہلو اُٹھ گئے۔
اَحْقَبُ۔ نصیبین کے جن جو آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا۔ کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے۔ خسا۔ مسا۔ شاصہ۔ ناصہ۔ احقب۔
وَاَعْبَدُ مَنْ تَعَبَّدَ فِی الْحُقُبِ۔ جن لوگوں نے سال بہ سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا۔
حِقَبٌ۔ جمع ہے حِقْبَةٌ بہ کسرۂ حا کی، بمعنی سال اور حُقُبٌ بہ ضمہ حا اسّی سال کا ہوتا ہے۔ اس کی جمع حِقَابٌ اور

اَحْقَابٌ اور اَحْقُبٌ آتی ہے۔
وَكُنَّا كَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً۔ ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ساتھ رہے (جذیمہ کے مصاحبوں کا قصہ مشہور ہے)
اِحْتَقَبَ۔ کمایا۔ حَقَائِبُ جمع ہے حَقِیْبَةٌ کی۔
حدیث میں ہے کہ: یُقَاسَانِ بِحَقَائِبِ الْبِئْرِ[1]۔ (اسماعیل بن حقبہ حدیث کا راوی ہے)
حَقْحَقَةٌ۔ جانور کو بہت چلانا یہاں تک کہ تھک جائے۔
شَرُّ السَّیْرِ الْحَقْحَقَةُ۔ بہت برا چلنا یہ ہے کہ آدمی تھک جائے یا جانور کو اتنا چلائے کہ وہ خستہ ہو جائے۔
بعضوں نے کہا حَقْحَقَةٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے، پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح چلائے۔ یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی عبادت کس کام کی جس کے بعد آدمی بالکل خستہ ہو جائے ایسی عبادت کرنی چاہیے جو آسانی کے ساتھ ہمیشہ نبھ سکے۔
حِقْدٌ یا حَقَدٌ یا حَقِیْدَةٌ۔ دل میں کینہ رکھنا چھپی دشمنی
حَقَدٌ۔ پانی کا رک جانا، کان میں سے بال نکلنا، نہ بڑھنا، چربی دار ہونا۔ جمع حُقُوْدٌ اور حَقَائِدُ اور اَحْقَادٌ ہے۔
حَقُوْدٌ۔ بڑا کینہ رکھنے والا۔
حَقْرٌ یا حُقْرِیَّةٌ یا مَحْقَرَةٌ۔ ذلیل ہونا، ذلیل کرنا۔
تَحْقِیْرٌ۔ ذلیل کرنا۔
اِسْتِحْقَارٌ۔ ذلیل جاننا، ذلیل سمجھنا۔
حَاقُوْرَةٌ۔ چوتھا آسمان۔
حَقَارَةٌ۔ ذلت۔
عَطَسَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَنَقِرْتَ۔ ایک شخص آپ کے پاس چھینکا، آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خوار ہوا
لَا یَحْقِرُهٗ۔ اس کو حقیر نہ سمجھے، غرور نہ کرے۔
تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ بِصَلٰوتِهِمْ۔ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانوگے۔

[1] ان دونوں کو کنوئیں کے ڈولوں پر قیاس کیا جاتا ہے ۱۲ منہ

سَیَکُوْنُ لَہٗ طَاعَةٌ فِیْمَا تَحْقِرُوْنَ۔ تم عنقریب شیطان کی اطاعت کروگے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو (مثلاً فتنہ و فساد اور خانہ جنگی وغیرہ)

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے (اس کے بھیجے ہوئے حصہ کو نظرِ حقارت سے نہ دیکھے، منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی ہو)

اِتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ ایسے گناہوں سے بچو جن کو تم چھوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جناب احدیت کو وہی ناگوار ہوں اور تم ہلاک ہوجاؤ)۔

حِقْفٌ۔ ٹیڑھی، ریتی، لانبی (اس کی جمع اَحْقَافٌ اور حِقَافٌ اور حُقُوْفٌ اور حَقَائِفُ اور حِقَفَةٌ ہے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں اِحْقَوْقَفَ الشَّیْئُ۔ جب کوئی شے ٹیڑھی ہوجائے۔

حُقُوْفٌ۔ سونے کے لئے جھک جانا۔

فَاِذَا ظَبْیٌ حَاقِفٌ۔ دیکھا تو ایک ہرن ٹیڑھا ہوکر سورہا ہے

فِیْ تَنَائِفَ حِقَافٍ یا فِیْ تَنَائِفَ حَقَائِفَ۔ خشک ٹیلے میدانوں میں (بعضوں نے کہا)،

حِقْفٌ۔ قُبّہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور قرآن میں اَحْقَافٌ سے ارم یا عاد کے گنبد مراد ہیں۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی

حَقٌّ۔ غلبہ کرنا، واجب کرنا، بیچ سر میں ارلگانا، یقین کرنا، ثابت ہونا، اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا

حِقَّةٌ۔ بھی "حَقٌّ" سے ہے، وہ اونٹ جو تین سال کا ہوکر چوتھے سال میں لگے۔

حَقٌّ اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقۃً موجود وہی ہے باقی سب چیزوں کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہے۔

حَقٌّ۔ باطل کی ضد ہے۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا)۔

اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ۔ امانت دار پکا امانت دار۔

مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ۔ اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے (حق سے مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ثواب کا وعدہ اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ لیکن حق کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شے واجب یا لازم ہو جس کے خلاف وہ نہیں کرسکتا۔ اس کو تو سب قدرت ہے چاہے تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت میں بھیج دے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اس حدیث سے اُن لوگوں کا بھی رد ہوا جو دعا میں اس طرح کہنا مکروہ جانتے ہیں: اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ یا بِحَقِّ مُوْسٰی یا بِحَقِّ عِیْسٰی۔ مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق سے ان دعاؤں میں وہی مراد ہو، جو اوپر ہم نے بیان کیا، یعنی ثواب موعود، یا حق سے حرمت مقصود ہو)

اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ۔ میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ رہے گا (جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی۔)

لَبَّیْكَ حَقًّا حَقًّا لَبَّیْكَ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا۔ میں تیری اطاعت اپنے اوپر لازم کرلیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری اطاعت بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد صلعم گو بڑے شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام تھے، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے، اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت محمد صلعم کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرتؐ نے جابجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی امت کو وصیت کردی ہے کہ کہیں حضرت عیسٰیؑ کی طرح تم مجھ کو چڑھا نہ دینا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

اِنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لئے وصیت جائز نہ ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَاللّٰہِ اِذًا وَّلَا حَقَّ۔ نماز، ہاں خدا کی قسم جو شخص نماز کو چھوڑ دے اُس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے، لوگوں نے نماز کے لئے انھیں جگایا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے وہ خیر! خدا کی قسم نماز کا حق تو میں ادا کرلوں گا، مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا نہیں کرسکتا")

لَیْلَۃُ الضَّیْفِ حَقٌّ فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِہٖ ضَیْفٌ فَھُوَ عَلَیْہِ دَیْنٌ۔ مہمان کی مہمانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے، جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی مہمان صبح کرے تو اس کی مہمانی اُس پر قرضہ ہے (یعنی مروّت کے لحاظ سے ضرور اور لازم ہے اور جو کوئی مہمانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَہٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ قِرٰی لَیْلَتِہٖ مِنْ زَرْعِہٖ وَمَالِہٖ۔ اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جاکر اترے پھر صبح ہوجائے اور کوئی اُس کی مہمانی نہ کرے، تو اس کی مدد ہر مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی مہمانی کے موافق اس کے کھیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کرسکتا ہے۔ خطابی نے کہا یہ اُس شخص کے لئے ہے، جس کو ہلاکت کا ڈر ہو، اُس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے سکتا ہے، مگر اتنا جس سے زندگی قائم رہ سکے اب اگر اس نے اتنا مال لے کر صرف کیا تو اس کا عوض ادا کرنا اس پر لازم ہوگا، یا نہیں؟ اِس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا)۔

مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ عِنْدَہٗ۔ ہر مسلمان مرد کے لئے اس سے زیادہ ہوشیاری کی کوئی بات نہیں کہ وہ دو راتیں اِس طرح نہ گزارے کہ اُس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آجائے۔ اِس حدیث میں وصیت سے یہ مراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کی امانت اُس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اُس پر واجب ہو تو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعۃً مرجائے اور زبان سے کہنے کا موقع نہ ملے۔ باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ تو میراث کی آیت سے منسوخ ہوگیا۔ البتہ غیر وارث کے لئے ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھ چھوڑے)

فَجَاءَ رَجُلَانِ یَحْتَقَّانِ فِیْ وَلَدٍ۔ دو آدمی آئے وہ دونوں ایک بچّہ میں جھگڑ رہے تھے (ایک کہتا تھا اس بچّے کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق ہے)

مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ۔ میرے بچّے کے مقدمہ میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے۔

اَتُحَاقُّنِیْ بِخَطِیْئَتِکَ۔ (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ سے فرمایا) کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑتا ہے؟

اِنَّ لَہٗ کَذَا وَکَذَا لَا یُحَاقُّہٗ فِیْھَا اَحَدٌ۔ اس کو اتنا اتنا ملے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے۔

مَتٰی مَا تَغْلُوْا فِی الْقُرْاٰنِ تَحْتَقُّوْا۔ تم کب تک قرآن میں تکرار کرتے رہوگے، وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں حق پر ہوں۔

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَۃُ اَوْلٰی جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً باپ دادا، چچا، بھائی) اس کا زیادہ حق دار ہے (وہی اس کا ولی ہوگا اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے گی وہی زیادہ حق دار ہے)۔

اصل میں حِقَاقٌ کے معنی جھگڑا۔ یعنی ہر فریق کا یہ کہنا کہ میں حق پر ہوں، اور یہاں اس سے مراد جوانی ہے۔ کیونکہ بچپن میں آدمی خصومت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ نَصُّ الْحِقَاقِ سے یہ مراد ہے کہ اس حد کو پہنچ جائے جب اُس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں۔ وہ بھی

جوانی ہی کی طرف اشارہ ہے۔ بعضوں نے کہا "نصّ الحقاق" سے مُراد یہ ہے کہ عورت اُس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تصرف وغیرہ اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو۔ یہ بھی جوانی ہی میں ہوتا ہے ایک روایت میں "نصّ الحقائق" ہے، مطلب وہی ہے۔

فُلَانٌ حَامِي الْحَقِيقَةِ (عرب لوگ اِس جُملہ کو اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی، جن کی حمایت اُس پر واجب ہو حمایت کرسکے)۔

لَا يَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى لَا يَعِيبَ مُسْلِمًا بِعَيْبٍ هُوَ فِيهِ۔ کوئی آدمی ایمان کی کُنہ اور حقیقت تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک دوسرے مسلمان کا وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے، جو خود اس میں موجود ہو۔ (جیسے انجیل شریف میں ہے "دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے ؟" ؎

مرا پیرِ دانائے مرشد شہاب　　دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش　　دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

مِنْ وَرَاءِ حِقَاقِ الْعُرْفُطِ۔ عرفط کے نوجوان درختوں کے پیچھے سے۔

مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا مَا أَجِدُ مِنْ حَاقِّ الْجُوعِ (ابوبکر صدیقؓ ٹھیک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کیوں نکلے ؟ انھوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا۔ یعنی کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ حَاقَ يَحِيقُ سے بتخفیف قاف ہے، یعنی بھوک کے گھیر لینے کی وجہ سے نکلا ہوں)

وَتُحَقِّقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتَى۔ تم نماز میں اتنی دیر کروگے ایسے تنگ وقت میں پڑھو گے جتنا وقت مُردے کو اچھو لگنے سے اُس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس اٹک جاتی ہے یہ عین موت کے قریب ہوتا ہے　مشہور روایت تُخَنِّقُونَهَا خائے معجمہ سے، اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ۔ عورتوں کو بالکل بیچ رستے سے نہ چلنا چاہئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَا حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتّٰى اسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ۔ بنی اسرائیل پر عذاب کا وعدہ اُس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہو گئیں (مرد لواطت میں اور عورتیں مُساحقہ (چپٹی) میں معروف ہو گئیں)۔

لَقَدْ تَلَافَيْتُ أَمْرَكَ وَهُوَ أَشَدُّ انْفِضَاجًا مِنْ حُقِّ الْكَهُولِ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا

إِنَّهُ زَرَعَ كُلَّ حُقٍّ وَلُقٍّ۔ اُس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کر دی)۔

إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ۔ مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے، مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کر دے یا نماز چھوڑ دے)

الْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ (اذان کے لئے) وضو کرنا ضروری سنت ہے۔

فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ۔ اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا، بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے اس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے　مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرنے کا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ۔ بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ پروردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ بیچ میں جملہ معترضہ ہے، یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں۔)

أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟

فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ۔ تب تمہارا دعوے قاتل پر

ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے۔

اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ۔ مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں ہانڈی، برتن، کلہاڑی، بسل، پھاوڑا، دست پناہ، چھلنی، توا، آگ، پانی، وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا، ایک دن ایک رات تک)

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ۔ سب وقتوں سے زیادہ بندے کی دعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلا درمیانی حصہ ہے۔

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ۔ اونٹ کا جو حصہ زمین میں ہے وہ اس کو دو (ساعت بہ ساعت اس کو چھوڑ دیا کرو تاکہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے اگر قحط کے دنوں میں اونٹ پر سفر کرو تو قحط زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تاکہ اونٹ دبلے نہ ہونے پائیں (سبحان اللہ شریعت محمدی میں کوئی بات نہیں چھوڑی، جانوروں تک کی بھی راحت رسانی کی تجویزیں اس میں کی گئی ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود با جود جسطرح آدمیوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح جانوروں کے لئے بھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً

اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ۔ جب کوئی ان سے حق بات کہتا ہے تو اس کو قبول کر لیتے ہیں، (نصیحت کرنے سے ناراض نہیں ہوتے)۔

ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَرِقَابِهَا۔ پھر اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تھکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا، گردنوں میں حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی فکر رکھنا، طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور ان پر بوجھ لادنا)

حَاقَقْتُهٗ فَحَقَقْتُهٗ۔ میں نے اس سے جھگڑا کیا، پھر میں غالب آیا جیسے خَاصَمْتُهٗ فَخَصَمْتُهٗ۔

حَقَّ الطَّرِیْقَ۔ راستہ پر چلا۔

حَقٌّ۔ موت۔

اَلْاِقَامَةُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ۔ اقامت یعنی تکبیر امام کا حق ہے (جب امام نماز کے لئے اٹھے یا نکلے اس وقت تکبیر کہی جائے)

اَسْاَلُكَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ۔ میں تیرے ان حقوق کے وسیلے سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں۔

وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ۔ اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)

اَلْعَیْنُ حَقٌّ۔ نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر ہوتا ہے، اب تو "مسمریزم" کا جو عمل نکلا ہے اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثرات نظر کو ایک ڈھکوسلا سمجھتے تھے)

حق کے کئی معنی آتے ہیں، ایک تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنا دوسرے وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی گئی ہو تیسرے صحیح اعتقاد اور قول جو واقعہ کے مطابق ہو یا وہ قول یا فعل جو وقت اور مصلحت کے موافق ہو۔ چوتھے واجب اور لازم پانچویں مضبوط اور مستحکم چھٹے یقین اور اذعان۔ ساتویں حقیقت اور ماہیت۔

لَا تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِیَانِ وَلٰكِنْ تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِحَقَائِقِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ تعالیٰ کو عقلیں آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کی طرح) بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہوتا ہے جیسے اس بات پر، ایکؔ دو کا یا دوؔ چار کا نصف ہے۔ ایک بزرگ فرماتے تھے اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا باپ ہے تو میں کہوں گا نہیں، مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ ہمارا پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں۔ اس قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے۔ اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب نہیں ہوتا)۔

اِذَا اسْتُحِقَّتْ وَلَایَةُ اللّٰهِ۔ جب تو اللہ تعالیٰ کی

کا سزاوار ہوتا ہے۔
لَا تَتَعَرَّضُوْا لِلْحُقُوْقِ۔ بلا وجہ اپنے آپ کو اللہ یا لوگوں کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو جن میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں، بلکہ ایسے کاموں سے بھاگتے رہو، اگر زبردستی پھنس جاؤ (مثلاً کوئی زبردستی تم کو عدالت کا حاکم کردے) تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)۔
حَقَلٌ۔ حقلہ ہونا (یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو ہو جاتی ہے۔ گھانس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)۔
مُحَاقَلَةٌ۔ زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینا، یا کھیتی کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے بیشتر بیچ ڈالنا یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنا یا گیہوں کو جو بالی کے اندر ہو صاف گیہوں کے بدل اندازہ سے بیچ ڈالنا۔
نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ۔ آنحضرتؐ نے محاقلہ سے منع فرمایا۔ (اس کے معنی اوپر گزر چکے)
مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ۔ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرو گے (یہ حَقْلٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی کھیتی کرنا۔
كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَحْقِلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ لَهَا سِلْقًا۔ ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چقندر بوتی تھی (مجمع)۔
اَكْثَرُهُمْ حَقْلًا۔ سب سے زیادہ کھیتی والے (مجمع البحار میں ہے کہ مُحَاقَلَةٌ کی تفسیر ایک روایت میں یوں آئی ہے سوکھی کھجور کو تر کھجور کے بدل یا تازے انگور کو منقی کے عوض اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کمی یا بیشی کا احتمال ہے)۔
حَوْقَلَ۔ بوڑھا ہو گیا، جماع کے قابل نہیں رہا۔
حَيْقَلٌ۔ جس میں بھلائی نہ ہو۔
حَقْنٌ۔ باز رکھنا، روکنا، محفوظ رکھنا۔
حَاقِنٌ۔ جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔
حَقْنَةٌ۔ ایک درد ہے پیٹ کا۔

حُقْنَةٌ یا اِحْتِقَانٌ۔ "عمل" جس کو ڈاکٹر انیما کہتے ہیں (یعنی دوا مقعد کی راہ سے ڈالنا)۔
لَا رَاْيَ لِحَاقِنٍ۔ یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب رکا ہو، وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہو گا۔
لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ حَاقِنٌ يَا حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ کوئی تم میں پیشاب روکے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک (پیشاب کرکے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جز خشوع اور خضوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خضوع ہو سکتا ہے)
حَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ۔ اس کا خون محفوظ رکھا (اس کو مارے جانے سے بچایا)۔
تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ۔ آنحضرتؐ نے میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان وفات پائی (یعنی آپؐ کا سر اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی)۔
اَلْاِيْمَانُ يُحْتَقَنُ بِهِ الدَّمُ۔ ایمان سے جان بچتی ہے۔
مِحْقَنَةٌ۔ عمل کا آلہ۔
حَقْوٌ۔ وہ مقام جہاں ازار باندھتے ہیں۔ اس کی جمع اَحْقٍ اور اَحْقَاءٌ اور حُقِيٌّ اور حِقَاءٌ ہے۔
حِقْوٌ۔ ازار کو بھی کہتے ہیں۔
اَعْطَى النِّسَاءَ اللَّاتِيْ غَسَلْنَ ابْنَتَهٗ حَقْوَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اُن کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تاکہ ان کے جسم سے لگا رہے اور اس کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔
قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ رحم (یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا حقو تھام لیا (نہایہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رحم کو رحمان کی ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے، جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)

عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ ۔ یعنی میں نے اس کی پناہ لی۔

مؤلف کہتا ہے یہ حدیث احادیثِ صفات میں سے ہے۔ اہل سلف نے اِس قسم کی حدیثوں میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ اور ہاتھ اور چہرہ اور قدم اور ساق اور حقو سب کچھ ہیں، مگر جیسے اس کی ذاتِ مقدس کے لائق ہیں اور یہی طریقہ اسلم ہے۔

تَعَاهَدُوْا اَهْمَانِيَكُمْ فِيْ اَحْقِيِّكُمْ ۔ اپنی ہمیانیوں کو کمر میں محفوظ رکھو (ہمیان وہ تھیلی جس میں روپے رکھتے ہیں)

لَا تَزْهَدْنَ فِيْ جَفَاءِ الْحَقْوِ ۔ موٹی ازار پہننے سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ اُن کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔

مَا حَسَدَتْ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالْحَقْوَةِ ۔ (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کو کسی بیماری پر اتنا حسد نہیں کیا، جتنا ہیضے اور پیٹ کے درد پر کیا کیونکہ اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

بابُ الحاءِ مع الکاف

حَكٌّ ۔ باندھنا۔ (جیسے اِحْتِكَاءٌ ہے)۔

اِحْتِكَاءٌ ۔ چبھنا۔

فِي الْحُكَاةِ مَا اُحِبُّ قَتْلَهَا ۔ حُكَاءٌ کا مار ڈالنا میں پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے چھپکلی کے مشابہ جو ایذا نہیں دیتا۔ بعضوں نے کہا "چھپکلی" ہی کو کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ حُكَاءٌ خنفسہ کا نر ہے، بہ مد ہمزہ)۔

حَكْرٌ ۔ ظلم کرنا، بدسلوکی کرنا، ضبط کرنا۔

حَكَرٌ ۔ مستقل ہونا۔ روکنا۔

اِحْتِكَارٌ اور تَحَكُّرٌ ۔ غلہ کا رکھ چھوڑنا اس نیت سے کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے۔

مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا ۔ جس نے کھانے کی چیز میں روک رکھیں۔

نَهٰى عَنِ الْحُكْرَةِ ۔ احتکار سے منع فرمایا۔

حُكْرٌ ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِي الْعِيْرَ حُكْرَةً ۔ حضرت عثمانؓ قافلے کا سب غلہ خرید لیتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خرید لیتے۔

اِذَا وَرَدْتَ الْحَكَرَ الْقَلِيْلَ فَلَا تَطْعَمْهُ ۔ جب تھوڑے سے پانی پر (جو گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے) آتے جاتے (اُس میں سے پانی پیتے رہیں) تو وہ پانی مت پی (اس لئے کہ قلیل پانی میں احتمال ہے کہ اُن کا زہر سرایت کر گیا ہو، گو وہ ناپاک نہ ہوگا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)

مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ ۔ جو شخص احتکار کرے وہ گنہگار ہے (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ غلہ کی گرانی کے وقت بہت غلہ خرید کرکے اِس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گراں ہوگا تو بیچیں گے، اگر اُس کے گاؤں یا کھیت سے غلہ آئے یا ارزانی میں خریدے اور اُس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اِس نیت سے خریدے کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا، تو یہ احتکار نہ ہوگا نہ وہ گنہگار ہوگا)۔

لَاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ الْعَبْدُ سَارِقًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَقَدِ احْتَكَرَ الطَّعَامَ ۔ اگر بندہ چور ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احتکار کرنے والا ہو کر ملے، اس نے غلہ کا احتکار کیا ہو۔

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ ۔ غلہ باہر سے لانیوالا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کو برکت دیگا چونکہ وہ خلق اللہ کی آسائش اور پرورش چاہتا ہے) اور غلہ روک رکھنے والا ملعون ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں چالیس دن تک غلہ روک رکھنا احتکار ہے۔ اور مہنگائی اور قحط میں تین دن تک روک رکھنا بھی احتکار ہے۔ اور گیہوں اور جو اور کھجور اور گھی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے روکے رکھنا احتکار ہے۔ میں کہتا ہوں اِس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں، اُس کا روک رکھنا احتکار ہے

جیسے چاول - جوار - باجرہ - ساڈان - کودون - منڈوان اور روغن دانہ وغیرہ وغیرہ۔

مَرَّ بِالْمُحْتَكِرِيْنَ فَاَمَرَ بِحُكْرَتِهِمْ اَنْ تُخْرَجَ اِلٰى بَطْنِ الْاَسْوَاقِ حَيْثُ تَنْظُرُ الْاَبْصَارُ اِلَيْهَا۔ آنحضرتؐ احتکار کرنے والوں پر گزرے۔ فرمایا اِن لوگوں نے جو غلہ روک رکھا ہے اس کو بازاروں کے درمیان نکال کر لاؤ جہاں پر سب لوگ اُس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت پھٹکار کریں)

حَكَوْكٌ۔ گھی شہد جس کو بچے چاٹتے ہیں۔

حَكٌّ۔ رگڑنا، ملنا، کھجانا، چھیلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:)

مَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلُ ظُفْرِكَ۔ تیری کھال کو تیرے ہی ناخن کی طرح کوئی نہیں کھجا سکتا (مطلب یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کرو، اپنی فکر آپ کرو اور دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا بڑی غلطی ہے)۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو لوگوں کو اُس کی خبر ہو جانا پسند نہ کرتا ہو۔

اَلْاِثْمُ مَا حَكَّ فِيْ صَدْرِكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ دیدے کہ یہ گناہ نہیں ہے۔

اِيَّاكُمْ وَالْحَكَّاكَاتِ فَاِنَّهَا الْمَاْثَمُ۔ تم اُن باتوں سے بچے رہو جو دل کھجلاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی گناہ ہیں۔

حَتّٰى اِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكَبُ قَالُوْا مِنَّا نَبِيٌّ وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ۔ (ابوجہل لعین کہنے لگا) جب گھٹنے گھٹنوں سے لگ گئے (یعنی ہم اور بنی ہاشم شرف و فضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب بنی ہاشم (اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک پیغمبر ہوا (تم کو یہ شرف کہاں ملا؟) خدا کی قسم میں تو کبھی ماننے والا نہیں (نہ ان کو حق تسلیم کروں گا الخ)

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ۔ میں اس مقدمہ کی وہ لکڑی ہوں جس سے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو رگڑ کر اپنی کھجلی دفع کرتے ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں، میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الجیم میں بھی اِس کی تفسیر گزر چکی ہے۔

اِذَا حَكَكْتُ قُرْحَةً دَمَّيْتُهَا (یہ عمرو بن عاصؓ کا قول ہے) جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اُس کو خون آلود کر دیتا ہوں (یعنی ہر کام میں اُس کی انتہا کو پہنچ جاتا ہوں)۔

اَمَرَ بِهِ فِيْ حِكَّةٍ يَّلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِهَا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بچوں کے ایک کھلونے کو جس کو "حکہ" کہتے ہیں (وہ ہڈی سے رگڑ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) گاڑ دینے کا حکم دیا (بچے کیا کرتے ہیں اُس کو اُٹھا اُٹھا کر دور پھینکتے ہیں۔ جو کوئی جا کر اُس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے)۔

حِكَّةٌ۔ خارش اور کھجلی کو بھی کہتے ہیں۔ گر "حکہ" سوکھی کھجلی اور "جرب" وہ کھجلی جو دانوں کے ساتھ ہو۔

حُكْمٌ۔ فیصلہ کرنا۔ پھیر جانا، فساد سے روکنا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے، کیونکہ وہ بڑا قاضی اور فیصلہ کرنے والا ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ وہ حکمت والا ہے۔ حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامر کے موافق پہچاننے کو۔ صاحب نہایہ نے کہا، حکمت افضل اشیاء کی معرفت افضل علوم سے، اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک باریک کاریگریاں کرے اور نادر نادر چیزیں بنائے۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ۔ یعنی قرآن تمہارے لئے اور تمہارے اوپر حکومت کرنے والا ذکر ہے۔ (بعضوں نے کہا حکیم کے معنی یہاں "محکم" کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب نہیں ہے، بعضوں نے کہا اس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں)۔

قَرَاْتُ الْمُحْكَمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے مفصل کی سورتیں آنحضرتؐ کے

زمانہ میں پڑھ لی تھیں۔ بعضوں نے کہا مُحکم سے مُراد یہاں وہ ہے جو متشابہ کی ضد ہو)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَكَنَّاهُ بِاَبِيْ شُرَيْحٍ۔ ابو شریح کی کنیت پہلے ابو الحکم تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا حَکَم تو اللہ کا نام ہے اور اُن کی کنیت ابو شریح رکھی۔

اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ۔ ایک وہ آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) (مجمع البحار میں ہے کہ "مُحْكَمَاتٌ" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو۔ اور "متشابہات" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مُراد قرآن ہے)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا حِلم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا، یا فکرِ سلیم جس میں خطا نہ ہو۔ کتاب سے مُراد قرآن ہے)۔

حکمت اُس علم کو بھی کہتے ہیں، جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مُضر باتوں کی اور اصلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول و تدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے، حکیم اُس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اُس پر عمل کرتا ہو، اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے۔ انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے۔ اور انبیاء کے بعد پھر سب سے اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے، اُس کی وجہ یہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو حس اور عقلِ انسانی کی حدود میں ہیں۔ اور انبیا ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو حس اور عقل کی رسائی سے برتر ہیں۔

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں (تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ لے جاتا ہوں، نہ جاہلیت والوں کی طرح بُتوں یا کاہنوں کے سامنے)۔

وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ۔ ان میں ایک شخص ہے جس کا نام حکیم ہے بعضوں نے کہا حکیم سے حکمت والا مراد ہے۔

يَنْزِلُ حَكَمًا عَدْلًا۔ حضرت عیسیٰؑ (قیامت کے قریب) حاکم بنکر اتریں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعتِ محمدی کے موافق حکم دیں گے)

مجمع البحار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ اور مالکؒ نے کہا کہ وہ تینتیس ۳۳ کی عمر میں مر گئے، مرنے سے اُن کی مُراد یہ ہوگی کہ آسمان کی طرف اُٹھا لئے گئے یا حقیقۃً مرجانا مُراد ہو تو اللہ تعالیٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کے قیامت کے قریب اُترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں۔

مؤلف کہتا ہے اکثر علماء کا کیا، بلکہ کل علمائے اُمتِ محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اِس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجّال کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے۔ اور مالکؒ کا یہ قول شاذ ہے اور عجب نہیں کہ راوی کو اِس میں شبہ ہو گیا ہو، اُس نے غلطی سے مالکؒ کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہو اگر یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضروری ہے جو اوپر منقول ہوا اور اگر مالکؒ وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو تو اُن کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا، جیسے اور علماء کا قول وہ بھی معصوم نہیں ہیں۔ بہر حال مالکؒ نے اِس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے۔ اب جو شخص نزولِ عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور گمراہ ہے اُس پر کفر کا خوف ہے۔ اور افسوس اُس پنجابی کے حال پر جو اپنے کو عیسیٰ کہتا ہے، کبھی مریم، کبھی مثیلِ عیسیٰ، کبھی مرد بنتا ہے کبھی عورت۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت کرے اور اس کی اِغواء سے ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے۔ وہ یقیناً اُن دجّالوں میں کا ایک دجّال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرتؐ دے چکے ہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ۹۷۰ھ میں اتریں گے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت غلط تھی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں، رجب کی دوسری تاریخ یوم دوشنبہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰؑ نہیں اترے۔ نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ قابض ہوئے ہیں، گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی ہیں اور باستثنائے سلطانِ روم اور شاہِ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار بادشاہ نہیں رہا ہے۔

فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ بَلْ عَلٰى حُكْمِكَ۔ تو ایسا کر قلعہ کے کافروں کو اپنے حکم پر اتار۔ اللہ کے حکم پر مت اتار (یعنی ان سے یوں کہہ اگر تم اس امر پر راضی ہو کر میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں ویسا حکم دوں گا، تب تو اتر آؤ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر اترتے ہیں تو یہ شرط منظور نہ کر، اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم ہے)

وَذٰلِكَ لِتَحْكِيمِهِ فِيهِمْ۔ یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ ان میں کے جوان مرد قتل کر دیئے جائیں، بچے عورتیں لونڈی غلام بنیں)

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحُكْمًا یا لَحِكْمَةً۔ بعض اشعار حکمت کے بھی ہوتے ہیں (جن میں مفید مضامین ہوتے ہیں، دانائی کی باتیں، نصیحتیں وغیرہ۔ تو عموماً ہر شعر کو برا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرتؐ نے بھی اشعار سنے ہیں، چنانچہ ایک بار حسان رضؓ نے آپ کو اشعار سنائے)۔

اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهٗ۔ خاموشی حکمت ہے لیکن اس کے کرنے والے کم ہیں (اکثر لوگ بیہودہ اور بے ضرورت بکواس کیا کرتے ہیں اور بعض تو غیبت، بہتان، فحش گوئی اور دروغ بیانی سے بھی باک نہیں کرتے ہے

بیاموز ز بہائم از تو گفتار ✽ تو خاموشی بیاموز از بہائم

اَلْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ۔ خلافت اور حکومت تو قریش کے لوگوں میں رہے گی، لیکن فیصلہ کرنا انصار میں ہوگا۔ (اکثر فقہاء انصاری صحابہ ہوئے ہیں۔ جیسے معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت وغیرہم)۔

بِكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لاتا ہوں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں یا تیری ہی مدد کے بھروسہ پر میں مخالفوں سے بحث اور تقریر کرتا ہوں

اِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحَكَّمِيْنَ یا لِلْمُحَكِّمِيْنَ۔ بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جن کو کافر لوگ کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا قتل ہو، وہ قتل ہونا گوارا کریں پر کفر پر راضی نہ ہوں۔ یا بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے ہیں (بری باتوں سے نفس کو روکتے ہیں ع من آنم کہ من دانم ✽ سب بندگانِ خدا سے زیادہ اپنے تئیں گنہگار اور قصوروار سمجھتے ہیں، کبر و غرور نہیں کرتے، اتراتے نہیں)۔

لَا يَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ اَوْ مُحَكَّمٌ فِيْ نَفْسِهٖ۔ بہشت میں ایک گھر ہے، اس میں وہی شخص جانے پائے گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باتوں میں اختیار دیا گیا ہو، مرنا قبول کرے یا کفر کرنا، اور وہ مرنا قبول کرے مگر کفر پر راضی نہ ہو۔

فَاَحْكَمَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (یہ اَحْكَمَ سے نکلا ہے بمعنی مَنَعْتُ (بعضوں نے کہا: حَكَمْتُ الْفَرَسَ یا اَحْكَمْتُهٗ یا حَكَّمْتُهٗ سے یعنی میں نے گھوڑے کو روک لیا)۔

مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا وَفِيْ رَاْسِهٖ حَكَمَةٌ۔ ہر ایک آدمی کے سر پر ایک حَكَمَةٌ ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی ناک پر رہتا ہے اور اس کی ٹھوڑی کے تلے جس طرح جانور اس کی وجہ سے سوار کی مخالفت نہیں کر سکتا اسی طرح جب اللہ چاہتا ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے برائی سے روک دیتا ہے)۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَ اللّٰهُ حَكَمَتَهٗ۔ بندہ جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ اور بڑھا دیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:۔

فُلَانٌ عَالِي الْحَكَمَةِ۔ وہ شخص عالی شان ہے۔

وَاَنَا اٰخِذٌ بِحَکَمَۃِ فَرَسِہٖ۔ میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھا۔

حَکِّمِ الْیَتِیْمَ کَمَا تُحَکِّمُ وَلَدَکَ۔ یتیم کو بھی بری باتوں سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (اس کی تعلیم و تربیت میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر) بعضوں نے کہا اس کی جائداد کی اصلاح کے لئے اسی طرح فکر کر جس طرح اپنی اولاد کی جائداد میں اصلاح اور درستی کرتا ہے)۔

فِیْ اَرْشِ الْجِرَاحَاتِ الْحُکُوْمَۃُ۔ زخموں کی دیت میں حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حاکم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچایا جاتا تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی، اسی نسبت سے دیت دلائے مثلاً ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی، اگر اس کو ایسا زخم لگتا تو اس کی قیمت نوّے روپیہ رہ جاتی۔ تو دیت کا دسواں حصہ زخمی کرنے والے کو دینا ہوگا)۔

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی حَکَمٍ وَحَاءٍ۔ میں اپنی اُمّت کے اُن لوگوں کی شفاعت کروں گا جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور حاء قبیلوں کی بھی شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور تھے)۔

فَقَدْ اَحْکَمَ اللّٰہُ مِنْہُ۔ اللہ تعالٰی نے اس کو جہاد میں آنے سے روک دیا۔

نَطَقُوْا فَکَانَ نُطْقُھُمْ حِکْمَۃً۔ اولیاء اللہ بات کرتے ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہوتی ہے)۔

لَیْسَ کُلَّ کَلَامِ الْحِکْمَۃِ اَتَقَبَّلُ۔ میں حکمت کی ہر بات قبول نہیں کرتا (بلکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں اگر اس کی نیت میری رضا جوئی کی ہے، تب اس کی بات قبول ہوتی ہے، اس پر ثواب ملتا ہے)۔

اَدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّمْلَاَ قَلْبِیْ عِلْمًا وَّحُکْمًا۔ میں اللہ سے یہ دُعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر دے۔

حِکَمٌ جمع ہے حِکْمَۃٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ حکمت دو قسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے۔ جیسے علم اخلاق، تدبیر منزل، علم حساب، علم الموازین، علم الارض، علم الحرب، سیاست مدن، طب، جر ثقیل، کیمیا، علم الماء، علم الہواء، علم البرق، علم البخار، علم المناظر، علم المثلث والمساحۃ، علم الزراعۃ والتجارۃ وغیرہ۔ دوسری حکمت نظری، جس کا تعلق صرف علم سے ہے۔ مثلاً آٹھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں خدا تعالٰی، فرشتے، نفس، ہیولٰی، صورت، جسم، عرض، مادّہ میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا، یعنی جن)۔

کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا۔ حکمت کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے جہاں وہ اُس کو پائے، وہ اس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی مسلمان کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا چاہئے وہ ان کا سرمایہ ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان ہی علوم و فنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو تمام سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی، یہ جو فرمایا جہاں وہ اس کو پائے، اِس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہئے، کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر کوئی بات ہو تو ہم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے)۔

اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ۔ حکمت کی بات حکیم کی کھوئی ہوئی چیز ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ یَا حَکَمُ یَا خَالِدُ یَا مَالِكُ یَا ھَمْرَا اسما یہ نام رکھنے کو ... ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے۔ حکیم بن حزام مشہور صحابی ہیں اور اُمّ الحکم معاویہؓ کی بہن تھیں)۔

لَا حَکِیْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَۃٍ۔ حکیم جب ہی ہوتا ہے جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)۔

حَکْیٌ۔ بات کرنا۔

حِکَایَۃٌ۔ نقل کرنا، مشابہت کرنا، گرہ مضبوط کرنا اور

چغلی کھانا۔

مُحَاکَاۃٌ۔ مشابہت

فَحَکٰی نَبِیًّا ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ۔ ایک پیغمبر کی نقل بیان کی جس کو اُس کی قوم نے مارا تھا۔

مَاسَرَّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ فُلَانًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا

مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ کیا کرتے ہیں یا تھیٹر والے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے۔

بعضوں نے کہا یہ مُحَاکَاۃٌ سے ہے بہ معنی غیبت یعنی میں کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے طیبی نے کہا مُحَاکَاۃٌ بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی کی نقل کرنا مثلاً لنگڑاتے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے چلنا یا منہ ٹیڑھا کرنا۔

اَلَا اَحْکِیْ لَکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ کیا میں تم کو آنحضرتؐ کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرتؐ وضو کرتے تھے اسی طرح وضو کرکے)۔

کُلٌّ کُفُوٌّ مَا خَلَا حَاکِیٍ اَوْ حَجَّامٍ۔ ہر ذات والا ہمتا ہے سوا بُت تراش اور چغل خور کے (بعضوں نے کہا حَاکِیٌ سے چغل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَجَّامٌ سے پچھنے لگانے والا)۔

باب الکاف مع اللام

حَلِّ حَلِّ یا حَلْ یا حَلٍ حَلْ۔ ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ اونٹ کو ہانکنے کے وقت یا اُس کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

حَلْاٌ۔ سرمہ لگانا، مارنا، پھاڑنا، چھیلنا۔

تَحْلِئَۃٌ اور تَحْلِیْئٌ۔ روکنا، دور کرنا، ہانک دینا۔

یَرِدُ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَھْطٌ فَیُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ

قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوض کوثر سے پینے کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو دھکیل دیں گے) (ایک روایت میں فَیُحَلَّؤُوْنَ ہے معنی وہی ہیں ایک میں فَیُحْلَؤُوْنَ ہے، ایک میں فَیُجْلَوْنَ ہے جلا وطن سے)۔

سَاَلَ وَفْدًا مَا لِاِبِلِکُمْ خِمَاصًا قَالُوْا حَلَّاَنَا بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ فَاَجْلَاھُمْ۔ (حضرت عمرؓ کے پاس لوگ کہیں پیغام لے کر آئے) انھوں نے پوچھا، کہو تمھارے اونٹوں کو کیا ہوا بھوکے معلوم ہوتے ہیں۔ کہنے لگے بنو ثعلبہ نے ہم کو ہانک دیا (ہمارے اونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا) آخر حضرت عمرؓ نے بنو ثعلبہ کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا۔

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمَاءِ الَّذِیْ حَلَّیْتُھُمْ عَنْہُ بِذِیْ قَرَدٍ (سلمہ بن اکوعؓ نے کہا میں آنحضرتؐ کے پاس آیا، آپ اُس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرتؐ کے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے)۔

حَلَّیْتُھُمْ اصل میں حَلَّاْتُھُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا برخلاف قیاس جیسے قَرَاْتُ میں قَرَیْتُ کہتے ہیں۔

غَیْرَ مُحَلَّئِیْنَ عَنْ وِرْدٍ۔ پانی پر آنے سے ان کے ہانکے گئے (بعضوں نے غَیْرَ مُجَلَّیْنَ روایت کیا ہے اِجْلَاءٌ سے یعنی ملک بدر کرنا)

حَلَبٌ یا حَلْبٌ یا حِلَابٌ دودھ دوہنا۔

حَلَبٌ اور حُلُوْبٌ جمع ہونا۔

مَالَہٗ حَلَبٌ وَلَا جَلَبٌ۔ نہ اُس کے پاس اونٹنیاں ہیں نہ اونٹ۔

وَمِنْ حَقِّھَا حَلَبُھَا عَلَی الْمَاءِ۔ دودھ والے جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں) ان کا دودھ دوہا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)۔

قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُھَا تَسْعٰی۔ اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر دودھ بہہ رہا تھا۔ دوڑ رہی تھی (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈ رہی تھی)۔

فَاِنْ رَضِیَ حِلَابَھَا اَمْسَکَھَا۔ اگر اس جانور کے دودھ پر راضی ہو جائے (یعنی جتنا دودھ دے) تو اس کو رکھ لے۔

حِلَابٌ۔ اُس برتن کو بھی کہتے ہیں، جس میں دودھ دوہا

جاتا ہے۔

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِشَيْءٍ مِّثْلَ الْحِلَابِ۔ آں حضرت صلعم جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے، اتنا بڑا جیسا دُودھ دُوہنے کا برتن ہوتا ہے۔ امام بخاری نے حِلَاب کو ایک قسم کی خوشبو سمجھا۔ بعضوں نے کہا، اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جُلَّاب ہے جو معرب ہے بمعنی گلاب کی خوشبو۔ مگر گلاب کو غسل کے شروع میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہہ جائے گا۔ دوسرے صحیح بخاری کے کُل نسخوں میں یہ لفظ بہ حائے حطی روایت کیا گیا ہے۔ کرمانی نے کہا "جلاب" کی روایت غلط ہے)۔

فَأَتِيَ بِالْحِلَابِ۔ میں دودھ لے کر آتا۔

إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ۔ دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بچا رہ

وَلَا حَلُوبَةَ فِي الْبَيْتِ۔ گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی

اِبْغِنِي نَاقَةً حَلْبَانَةً رَكْبَانَةً۔ میرے لئے ایک اونٹنی ڈھونڈھو جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے۔

اَلرَّهْنُ مَحْلُوبٌ۔ جو جانور گروی ہو تو گروی دار (یعنی مرتہن) اس کا دودھ دُوہ سکتا ہے (اور اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یہ اس کا عوض ہوگا جو مرتہن اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور نگرانی کرے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتہن کو اپنی محنت اور نگرانی کے معاوضہ میں شئ مرہونہ سے فائدہ اٹھانا درست ہے اور یہ ربٰو میں داخل نہیں۔ مثلاً مکان مرہونہ میں مرتہن بغرض حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتہن اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے)۔

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِيرَ۔ اور ابر سے ہم پانی چاہیں۔

كَانَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوسَ الْحَلَبِ۔ آنحضرتؐ جب کھانے کے لئے بُلائے جاتے تو اس طرح بیٹھتے جیسے کوئی دودھ دُوہنے کے لئے بیٹھتا ہے (یعنی گھٹنوں کے بل)

أَحْلُبُ فَتُلُّ الْكُرُّمِ۔ میں بیٹھ کر دوہتا تھا۔

لَا تَسْقُونِي حَلَبَ امْرَأَةٍ۔ عورت کا دُوہا ہوا دودھ مجھ کو مت پلاؤ (کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا معیوب ہے۔ ابن جوزی نے کہا ابراہیم حربی نے کہا عورتیں جب دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں، اُن کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں اس لئے آپ نے عورتوں کے دُوہے ہوئے دودھ سے نفرت کی۔ سبحان اللہ ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی۔ افسوس اُن مسلمانوں پر ڈھیرنیوں اور چمارنیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سیندھی پیتے ہیں، تو گو دو گونہ ہے ایک تو سیندھی خود حرام دوسرے اس کی پلانے والی میلی کچیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ يُوَافِقُكُمْ عَدُوُّكُمْ حَلَبَ شَاةٍ نَثُورٍ۔ کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک کھلے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے (نثور وہ بکری جس کے تھن کا سوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھار اس میں سے موٹی نکلے)۔

ظَنَّ أَنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَسْتَحْلِبُونَ لَهُ۔ سعد بن ... یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْلَبَ الْقَوْمُ یا اِسْتَحْلَبَ الْقَوْمُ۔ جب لوگ جمع ہو جائیں (اصل میں اِحلاب کے معنے دُودھ دوہنے میں مدد ...)

رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحَلَّبُ فُوهُ فَقَالَ أَشْتَهِي جَرَادًا مَقْلُوًّا۔ میں نے عمرؓ کو دیکھا، اُن کی رال بہنے کو تھی ... پانی آگیا تھا، کہنے لگے جی چاہتا ہے بھنی ہوئی ٹڈی کھاؤں۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْحُلْبَةِ لَاشْتَرَوْهَا بِوَزْنِهَا ذَهَبًا۔ اگر لوگ جانیں جو فائدہ میتھی میں ہے تو سونا دے کر اس کے ہموزن خرید کریں۔ (مؤلف کہتا ہے ... میں میتھی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکاریوں میں میتھی کی بھاجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ دافع قبض اور دافع درد بواسیری ہے۔ بعضوں نے کہا "حُلبہ" ایک جنگلی ...

(درخت کا پھل ہے۔ اور عرفج اور قتاد کو بھی حلبہ کہتے ہیں۔)

اَحْلَبَ الرَّجُلُ۔ جب اس کی اونٹنی مادہ جنے جیسے اَجْلَبَ الرَّجُلُ جب اُس کی اونٹنی نر جنے۔

اَلْاِسْلَامُ بَسِیْرُ الْمِضْمَارِ جَامِعُ الْحَلْبَةِ۔ اسلام کے دین کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)۔

یُسَمَّی الَّذِیْ یَلِی السَّابِقَ فِی الْحَلْبَةِ مُصَلِّی۔ جو گھوڑا آگے بڑھ جانے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں) اس کو مُصَلِّی کہتے ہیں (کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھوں کے محاذی رہتا ہے)۔

مَحْلَبٌ دودھ دوہنے کا مقام۔

حَلْتٌ۔ مونڈنا، ادا کرنا۔

حِلْتِیْتٌ اور حِلْتِیْثٌ اور حِلْتِیْتٌ اور حِلْتِیْثٌ۔ ہینگ۔

حَلْجٌ۔ گوز لگانا، ذرا ذرا چلنا، روئی میں سے بنولے نکال کر اس کو صاف کرنا (اسی سے مَحْلَاجٌ یعنی روئی صاف کرنے والا۔ حسین بن منصور حلاج یا منصور بن حلاج تمیمی ایک شخص گزرا ہے۔ جو الوہیت کا دعوے کرتا تھا "انا الحق" کہتا تھا۔ آخر علماء کے فتوے سے قتل کیا گیا)۔

دَعْ مَا تَحَلَّجَ فِیْ صَدْرِكَ وَتَخَلَّجَ۔ جو چیز تیرے سینے میں کھٹکے اور خلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں شک ہو کہ درست ہے یا نادرست، اُس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)۔

لَا یَتَحَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ طَعَامٌ۔ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے (یعنی جو کھانا حلال ہے، جیسے مرغی وغیرہ، اس کے کھانے میں تردد مت کر۔ ایک روایت میں لَا یَتَخَلَّجَنَّ ہے اسی معنی سے)۔

حَتّٰی تَرَوْهُ لَا یَحْلِجُ فِیْ قَوْمِهٖ۔ یہاں تک کہ اس کو دیکھو کہ اپنی قوم کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں یَخْلِجُ ہے)۔

مِحْلَجٌ وہ لکڑی جس سے روئی دھنکتے ہیں۔

حَلْسٌ۔ برابر بارش ہوتی رہنا، زکوٰۃ میں جانور کے بدل نقد پیسہ لینا۔

حَلَسٌ۔ جھول اُڑھانا، اقامت کرنا۔

عَدَّ مِنْهَا فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ۔ اُن فتنوں میں سے ایک احلاس کا فتنہ شمار کیا۔ (یہ حِلْسٌ کی جمع ہے۔ یعنی وہ کملی جو پالان کے تلے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے۔ جیسے یہ کملی اونٹ کی پیٹھ پر برابر پڑی رہتی ہے۔ ویسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں برابر قائم رہے گا۔)

جِبْرِیْلُ سَاقِطٌ كَالْحِلْسِ الْبَالِیْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ جبرئیلؑ خدا کے ڈر سے پرانی کملی کی طرح پڑے ہوئے ہیں (ایک روایت میں كَالْحِلْسِ اللَّاطِئِ ہے۔ یعنی چپکی ہوئی کملی کی طرح)

كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِكُمْ۔ اپنے گھروں کی کملیاں بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں پڑے رہو باہر نہ نکلو)۔

كُنْ حِلْسَ بَیْتِكَ حَتّٰی تَاْتِیَكَ یَدٌ خَاطِئَةٌ اَوْ مَنِیَّةٌ قَاضِیَةٌ۔ اپنے گھر کی کملی بن رہ، یہاں تک کہ گنہگار ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم آکر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت جو فیصلہ کرے (قصہ ہی چکا دے)۔

قَامَ اِلَیْهِ بَنُوْ فَزَارَةَ فَقَالُوْا یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَحْنُ اَحْلَاسُ الْخَیْلِ فَقَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ فُرْسَانُهَا بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے نمدے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں یہ انھوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہ گری جتانے کو) حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم سائیس ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)۔

اِسْتَحْلَسْنَا الْخَوْفَ۔ ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت خوف کی حالت رہتی ہے)۔

عَلٰی مِائَةِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا (حضرت عثمانؓ نے جنگ عسرۃ میں کہا، جب مسلمانوں کو سواری اور خرچہ کی بڑی تکلیف تھی) سو اونٹ مع اُن کی جھولوں اور پالانوں

کے میں دیتا ہوں (آنحضرت ؐ نے حضرت عثمان رضؓ کی اس ہمت کو دیکھ کر فرمایا) مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَہٗ۔ یعنی عثمان پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں، کیونکہ یہ عبادت تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہوگئی۔ یا عثمان کو اب کوئی بُرا عمل جو اس کے بعد کریں، کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ نیکی اُن کی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگئی۔ اور بہشت کے سزاوار بن گئے۔ اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہوجائے گی اُس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَہَا وَلُحُوْقَہَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِہَا۔ کیا تو نے جنوں کو اور ان کی ناامیدی کو اور اپنی اونٹنیوں اور کملیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا (مطلب یہ کہ جن جابجا متفرق ہوگئے ہیں اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہوکر چلدیئے ہیں اب آسمان کی خبر لانے سے ناامید ہوگئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند ہوگیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چلدیئے)۔

مُحْلَسٌ اَخْفَافُہَا شَوْکًا مِّنْ حَدِیْدٍ۔ اُن کے سُموں میں لوہے کے کانٹے جوڑ دیئے جائیں گے (تاکہ وہ اپنے مالکوں کو روندیں جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے)۔

فِیْ شَرِّ اَحْلَاسِہَا۔ بُرے سے بُرے کپڑوں میں (خراب کپڑوں کو حِلْسٌ قرار دیا، جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں)

کُنْ حِلْسَ الْبُیُوْتِ مِصْبَاحَ اللَّیْلِ۔ گھر کی کملی اور چراغ بن جا (یعنی گھر ہی میں پڑا رہ باہر مت نکل)۔

کُنْ حِلْسًا مِّنْ اَحْلَاسِ الْبُیُوْتِ۔ گھر کی کملیوں میں سے ایک کملی بن جا۔

حَلِسٌ۔ بہادر، دلیر۔

حَلْفٌ یا حِلْفٌ یا حَلِفٌ یا مَحْلُوْفٌ یا مَحْلُوْفَۃٌ یا مَحْلُوْفَاءَ ۔ قسم کھانا۔

مُحَالَفَۃٌ۔ آپس میں قول و قرار، عہد پیمان کرنا۔

اِنَّہٗ حَالَفَ بَیْنَ قُرَیْشٍ وَّ الْاَنْصَارِ۔ آنحضرتؐ نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد و پیمان کرادیا (یعنی بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد)۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِنَا مَرَّتَیْنِ۔ آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں دوبار بھائی چارہ کرایا۔

لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں وہ معاہدہ نہیں ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہوا کرتا تھا (ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی اور عہد کرتا، اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے ممانعت ہوئی لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے، یا حق بات کو جاری کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔)

وَجَدْنَا وِلَایَۃَ الْمُطَیِّبِیْ خَیْرًا مِّنْ وِّلَایَۃِ الْاَحْلَافِیِّ۔ (حضرت ابن عباسؓ نے کہا) ہم نے تو مطیبی یعنی ابوبکر صدیق رضؓ کی حکومت کو احلافی یعنی حضرت عمر رضؓ کی حکومت سے بہتر پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبد الدار کے لوگوں سے بعض کام لینے چاہے، جیسے کعبہ کی دربانی، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ۔ عبد الدار کے لوگوں نے انکار کیا، اب ہر فریق نے اپنے دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا۔ چنانچہ عبد الدار کی طرف جو قبائل تھے ان کو احلاف کہتے تھے۔ وہ چھ قبیلے تھے، عبد الدار، جمح، مخزوم، عدی، کعب، سہم۔ حضرت عمر رضؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ اُدھر عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا، ایک پیالہ خوشبو سے بھرا ہوا لائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا، اس میں ہاتھ ڈبو کر عہد کرو۔ تین قبیلے ان کے شریک ہوئے اسد اور زہرہ اور تیم۔ انھوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد موکد کیا، ان کو مطیبین کہنے لگے، یعنی خوشبو لگائے گئے۔ ابوبکر صدیق رضؓ ان لوگوں میں تھے۔)

لَمَّا مَاتَتِ الصَّابِئَۃُ عَلٰی عُمَرَ قَالَتْ وَاسْتَمِلَّا الْاَحْلَافِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ وَالْمُحْتَلِفُ عَلَیْہِمْ

يَعْنِي الْمُطَيَّبِيْنَ۔ جب رونے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں رونے لگی وا سیدَ الاحلاف کے سردار! تو ابن عباسؓ نے کہا، بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار، جن کے مقابلہ میں حلف لی گئی تھی، یعنی مطیبین کے (عبداللہ بن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے۔ حضرت عمرؓ جیسے احلافی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطیبین کے بھی سردار تھے۔ کیونکہ دونوں فریق مومن تھے، اور آپ امیر المومنین تھے)۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا۔ جو شخص سمجھ بوجھ کر ایک کام پر قسم کھائے، پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے۔

اَحَالِفُكَ مُنْذُ الْيَوْمِ۔ میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کرتے، حالانکہ تم نے آنحضرتؐ سے اس کی ممانعت سنی ہے)۔

مَا اَمْضٰى جَنَانَهٗ وَ اَحْلَفَ لِسَانَهٗ۔ اس کا دل کیا مضبوط ہے، اس کی زبان کیسی تیز ہے؟

اَنَا الَّذِيْ فِي الْحَلْفَاءِ۔ (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں عبیدہ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے تو کہنے لگا) میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہے (حلفاء ایک مشہور گھاس ہے۔ بعضوں نے کہا بانس بن، مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور ٹھنڈک کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے)۔

اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ۔ جب تو وہ قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا۔

اِنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا۔ بنی کنانہ نے قریش کے لوگوں سے معاہدہ کیا۔

لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ خدا کے سوا اور کسی مخلوق کی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جس نے غیر خدا کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ تو شاید یہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے اور دوسرے یہ کہ یہ قسم نہیں ہے بلکہ محاورہ ہے عرب کا، جو بغیر ارادۂ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی قسم لغو ہے جیسے ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں، اجی نہیں تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے اُن کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا۔ شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عمداً اور قصداً تعظیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے۔ اور اسی کو حلف کہتے ہیں۔ ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبرؐ کی یا اور کسی ولی کی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے)۔

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ جو کوئی شخص جھوٹ موٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے۔ گو اس کی نیت یہودی ہو جانے کی نہ ہو تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اُس نے کہا (یعنی یہودی ہو جائے گا[1] اس لئے کہ زبان سے اُس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے)۔

مجمع البحار میں ہے اگر لات و عزّیٰ کی قسم کھائے اور دل میں اُن کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہوگا مگر گنہگار ہوگا اس لئے کہ جھوٹ بولا۔ کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی، قسم کھا کر اس کو معظم کیا۔ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات و عزّیٰ کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہراً کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات و عزّیٰ کی قسم کھائے وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں کیا ہے۔

وَالْحَلِيْفَيْنِ۔ دو قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد

[1] امام ترمذی نے کہا یہ بطریق تغلیظ کے فرمایا تاکہ لوگ ایسی قسموں سے احتراز کریں۔ ۱۲ منہ

اور غطفان۔

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ حَلَفَ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ۔ عبد اللہ بن عمرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے کیونکہ وہ واقعہ حرہ میں گم ہوگیا اس کی نعش بھی نہیں ملی، اور آنحضرتؐ کو بھی اس کے دجال ہونے کا گمان تھا۔ یہاں سے یہ نکلتا ہے کہ جس امر کا گمان غالب ہو آدمی اس کے بارے میں قسم کھا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پائے کہ اس کے اتنے روپیہ فلاں شخص کے پاس جمع ہیں تو وہ اس پر قسم کھا سکتا ہے۔)

بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ۔ جھوٹی قسم کے ساتھ۔

لَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام میں کوئی نیا عہد و پیمان نہ نکالو (جیسا جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور فتنہ مچانے کے لئے تیسرے سے عہد و پیمان کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان مظلوم کی مدد یا نیک کام کے لئے ہو، وہ تو اسلام کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا)۔

بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ۔ تیرے حلفاء کے قصور میں (تو پکڑا گیا ہے)۔

حُلَفَاءُ۔ حلیف کی جمع ہے۔ یعنی وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کیا گیا ہو۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ جو شخص لات و عزّیٰ کی قسم کھائے وہ لا الٰہ الا اللہ کہے، (از سر نو تجدید ایمان کرے، لات و عزّیٰ کی طرح وہ سب چیزیں ہیں جن کی مشرکین تعظیم اور عبادت کیا کرتے تھے اور ہماری شریعت میں ان کی تعظیم مطلقاً نہیں رہی، لیکن اگر ہماری شریعت میں بھی ان کی تعظیم باقی رہی ہو۔ مثلاً کوئی حجر اسود یا کعبہ یا زمزم یا مقام ابراہیم یا صفا و مروہ کی قسم کھائے، اسی طرح اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ یا مومنین کی یا ان کی قبروں کی، تو وہ کافر نہ ہوگا گو گنہگار ہوگا ابن اثیر نے کہا ایسی قسموں میں کفارہ لازم نہ ہوگا بلکہ استغفار کافی ہے۔)

أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ۔ دیکھو میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

ذُو الْحُلَيْفَةِ۔ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل دور پر۔

حَلْقٌ۔ حلق پر مار لگانا (جیسے فادُ دل پر مار لگانا)، بھرا اندازہ کرنا، کاٹنا، مونڈھنا۔

تَحْلِيقٌ۔ حلقہ کرنا، مونڈھنا، بلند ہونا۔

كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔ آپؐ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج سپید اور بلند ہوتا، (اس میں زردی نہ آتی)۔

حَلَّقَ الطَّائِرُ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ يا فِي جَوِّ السَّمَاءِ پرندہ آسمان میں چڑھ گیا (ازہری نے کہا شروع دن میں تحلیق کے معنی سورج کا بلند ہونا اور اخیر دن میں نیچے گرنا)۔

فَحَلَّقَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُحَلِّقَاتِ۔ جو پرندے آسمان میں اڑ رہے ہوں (ابھی پکڑے نہ گئے ہوں) ان کی بیع سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ پرندہ پکڑا جاتا ہے یا نہیں اسی طرح مچھلی کی بیع دریا میں یا میوے کی بیع درخت پر جب وہ کچا ہو یا گیہوں یا چاول یا اناج کی بیع جب وہ بالی میں ہو اور پختہ نہ ہوا ہو منع ہے)

فَهَمَمْتُ أَنْ أَطْرَحَ نَفْسِي مِنْ حَالِقٍ۔ میں نے قصد کیا اپنے تئیں اونچے پہاڑ سے گرا دوں (خودکشی کر لوں)۔

فَبَعَثْتُ إِلَيْهِمْ بِقَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَبَ النَّاسُ فَحَلَّقَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ إِلَيَّ وَقَالَ تَزَوَّدْ مِنْهُ وَاطْوِهِ۔ (حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کی قمیص لوگوں کے پاس بھیجی، وہ اس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے (آنحضرتؐ کو یاد کر کے۔ سبحان اللہ

در نمازم خم ابروے تو بیاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

ابو بکر صدیقؓ نے وہ قمیص اٹھا کر میری طرف پھینکی اور کہا

(پھر) کرکے رکھ دے۔

نَہٰی عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصَّلوٰۃِ۔ نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں عَنِ التَّحَلُّقِ ہے جوہری نے کہا حَلْقَۃٌ کی جمع حَلَقٌ ہے، بفتحتین۔ بعضوں نے کہا مفرد حَلَقَۃٌ ہے۔ بعضوں نے کہا دونوں صحیح ہیں حَلْقَۃٌ اور حَلَقَۃٌ، لیکن شیبانی نے کہا حَلَقَۃٌ تو حالِقٌ کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا)۔

لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النِّیَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِیْنَ سوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے جو حلقہ باندھے بیٹھے ہوں۔

اَلْجَالِسُ وَسَطَ الْحَلْقَۃِ مَلْعُوْنٌ۔ حلقے کے بیچ میں (مرکز کی طرح) بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی پیٹھ اس کی طرف ہوگی وہ بُرا مانیں گے، اُس پر لعنت کریں گے بُرا کہیں گے)۔ طیبی نے کہا مراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں آئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پاکر ان کے بیچ میں جاکر بیٹھ جائے، تو اس سے آپ نے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا بھانڈ مراد ہے تو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے یا شعبدے دکھاتا ہے)۔

لَا حِمَی اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ وَذَکَرَ مِنْہَا حَلْقَۃَ الْقَوْمِ (تین) مقام محفوظ ہو سکتے ہیں، ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ بیان کیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گردنیں پھاند کر اندر نہ آنے دیں)۔

نَہٰی عَنْ حِلَقِ الذَّہَبِ۔ سونے کے چھلے پہننے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی مردوں کو)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّحَلِّقَ حَبِیْبَہٗ حَلْقَۃً مِّنْ نَّارٍ فَلْیُحَلِّقْہُ حَلْقَۃً مِّنْ ذَہَبٍ۔ جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا ایک چھلہ پہنائے، وہ اس کو سونے کا چھلہ پہنائے (محبوب سے مراد بیٹا، بیٹی، بیوی وغیرہ ہے اور بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی زیور پہننا درست نہیں رکھا ہے)۔

فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ ہٰذِہٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْہَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْہَا وَعَقَدَ عَشَرًا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا روزن ہو گیا اور آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی کا، یعنی دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)۔

مَنْ فَکَّ حَلْقَۃً فَکَّ اللہُ عَنْہُ حَلْقَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جو شخص دنیا میں کسی بردے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے طوقِ غلامی نکال ڈالے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن مصیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا اُن میں سے ایک مصیبت کو اُس سے دفع کر دیا جائے گا)۔

وَلِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَیْضَاءُ وَالْحَلْقَۃُ۔ جتنی اشرفیاں اور روپے اور ہتھیار ہیں وہ سب آنحضرتؐ کے ہیں (بعضوں نے کہا حلقہ سے زرہ مراد ہے)۔

اِنَّ لَنَا اَغْفَالَ الْاَرْضِ وَالْحَلْقَۃَ۔ جو زمینیں خالی ہیں (بنجر یا افتادہ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں۔

تُنْزَعُ مِنْکُمُ الْحَلْقَۃُ۔ تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے

لَیْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ اَوْ حَلَقَ۔ وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) چلّائے یا بال منڈائے

لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَۃَ وَالسَّالِقَۃَ وَالْخَارِقَۃَ آں حضرتؐ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو (مصیبت کے وقت) بال منڈا ڈالتی ہیں، چلّا چلّا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں (بعضوں نے کہا:

حَالِقَۃٌ سے وہ عورت مراد ہے جو اپنے منہ کے رونئیں کو زینت کے لئے منڈاتی ہے۔

اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ۔ یا اللہ حج اور عمرے میں سر منڈانے والوں کو بخش دے (تین بار آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے، تو حج اور

عمرے میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہوگا۔ باقی اوقات میں بال رکھنا افضل ہے اور سر منڈانا بھی جائز ہے۔ لیکن بعض نے سر منڈانا مکروہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے سِیمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ ان کی نشانی منڈے ہوئے بال ہیں۔

دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ اَلْبَغْضَاءُ وَھِیَ الْحَالِقَۃُ۔ تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آگئی وہ کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے (اس کی وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی)۔

اِنَّہٗ قَالَ لِصَفِیَّۃَ عَقْرٰی حَلْقٰی۔ آنحضرت صلعم نے ام المؤمنین صفیہؓ کو فرمایا (جب ان کو عین کوچ کے قریب حیض آگیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے حلق میں درد پیدا کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رُو سے یوں مشہور ہے عَقْرًا حَلْقًا اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے اسی طرح منحوس اور موذی عورت کے لئے بھی)

مؤلف کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عقر سے بانجھ ہونے کے معنی میں مستعمل ہو، اسی طرح حلقی بمعنی "مخلوقہ" اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا "اری بانجھ سر منڈی" مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور اس فقرہ سے بد دعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل عرب خفگی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں

لَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ کُنَّا نَعْمِدُ اِلَی الْحُلْقَانَۃِ فَنَقْطَعُ مَا ذَنَّبَ مِنْھَا۔ جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے، اُس گدر کھجور میں سے جس کی دو تہائی پک جائیں اُتنی نکال کر پھینک دیتے جتنی پکی ہوتی (اور باقی کا نبیذ بناتے، کیونکہ گدر اور پکی کھجور دونوں کو ملا کر اس کا نبیذ بنانے سے آپ نے منع فرمایا تھا اس لئے کہ اس میں جلدی نشہ آجاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ کھجور دُم کی طرف سے پکنی شروع ہوتی ہے، اس کو تَذْنُوبَہ کہتے ہیں جب آدھی پک جاتی ہے تو اس کو مجزّع اور جب دو تہائی پک جاتی ہے تو اس کو حُلْقَان کہتے ہیں)۔

مَرَّ بِقَوْمٍ یَنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَ الْحُلْقَانِ۔ کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو خشک اور گدر کھجور کھا رہے تھے (بعضوں نے کہا ثَعْدٌ وہ کھجور گدر جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک گئی ہو یعنی رُطَبٌ۔ بعضوں نے کہا نرم گدر کھجور)۔

حَتّٰی یَاْخُذَ بِحَلْقَۃِ الْبَابِ۔ یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا کڑا تھام لے گا۔

تَھْوِیْ بِیَدِھَا اِلٰی حَلْقِھَا یَا حِلَقِھَا اپنے ہاتھ کو حلق کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلّوں کی طرف (ایک روایت میں حَلْقَتِھَا ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے)

سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے کیونکہ صحابہؓ کے زمانہ میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سر منڈاتے اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت سر گھٹانا لازم کر لیا تھا۔ بعضوں نے کہا "تحلیق" سے مراد داڑھی اور سر اور سارے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خوارج داڑھیاں نہیں منڈاتے تھے۔ بعضوں نے کہا تحلیق سے مراد خون ریزی ہے اور قتلِ عام میں تو خارجیوں کا اصلی کام تھا۔ انھوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل سمجھ رکھا تھا۔ بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے جیسے ہمارے زمانے میں بعضے نام کے مسلمان فروعی ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے کہ حقیقت میں شرک کیا چیز ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ بے ضرورت سر منڈانا مکروہ ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہوتی ہے حرام ہو یا مباح۔ مگر ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر بالوں کی خدمت اور نگرانی کر سکتا ہو یعنی کنگھی تیل وغیرہ۔ تب تو بال رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو سر منڈانا افضل ہے)۔

مؤلف کہتا ہے نووی کا یہ کلام مسلّم نہیں ہے جب آنحضرتؐ نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ یہ ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں ہے

اور صحیح یہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ سر منڈانا مکروہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بدنما بھی معلوم ہوتا ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کتروا کر چھوٹے چھوٹے رکھے، جڑ سے گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں، جو خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس شخص نے بال منڈانا لازم کرلیا ہے یا خواہ مخواہ لوگوں کو سر منڈانے کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل ہے۔

سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے (انہوں نے سر منڈانا اپنا شعار کرلیا تھا تاکہ لوگ ان کو بڑا زاہد اور پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے مگر کیا فائدہ ایمان کا اصلی رکن ان میں نہ تھا۔ یعنی اللہ اور رسول کی محبت جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے)

حَلَاقِیْھُمْ۔ ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن ان کے حلقوں میں رہ جائے گا، نیچے نہیں اُترے گا۔ طیبی نے کہا خارجیوں کی نشانی جو تحلیق بتلائی اُس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال مونڈنے میں مبالغہ کریں گے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سر منڈانا برا ہے کیونکہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کرلیں تو وہ بری نہیں ہو جاتی جیسے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا برا ہے۔ بعضوں نے تحلیق سے یہ مراد لیا ہے کہ وہ حلقے باندھ باندھ کر لوگوں کو بٹھلائیں (اسی طرح تحالق سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کا سر مونڈیں گے)

اِنَّکُمْ اَھْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ۔ تم تو ہتھیاروں اور قلعوں والے لوگ ہو۔

مَرَّ مُعَاوِیَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ۔ معاویہ ایک حلقہ پر گزرے (یعنی لوگوں پر جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے)۔

نَھَانَا عَنِ الْحِلَقِ۔ ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا (یعنی جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے)۔

وَاَنْ یَّتَحَلَّقُوْا قَبْلَ الْجُمُعَةِ۔ اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں (طیبی نے کہا کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی ہیئت کے خلاف ہے اور اکثر حلقوں میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مذاکرۂ علمی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے ہی تحیۃ المسجد کا دوگانہ پڑھنا چاہیے اُس کے بعد ذکر الٰہی کرتا رہے اور خطبہ سننے کے لئے خاموش بیٹھے، یا سنت اور نفل پڑھے۔ البتہ نماز کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے)۔

فَرَاٰنَا حِلَقًا عِزِیْنَ۔ آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

فَصَاغَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةٍ۔ آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی، چاندی کا چھلّہ۔

مَحَالِقُ۔ کھرکھرے سخت کمبل، جن سے بال اُکھڑ جائیں۔

اِتَّقُوا الْحَالِقَةَ۔ اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو مونڈ ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے)۔

کَاَنِّیْ بِھِمْ حِلَقٌ یَتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے مردوں کو دیکھا وہ حلقے حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں۔

اِنَّهُ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رُؤُسَ مَنْ تَرَوْنَ۔ وہ اس شخص کا بیٹا ہے، جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر مونڈھا (یعنی قتل کیا)۔

حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا۔

حَلْقَمَةٌ گلا کاٹنا یعنی نرخرہ (نلا)

حُلْقُوْمٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَلَاقِیْمُ

یَمْنَعُ النَّاسَ فِیْ اَمْصَارِھِمْ وَیَأْمُرُ بِھَا فِیْ حَلَاقِیْمِ الْبِلَادِ۔ حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ پڑھنے سے روکتا ہے (کہتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ نہ پڑھے) اور شہروں کے آخری کناروں میں جمعہ کا حکم دیتا ہے۔ (یہ امام حسن بصری رح کا قول ہے)۔

حَلَكٌ۔ بہت کالا ہونا۔ جیسے حُلْكَةٌ ہے۔

وَ تَرَكْتِ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا۔ (ایسا سخت قحط ہوا) اونٹنی کو جلا کر کوئلہ کر دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اَسْوَدُ حَالِكٌ۔ یعنی کالا بھجنگ، بہت کالا)۔

حَلٌّ۔ کھولنا، توڑنا۔

حُلُوْلٌ۔ اُترنا۔

حِلٌّ۔ حلال ہونا، آدمی کا احرام سے باہر آنا حرم کے علاوہ اور دوسرے مقامات۔

طَيَّبْتُهٗ لِحِلِّهٖ وَ حِرْمِهٖ۔ میں نے آنحضرت صلعم کے اُس وقت خوشبو لگائی، جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت میں یوں ہے۔

لِاِحْلَالِهٖ حِيْنَ حَلَّ۔ احرام سے باہر آتے وقت جب آپ نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حِلٌّ۔ وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو۔)

اَحَلَّ الرَّجُلُ۔ احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر حِل میں آگیا، یا حلال مہینوں میں داخل ہوا۔

اَحِلَّ بِمَنْ اَحَلَّ بِكَ۔ جو شخص احرام کا خیال نہ کر کے حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اُس سے حلال بن جا (اس کا مقابلہ کر یا جو شخص تیری حرمت بگاڑنا چاہے تو بھی اس کی حرمت بگاڑ)

مَنْ حَلَّ بِكَ فَاَحْلِلْ بِهٖ۔ جو شخص تیری وجہ سے (تجھ کو مار کر یا تجھ سے لڑ کر) حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال بن جا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ پر حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ مت کر گو تو احرام باندھے ہو۔)

حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ (عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہئے، وہ کہا کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب) عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ درست ہوا۔

لَسْتُ اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَ هِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ۔ میں زمزم کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ پینے والے کو اجازت ہے۔

وَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ مگر میرے لئے صرف ایک گھڑی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فتح کے دن (جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام کے)۔

تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے (جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہو گئے جیسے بات کرنا، ہنسنا، کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام ہے (جب السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے منافی ہیں حلال ہو گئے (اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تکبیر تحریمہ فرض ہے ویسے ہی لفظ سلام بھی، مگر حنفیہ نے اوّل کو تو فرض رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا)۔

لَا يَمُوْتُ لِمُؤْمِنٍ ثَلٰثَةٌ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں (اور وہ صبر کرے) تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں، مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (قسم سے اللہ تعالے کا یہ قول مراد ہے وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے یا دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں فَيَلِجَ النَّارَ

مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً مِّنْ وَّرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَطَوِّعًا لَمْ يَاْخُذْهُ الشَّيْطٰنُ وَ لَمْ يَرَ النَّارَ تَمَسُّهٗ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے (ثواب سمجھ کر) مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تاکتا رہے) تو شیطان اس کو پکڑ نہ سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو اپنے بدن سے چھوتی ہوئی بھی نہیں دیکھنے کا مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)۔

وَ قَعْهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ۔ اُن کا زمین پر گرا کم

قُوْمِيْ اِلَيْهَا فَتَحَلَّلِيْهَا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کی نسبت یوں کہا اس کا ڈیلو) دامن کتنا لمبا ہے۔ آنحضرت

نے اُن سے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی، اُٹھ اس سے معاف کرا، (اللہ اکبر اتنی ذرا سی بات بھی غیبت میں داخل ہوئی۔ غیبت سخت گناہ ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرائے ساقط نہیں ہو سکتا۔ دوسرے بڑے بڑے گناہ، جیسے لواطت، زنا، شراب خواری، اللہ کے حق ہیں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، لیکن غیبت ان سب سے زیادہ سخت ہے پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پرہیز کرنا بہت کم کر دیا ہے، اللہ رحم کرے)۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ مِّنْ اَخِيْهِ فَلْيَسْتَحِلَّهُ جس شخص پر اُس کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اُس نے لے لیا ہو (مثلاً اس کا مال دغا اور فریب یا جبراً یا چوری سے لے لیا ہو یا اس کی غیبت کی ہو یا اُس کو برا کہا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی بیوی یا لونڈی پر نظر بد کی ہو، یا اس سے فعلِ شنیع کیا ہو) تو وہ (دنیا ہی میں) اس سے معاف کرا لے۔

حِلًّا اُمَّ فُلَانٍ اے فلاں کی ماں اپنی قسم کھول ڈال (یہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھائی تھی کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی)۔

حِلًّا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَا تَقُوْلُ (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمر رض سے کہا) اے امیر المؤمنین! آپ جو فرماتے ہیں اس (قول) سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کلام صحیح ہو جائے اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو)۔

ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ۔ جب اس کافر کی طاقت جاتی رہی تو اس نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ ابوقتادہ کا کلام ہے)۔

وَاَتَحَلَّلُ (حضرت انس سے لوگوں نے کہا تم نے جو آنحضرت سے سنا ہے اُس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو) انھوں نے کہا کچھ بیان (کروں) اور کچھ نہ بیان کروں)۔

سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ آنحضرت صلعم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا حل (یہ) کہ قرآن کی تلاوت سرے سے شروع کرے، پھر ختم کر کے پھر شروع کر دے (جیسے مکہ کے قاری کیا کرتے ہیں۔ جب قرآن شریف ختم کرتے ہیں تو پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمٓ (البقرہ) مفلحون تک پڑھتے ہیں) (بعضوں نے کہا حال مرتحل سے یہ مراد ہے کہ غازی ایک جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)۔

اَحِلُّوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ۔ شرک کی تنگی سے نکل کر توحید کی فراخت میں آؤ، اللہ تعالٰی تمہارے گناہ بخش دے گا (ایک روایت میں اَجِلُّوا اللّٰهَ ہے یعنی اللہ تعالٰی کی عظمت کرو)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔ اللہ تعالٰی نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی (حلالہ یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وطی کر کے پھر اس کو طلاق دیدے گا تاکہ وہ عورت اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)

لَا اُوْتٰى بِحَالٍّ وَلَا مُحَلَّلٍ اِلَّا رَجَمْتُهُ۔ میرے پاس جب کوئی ایسا شخص آئے گا، جس نے حلالہ کیا ہو یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کرایا گیا ہو تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا (یہ کسی صحابی کا قول ہے انھوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا، تاکہ لوگ حلالہ کرنے اور کرانے سے باز رہیں)

لَا تَحِلُّ لَهُ اِلَّا مِنْ حَيْثُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ (کسی نے مسروق سے پوچھا، اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، وہ اس کو دو طلاق دیدے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال ہو گی؟ انھوں نے کہا) نہیں حلال نہیں ہو گی۔ مگر جب اسی طریق سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور وہ اس کو دو طلاق دے)۔

اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو اپنے ہمسایہ کی جورو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا فرض ہے)۔

اِنَّهُ يَزِيْدُ فِي الْحَلَالِ۔ حضرت عیسیٰ (جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کا نام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے

آپ کی اولاد ہوگی، حضرت عیسیٰ ع نے آسمان کی طرف اُٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ تجرد اور توکّل اور درویشی میں بسر کی)۔

فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ رِیْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ ع اُتریں گے تو) جس کافر کو آپ کے سانس کی خوشبو پہنچے گی، وہ مرجائے گا اس کا مرنا واجب ہوجائے گا۔

لَا یَحِلُّ بمعنی یَجِبُ کے ہے۔ جیسے وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْیَةٍ میں حَرَامٌ معنی وَاجِبٌ کے ہے (جیسے پہلے حق تعالےٰ نے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عنایت ہوگا۔ دجّال جب آپ کی خبر سُنے گا تو ڈر کی وجہ سے بھاگتا پھرے گا باب لُدّ کے پاس جو ملک شام میں ہے، آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردود آپ کے دم کے اثر سے فوراً واصل جہنم ہوگا)

حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ اس کے لئے میری سفارش واجب ہوگئی (یا میری سفارش اس پر اُتر آئے گی، اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَا یَحُلُّ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ۔ بیمار تندرست کے پاس نہ اُترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہوجائے تو وہ یہ نہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی، حالانکہ بیماری لگنا (عدویٰ) ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا یُنْحَرُ حَتّٰی یَبْلُغَ مَحِلَّهٗ۔ ہدی کا جانور نحر نہ کیا جائے، جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک (یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے تو مَحِلٌّ زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے)

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا (آنحضرت ص حضرت عائشہ رض کے پاس آئے، پوچھا کچھ کھانے کو تمہارے پاس ہے؟ اُنھوں نے کہا کچھ نہیں تھوڑا گوشت نسیبہ لونڈی نے جو اُس کو صدقہ میں ملا تھا ہم کو تحفہ کے طور بھیجا ہے، اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا، وہی گوشت لادو! صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسیبہ تک پہنچا تو صدقہ پورا ہوگیا۔ اب نسیبہ نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی حیثیت ہدیہ کی ہوگئی لہٰذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے)

اِنَّهٗ کَرِهَ التَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَةِ لِغَیْرِ مَحِلِّهَا۔ عورتوں کو اپنا بناؤ سوائے اپنے ٹھکانے کے (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا بُرا سمجھا۔

خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّةُ۔ بہتر کفن یعنی جوڑا ہے۔

حُلَّةٌ۔ دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ اِنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَیْتَهٗ مَعَافِرِیَّكَ اَوْ اَخَذْتَ مَعَافِرِیَّهٗ وَاَعْطَیْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَکَانَتْ عَلَیْكَ حُلَّةٌ وَّعَلَیْهِ حُلَّةٌ۔ اگر تم ایسا کرتے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دیدیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اُس کو دیدیتے تو تمہارا بھی جوڑا ہوجاتا اُس کا بھی جوڑا ہوجاتا (اب تو نہ تمہارا جوڑا مکمل ہے نہ اُس کا چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی، دونوں بے جوڑ ہوا یہ تھا کہ اُنھوں نے دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادریں دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرد اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی، کیونکہ اُنھوں نے آنحضرت ص سے یہ سُنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو۔ اس لئے بے جوڑ لباس اُنھوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا۔ آفریں صد آفریں صحابۂ کرام کی متابعت پر)۔

اِنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا عَلَیْهِ حُلَّةٌ قَدِ ائْتَزَرَ بِاَحَدِهِمَا وَارْتَدٰی بِالْاُخْرٰی۔ ایک شخص کو چادروں کا جوڑا پہنے دیکھا، ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر۔

فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ۔ ایک سُرخ جوڑے میں (یہ خالص سُرخ نہ تھا بلکہ اُس میں سُرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں)۔

عَلٰی عَبْدِهٖ حُلَّةٌ وَّعَلَیْهِ حُلَّةٌ۔ اُن کا غلام ایک جوڑا پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کا سبب پوچھا کیونکہ یہ رسم و رواج کے خلاف ہے۔ اکثر قاعدہ یہ ہے کہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام، نوکر چاکر ہلکی قیمت کے)۔

اِنَّہٗ بَعَثَ اِبْنَتَہٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ اِلٰی عُمَرَ لَمَّا خَطَبَہَا فَقَالَ لَہَا قُوْلِیْ لَہٗ اِنَّ اَبِیْ یَقُوْلُ لَکَ ھَلْ رَضِیْتَ الْحُلَّۃَ۔ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی علیا حضرت اُمّ کلثوم کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیجدیا، جب حضرت عمرؓ نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ نکاح کردیا) اور صاحبزادی سے کہا تم حضرت عمرؓ سے کہنا اِس جوڑے سے تم خوش ہو۔ جوڑے سے مُراد بیوی کو لیا۔ جیسے قرآن میں ہے "ھن لباس لکم وانتم لباس لھن" اب رافضی لوگ جو حضرت عمرؓ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ اِس حدیث میں غور کریں، اگر حضرت عمرؓ معاذ اللہ حضرت علیؓ کے نزدیک ظالم اور غاصب اور بُرے ہوتے، تو کبھی آپ اپنی عزیز صاحبزادی کو جو آں حضرت صلعم کی نواسی تھیں، اُن کی زوجیت میں نہ دیتے اور نہ ایسے کلمات محبت آمیز اُن کی نسبت فرماتے۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا، خیر۔ مگر بیٹی کو اُن کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دینا کیا معنی؟ کسی کی مجال تھی کہ شیرِ خدا کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی نواسی کو جبری طور پر لیتا۔ یہ ساری افترا پردازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی ہے جس پر ادنیٰ ادنیٰ اطفالِ دبستان بھی قہقہہ لگائیں گے اور تعجب تو ان بے حیاؤں اور بے شرموں اور دیوثوں پر آتا ہے معاذ اللہ اہلِ بیت علیہم السلام سے اِس واقعہ پر یہ نقل کرتے ہیں اَوَّلُ فَرْجٍ غُصِبَ مِنَّا۔ بھلا اہلِ بیت علیہم السلام کیا ان نامردوں کی طرح بے غیرت اور بیحیا تھے، لعنت خدا کی ان پر۔ اہلِ بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا، آنحضرتؐ اور حضرت علیؓ کا جو شجاعت اور بہادری اور جلادت اور سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے۔ دیکھو امام حسینؓ نے سر دیا اور اپنے سارے عزیز و اقربا بلکہ اطفال خورد سال کا بھی مارا جانا گوارا کیا مگر یزید ملعون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا اور اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا۔ تعجب تو صاحب مجمع البحرین پر آتا ہے۔ اِس مردِ خدا نے کتاب الالف میں بذیل لغت اسا یہ لکھ مارا کہ حضرت عمرؓ جب بیوی اُمّ کلثوم کے ساتھ صحبت کا قصد کرتے تو ایک جِنّنی ان کی صورت پر نمودار ہوتی، وہ اس سے صحبت کرتے۔ جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب صحبت کرنا چاہتا تو ایک شیطانی ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور وہ اس سے مقاربت کرتا۔ ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون اور کہاں امیر المومنین حضرت عمرؓ جن کی ذات بابرکات پر آج تک مسلمانوں کو فخر ہے۔ تجھ کو یہ جھوٹا قصہ لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی، لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ۔ اور پھر طُرّہ یہ کہ ایسے جھوٹے قصے کو امام حسنؓ کی طرف منسوب کیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔)

فَجَاءَ بِفَصِیْلٍ مَحْلُوْلٍ (زکوٰۃ کا تحصیلدار) ایک اونٹ کا بچہ لے کر آیا جو بالکل دُبلا تھا (اُس کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں) (ایک روایت میں مَخْلُوْلٍ ہے خائے معجمہ سے۔ معنی وہی ہیں)

لَاھُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ یَمْنَعُ رَحْلَہٗ فَامْنَعْ حِلَالَکَ۔ (یہ عبد المطلب کی دعا ہے جو انھوں نے اس وقت کی جب اصحاب فیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اے بارِ خدایا آدمی اپنے گھر کو بچاتا ہے (جہاں تک ہو سکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں (یعنی حرم میں) رہنے والوں کو بچا۔

اِنَّھُمْ وَجَدُوْا اُنَاسًا اَحِلَّۃً۔ انھوں نے چند لوگوں کو پایا جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یہ حَلَال بہ فتحہ حا یا حِلَال بہ کسرۂ حا کی جمع ہے۔

لَمْ تُخَوِّنْہُ الْاَحَالِیْلُ۔ اُس کو تھنوں نے کمزور اور دُبلا نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اُس کا دودھ نہیں دُوہا گیا تو وہ موٹی تازی ہے۔ یہ اِحْلِیْل کی جمع ہے جو ذکر اور فرج اور تھن سب کے سُوراخ کو کہتے ہیں)۔

اَحْمَدُ اِلَیْکُمْ غَسْلَ الْاِحْلِیْلِ۔ میں تم سے ذکر کو دھونے کی تعریف کرتا ہوں۔

اِنَّ حَلْ لَتُوْطِئُ النَّاسَ وَتُؤْذِیْ وَتَشْغَلُ عَنْ ذِکْرِ اللہِ تَعَالٰی (عرفات سے لوٹتے وقت جب لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے) اونٹ کو حَل حَل کہہ کر ڈانٹنا (تاکہ تیز چلے) لوگوں کو کچل دیتا ہے، تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ اُس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ مخواہ تیز چلانا تکلیف دہ ہے تو اُس سے باز رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد میں مصروف رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہنچے)

فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ۔ حضرت علی اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک آنحضرتؐ حلال نہ ہوں (کیونکہ اُنھوں نے احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرتؐ نے کی ہو)۔

لَمْ اَكُنْ حَلَلْتُ۔ میں (مکہ پہنچتے وقت) حلال نہیں ہوا تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قران کیا تھا)

يَقْبَلُوْا ثَمَرَةَ حَائِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ۔ میرے باغ کا میوہ لے لیں اور میرے باپ کو (قرضے کے بارے) سبکدوش کریں۔

اِذَا اقْتَضٰى دُوْنَ حَقِّهٖ اَوْ حَلَّلَهٗ (صحیح وحلّلہ ہے واؤ عطف سے یعنی) جب پورا قرضہ ادا نہ کرے کچھ معاف کرائے کچھ ادا کرے۔

فَلْيَحَلِّلْهُ الْيَوْمَ۔ آج اس حق سے نکل جائے (ادا کر کے یا معاف کرا کے۔ معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا ضرور نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا ضروری ہے)

اِذَا بَلَغَتِ الصَّهْبَاءَ حَلَّتْ۔ جب وہ صہبا (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچیں تو حیض سے پاک ہوئیں۔

فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَحَلُّوْهُمْ یا فَخَلُّوْهُمْ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اُس وقت ان کو چھوڑ دو۔

اَهْرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحَلَّلْ اَوْكِيَتُهُنَّ مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں (ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)۔

تَحَلَّلْتُهَا۔ میں اس کا کفارہ دیدیتا ہوں۔

لَا يَحِلُّ مِنْهُ شَيْءٌ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اُس پر حلال نہ ہوگی، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے۔

اَلشَّيْطَانُ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے شیطان اُس کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان بھی اُس میں سے کھاتا ہے۔ اِس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں اکثر محدثین اور فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ حقیقتاً شیطان کا کھانا مُراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)۔

هٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ هٰذَا الْمَنْزِلُ (دونوں کے ایک معنی ہیں مَحِلٌّ بکسرۂ حا اور بفتحۂ حا دونوں طرح مستعمل ہے۔

قَبْلَ حِلِّهٖ۔ اُس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے پیشتر

تَحُلُّ الشَّفَاعَةُ یا تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ۔ اس کی سفارش واقع ہوگی یا اُس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔

ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ میں تو اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولنے کا (جو چلانے کے لیے باندھی ہے، یعنی کہیں نہیں اُترنے کا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں)

اَلْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ۔ اللہ کے حرم کو حلال کرنے (وہاں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا، وہاں خون خرابہ کرنے والا بن احرام باندھے داخل ہونے والا)

اَلْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ۔ میری اولاد کی ایذا رسانی کو روا رکھنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔

اَلتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔ میری سنّت کو ترک کرنے والا (ان دونوں پر آپ نے لعنت کی۔ طیبی نے کہا کہ آں حضرتؐ کی سنّت کو اگر اہانت کر کے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سُستی اور کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف گنہگار ہوگا)۔

قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ۔ زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے پہلے

فَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكُ کوئی گناہ اس کو چار طرف سے گھیر نہیں سکتا، اس کو تباہ اور برباد نہیں کر سکتا سوائے شرک کے۔

مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ اے اللہ! تو جہاں مجھ کو روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول دوں گا)

مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَقَدْ حَلَّ جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو ٹوٹ جائے یا لنگڑا

ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو وہ احرام سے باہر آ سکتا ہے (گو اس نے احرام باندھتے وقت یہ شرط نہ کی ہو)۔

تَنَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَحَالَّهَا۔ ایک مرد اس سے ملا، اور صحبت کی اس سے۔ (ایک روایت میں فَتَحَلَّلَهَا ہے جس سے یعنی اس کی جھول ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا)

أَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ۔ ہر قوم کے عقلمند اور مدبر لوگ جن کی طرف اس قوم والے ہر ایک مشکل میں رجوع ہوتے ہیں، ابن اثیر نے کہا، جیسے اکابر اور علماء و فضلاء اور سردار (فتح نیسرہ)۔

أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ۔ دو لونڈیاں جو بہنیں ہوں، ان دونوں کا رکھنا، ایک آیت وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ کی رو سے حرام ہے، اور ایک آیت أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ کی رو سے حلال ہے۔

وَلَمْ تَحِلَّ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي۔ یعنی لوٹ کے مال مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے درست نہیں ہوئے (بلکہ لوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے، پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس کو جلا دیتی)۔

أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔ میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے (مجمع البحرین میں ہے کہ بیوی کو حَلِيلَةٌ اور شوہر کو حَلِيلٌ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے یا ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے)

خَلِّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔ مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا حلول رہے۔

مَنْ أَكَلَ مِنَ الْحَلَالِ الْقُوتَ صَفَا قَلْبُهُ وَرَقَّ ودمعت عيناه ولم يكن لدعوته حجاب۔ جو شخص حلال روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہو گا، آنکھوں سے آنسو بہیں گے، اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہو گی (سیدھی پروردگار تک پہنچے گی)۔

مُحَلِّلٌ۔ ایک تو نکاح میں ہوتا ہے۔ یعنی حلالہ کرنے والا، جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ایک گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے، یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر جیت جائے تو شرط کا روپیہ لے لیتا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ حَلْ۔ پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حَلْ کہا۔ (اس کلمہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

أَيَتَحَلَّلُ فِي الْأَشْيَاءِ۔ پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا۔

تَحْلِيلٌ۔ گلانا، حلال کرنا۔

حِلْمٌ۔ بردباری، درگزر کرنا، معاف کرنا۔

حَلَمٌ۔ خواب دیکھنا، لڑکے کا جوان ہونا۔

حُلُمٌ۔ خواب۔

حُلُمٌ۔ خواب میں جماع کرنا۔

حَلَمٌ۔ خراب ہو جانا، کیڑے یا جوئیں پڑ جانا۔

حَلِيمٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے (یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا، جیسے بڑے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی ادنیٰ بات پر بھی مشتعل اور برانگیختہ ہو جاتے ہیں)۔

لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى۔ (جماعت کی نماز میں) میرے قریب (یعنی صف اول میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تمیز والے ہیں یا جو بردبار اور متین اور عقلمند ہیں۔

حُلُومُهُمْ كَحُلُومِ الْأَطْفَالِ۔ ان کی عقلیں بچوں کی عقلوں کی طرح ہوں گی۔

لَمْ تَكُنِ الْأَحْلَامُ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا حَدَثَتْ۔ پہلے لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے، پھر خواب دکھائی دینے لگے۔

حَلِيمَةُ سَعْدِيَّةٌ۔ آنحضرتؐ کی انا تھیں۔

أَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا۔ آنحضرتؐ نے حضرت معاذؓ کو یہ حکم دیا کہ جزیہ میں ہر جوان مرد سے

(سالانہ) ایک اشرفی لی جائے۔

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ حَالِمٍ یا مُحْتَلِمٍ جمعہ کے دن نہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے۔

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَ الْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ اچھا اور نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پریشان خوابوں کے گچھے۔

مَنْ تَحَلَّمَ کُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (جو نہ دیکھا ہو مگر کہے کہ میں نے دیکھا) تو اس کو قیامت کے دن دو جَو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور یہ اس سے نہ ہو سکے گا۔ آخر عذاب ہوگا۔ حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا، اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اس لئے کہ خواب نبوت کا ایک جزء ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو بندوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلَمَ۔ خواب دیکھا۔ اور:

تَحَلَّمَ۔ جھوٹا خواب بنا لیا۔

حَلَمْتُ اَنَّ قُطِعَ رَأْسِی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے (وہ ڈھلکتا جا رہا ہے، میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں نووی نے کہا، شاید آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ پریشان خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تعبیر دینے والے کہتے ہیں کہ اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت میں تغیر ہوگا یا اپنے بالادست حاکم سے جدائی ہوگی، یا حکومت جاتی رہے گی۔ البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آزاد ہوگا، بیمار ہو تو صحت یاب ہوگا، یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہوگا، یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا، یا مغموم اور رنجیدہ ہو تو اس کا رنج و غم دور ہوگا)۔

فِیْهِ اِنَاءَةٌ وَّحِلْمٌ۔ اشج میں آہستگی اور بردباری یا عقل ہے۔

مَجْلِسُ حِلْمٍ۔ عقلمندی کی ایک مجلس (ایک روایت میں بہ ضمہ حا ہے)

یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ۔ آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماع سے۔ نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو بھی احتلام ہو سکتا ہے مگر مشہور یہ ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے)۔

فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ اِذَا احْتَلَمَتْ۔ عورت کو بھی اگر احتلام ہو، تو کیا اس کو غسل کرنا چاہیئے؟ (احتلام خواب میں جماع کی لذت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو)

اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ۔ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (ام المومنین کو ام سلمہ کو تعجب ہوا، کیونکہ ہر عورت کو احتلام نہیں ہوتا۔ شاذ و نادر کسی عورت کو ہوتا ہے)۔

لَا حِلْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ۔ بُردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد و گرم جھیلا ہو اس پر واقعات گزرے ہوں)۔

لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ۔ عقلمند جب ہی ہوگا جب لغزشیں ہوں اور ٹھوکریں کھائے (تو آئندہ کے لئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرتا ہے، بقول شخصے، بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ع بسیار باید، تا پختہ شود خامے)

تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَانَ۔ عقلمند آدمی کو حیران پریشان بنا چھوڑ دے گا۔

حَلَمَةُ الثَّدْیِ۔ چھاتی کی بھٹنی۔

حَلَمَةٌ۔ چھوٹی یا بڑی جوں۔

کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَنْهٰی اَنْ تُنْزَعَ الْحَلَمَةُ عَنْ دَابَّتِهٖ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی جوں یا چیچڑی نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں)

فِیْ حَلَمَةِ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ رُبْعُ دِیَتِهَا۔ عورت کی چھاتی کی بھٹنی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی

بَقَّتِ الْحَلَمَةُ۔ بھٹنی نے خوب دودھ بہایا (اصلی

نے کہا حلمۃ ایک بجاجی ہے)۔

قضیٰ فی الارنب یقتلہ المحرم بحلّان۔ حضرت عمرؓ نے اس خرگوش کے بدلہ جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا۔

حُلّانٌ۔ بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں بحلّانٍ ہے۔ معنی وہی ہیں)۔

ذُبِحَ عثمانُ کما یُذبَحُ الحُلّانُ۔ حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے ہیں (یا یہ معنی کہ ان کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا)۔

نھی عن حُلوانِ الکاھنِ آنحضرتؐ نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اس کو اجرت کے طور پر ملے، نقدی ہو یا جنس کی شکل میں) منع فرمایا (کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اجرت ہے تو حرام ہوگی، جس طرح قحبہ عورت کی خرچی۔ کاہن وہ شخص جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں، اس کو خبریں دیتے ہوں جیسے کشف اور سطیح کاہن آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے یا وہ علامات اور پوچھنے والے کے حالات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے۔ اس کو عرّاف بھی کہتے ہیں۔ فال کھولنے والا اور چور کو دریافت کرنے والا، گمی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا سب عرّاف ہیں۔ کاہن اور عرّاف اور نجومی ان سب کی اجرت حرام ہے)۔

حَلْوٌ یا حُلْوَانٌ یا حَلَاوَۃٌ۔ شیریں ہونا، میوے کا پک جانا۔

حُلْوٌ۔ میٹھا۔

حَلَاوَۃٌ یا حُلَاوَۃٌ۔ مٹھائی۔

کان یحبّ الحلواءَ والعسلَ۔ آنحضرتؐ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے۔

احلیٰ من العسل۔ شہد سے زیادہ میٹھا لطیف اور مزیدار

وجد حلاوۃَ الایمانِ۔ وہ ایمان کی شیرینی پائے گا۔

له اس کا ذکر کرنے کا یہاں موقع نہیں تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے بیان کیا گیا۔ ۱۲ منہ

الدنیا قد تندّت واحلولت۔ دنیا تر ہوگئی اور بہت شیریں ہوگئی۔

حرامٌ علیٰ قلوبکم ان تجد حلاوۃَ الایمانِ حتّیٰ تزھدَ فی الدنیا۔ تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت، اس وقت ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی)۔

حَلْیٌ۔ زیور پہنانا، آراستہ کرنا، شیریں ہونا، حاصل کرنا۔

حلیتِ الدنیا فی اعینھم۔ دنیا ان کی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوئی۔

وحلیٌّ واقاحٌ۔ خُبّی اور بابونہ۔ (حلی ایک قسم کی گھاس ہے۔ جب تک تر رہتی ہے تو اس کو نصیٌّ کہتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو حلی کہتے ہیں۔ جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو طریفۃٌ کہتے ہیں)۔

فسلقنی لحلاوۃِ القفا۔ مجھ کو گدی کے عین وسط سے لٹایا (کسی طرف جھکایا نہیں)۔

محیط میں ہے کہ حلاءٌ سوکھی گھاس اور خلاءٌ ہری گھاس۔

وھو نائمٌ علیٰ حلاوۃِ القفا۔ خضرؑ گدی کے بیچ بیچ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے۔

مالی اریٰ علیک حلیۃَ اھلِ النارِ۔ (آنحضرتؐ نے ایک شخص کو لوہے کا چھلّہ پہنے دیکھا تو فرمایا) مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بیڑیاں پہنائے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے)۔

حَلْیٌ۔ ہر ایک زیور کو کہتے ہیں۔ اسی طرح حِلْیَۃٌ لیکن حَلْیٌ کی جمع حُلِیٌّ یا حِلِیٌّ آئی ہے، اور حِلْیَۃٌ کی حِلیٰ جیسے لِحیۃٌ کی لِحیٰ اور کبھی حُلیٰ بھی کہتے ہیں، بضمہ حا،

حِلْیَۃٌ۔ صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور ہیئت

له بضمہ حا اور فتحہ حا اور کسرہ حا تینوں طرح آیا ہے۔ ۱۲ منہ

اور شکل، اعضاء۔ اور رنگ وغیرہ کو۔ (نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلّا پہنے دیکھا تو فرمایا۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں، کیونکہ بُت اکثر پیتل کے بناتے ہیں؛ اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پیتل کے زیور پہننا مکروہ ہے۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ، کچھ تو بھی ڈھونڈ کر لا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے یعنی کوئی شے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی لے کر آ، جیسے کہتے ہیں، اجی کچھ تو دو خاک کی ایک مٹھی ہی سہی۔ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے کہ لوہے کا کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہی تنزیہی ہے)۔

مَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ
جو شخص اپنے تئیں اُس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں ملی (مثلاً عالموں کا لباس پہن کر مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں ہے یا صوفیوں کی وضع بنا کر درویش اور زاہد بنے۔ یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے۔ یا میں روز ایسے ایسے لطیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں، حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے (قمیص میں دوہری آستینیں لگا لے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہے)۔

اِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ (ابو ہریرہؓ کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو آدھی پنڈلی تک دھوتے تھے۔ یعنی وضو میں، اور کہتے تھے) قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

يَبْلُغُ الْحِلْيُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ۔ اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی تصدق کرو، یہ بطریق استحباب ہے، کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے)

فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ میں نے پانی پر سے اُن کو ہانک دیا، یہ بھی ایک روایت ہے، بغیر ہمزہ کے اور لغت کی رُو سے فَحَلَّأْتُهُمْ صحیح ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

لَا يُحْلِيْ مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

لَمْ يَحْلَ مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

حُلْوٌ لِيْ فِيْ عَيْنِيْ۔ میری آنکھ میں شیریں ہے۔ اور:

حَلِيَ فِيْ فَمِيْ۔ میرے منہ میں شیریں ہے۔

لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ۔ زیور جن کو عورتیں پہنتی ہیں، اُن میں زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ وہ دوسرے ضروری سامان کی طرح ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے برتن، سواری کے گھوڑے وغیرہ)۔

تَطَايَرَ الْحُلِيُّ وَالْحُلَلُ مِنْ جَسَدِهٖ (جب آدمؑ نے اُس ممنوع درخت میں سے کھایا) تو بہشتی زیورات اور جوڑے سب اُن کے جسم پر سے اُڑ گئے (غائب ہو گئے اور وہ ننگے رہ گئے)۔ مجمع البحرین میں ہے کہ:

حَلْوَاءُ بالمد اس کی جمع ہے حَلَاوِيّ بتشدید یا اور حَلْوٰی بالقصر کی جمع حَلَاوٰی ہے)۔

فَهُوَ يَحْلَوْلِيْهِمْ وَهَاضِمُ۔ وہ ان کے حلوے کو ہضم کر جاتا ہے (یعنی ان کی شیریں کلامی کا کوئی اثر اُس کے دل پر نہیں رہتا)

حُلْوَانُ۔ ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ منزل۔

بابُ الحاءِ مع المیم

حَمَأٌ۔ کائی نکالنا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ۔ پانی میں کائی مل جانا۔

حَمِيَ عَلَيْهِ۔ اُس پر غصے ہوا۔

حَمًا اور حَمَأٌ اور حَمًا اور حَمْوٌ۔ خاوند کا عزیز جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ

حَمْأٌ اور حَمْأَةٌ۔ کائی کی مٹی۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيْلَةٍ ۔ جیسے دانہ کائی میں جمتا ہے (ایک روایت میں حَمِیئَۃٍ ہے، یعنی پانی جو کیچڑ گدلا بہا کر لاتا ہے۔)

فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ۔ کائی دار چشمے میں۔

حَمْتٌ ۔ بہانا۔

حَمَتَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَتَهٗ ۔ اللہ اپنی رحمت اُس پر بہائے۔

حَمْتٌ ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا۔

حُمُوْتَةٌ ۔ سخت گرمی اُس کی اصل حَمْتٌ ہے۔

فَإِذَا حَمِيْتٌ مِّنْ سَمْنٍ ۔ دیکھا تو گھی کا ایک کپّہ ہے (کرمانی نے کہا حَمِیْتٌ وہ چمڑے کا تھیلا جس پر بال نہ ہوں۔ موٹے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)

اُقْتُلُوا الْحَمِيْتَ الْاَسْوَدَ ۔ کالے کپّے کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابو سفیان سے کہا، جب اس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے)

تَحْمِيْجٌ[1] ۔ تیز نظر گھورنا۔

مَالِيْ اَرَاكَ مُحَمِّجًا ۔ مجھ کو کیا ہے؛ میں تجھ کو دیکھتا ہوں تو گھور رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے، جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے۔ محیط میں ہے کہ تَحْمِیْجٌ آنکھ کے اندر گھس جانے کو بھی کہتے ہیں اور دُبلا ہونے کو اور غصے سے چہرہ کا رنگ بدل جانے کو)۔

اِنَّ شَاهِدًا كَانَ عِنْدَنَا فَطَفِقَ يُحَمِّجُ اِلَيْهِ النَّظَرَ (ایک گواہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے قریب تھا انھوں نے اس کو گھورنا شروع کیا (بعضوں نے غلطی سے اس کو بہ تقدیم جیم کہا ہے۔ لیکن زمخشری نے کہا: وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُقْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُسِهِمْ مُحَمِّجِيْنَ ۔ یعنی ٹکٹکی باندھنے والے اور ایک طرف کو نظر جائے ہوئے سر جھکائے ہوئے

حَمْحَمَةٌ ۔ دانہ دیکھ کر گھوڑے کا ہنہنانا۔ (نہایہ میں ہے کہ حمحمہ، صہیل سے کم آواز گھوڑے کی ہے)

قَامَتْ تُحَمْحِمُ ۔ گھوڑی کھڑی ہو گئی ہنہناتی ہوئی۔

حَمْدٌ يَا مَحْمَدًا يَا مَحْمَدَةً يَا تَحْمِيْدَةً يَا مَحْمِدَةً ۔ تعریف کرنا، شکر کرنا، راضی ہونا، حق ادا کرنا، بدلہ دینا۔

اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ ۔ میں تیرے پاس اللہ کی تعریف یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِيْدٌ ۔ اللہ تعالے کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی تعریف کیا گیا۔ بمعنی محمود۔ حمد عام ہے اور شکر خاص ہے، کیونکہ حمد صفاتِ ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی ہے، اور شکر صفاتِ ذاتیہ پر نہیں ہوتا، بلکہ داد و دہش نعمت اور احسان پر، بعضوں نے کہا حمد بھی ایک طرح سے خاص ہے۔ کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے، اور شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت اعضاء سے ہو سکتا ہے۔

اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا يَحْمَدُهٗ ۔ تعریف کرنا، شکر کی چوٹی ہے۔ اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا، جس نے اُس کی تعریف نہیں کی۔ (جیسے اخلاص ایمان کی چوٹی ہے)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ۔ تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِيْ ۔ تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب لوگوں میں مشہور و ممتاز ہوں گا)۔

وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ یا اللہ! حضرت محمد صلعم کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کا شکریہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات ملے گی، اور وہ سب آپ کے شکر گزار ہوں گے)۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ ۔ بعد حمد وثنا کے

[1] اس کا مجرد حمج ہے۔ مگر وہ مستعمل نہیں ہے صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے۔

میں تیرے ساتھ ہو کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (اِلٰی کے معنی یہاں مَعَ کے ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر تجھ سے بیان کرتا ہوں)۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ اللہ کی جو کوئی تعریف کرے تو وہ سنتا ہے (اس کی دعا قبول کرتا ہے، اس کی خواہش پوری کرتا ہے یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرنا بے کار ہو)۔

رَبَّنَا دَلَکَ الْحَمْدُ۔ پروردگار! ہماری دُعا قبول فرما یا ہماری عبادت قبول کر۔ تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی۔

اَحْمَدُ اِلَیْکُمْ غَسْلَ الْاِحْلِیْلِ۔ میں ذکر یا دبر کا دھونا، اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں۔

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ۔ عورتوں کی انتہائی خوبی یہ ہے کہ اُن کی نگاہ نیچی ہو دشرمگیں ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حُمَادَاكَ اَنْ تَفْعَلَ اور قُصَادَاكَ اَنْ تَفْعَلَ۔ یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا، حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا۔

فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ۔ اللہ کی تعریف کی، اُس کی ستایش بیان کی (بعضوں نے کہا، حمد کے معنی خوبیاں بیان کرنا اور ثنا یہ کہ برائیوں اور عیبوں سے اس کو پاک کہنا)۔

حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ۔ تعریف کیا گیا بزرگی والا۔

اَنَا مُحَمَّدٌ۔ میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابلِ ستایش ہیں۔ ابن عربی نے کہا اللہ تعالےٰ کے ہزار نام ہیں، اسی طرح حضرت محمدؐ کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا۔ اِس میں اللہ تعالےٰ کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو۔)

اَحْمَدُ اِلَیْہِ عَلٰی سَارِقٍ۔ میں اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میرا اسعد نہ چور کے ہاتھ میں گیا (اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟)

لَا یُبْدَاُ فِیْہِ بِحَمْدِ اللّٰہِ۔ جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کی جائے یعنی اس کے ذکر سے۔ اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا، جس میں لَا یُبْدَاُ بِاِسْمِ اللّٰہِ ہے، ایک ہی مطلب ہوگا۔ بعضوں نے کہا لَا یُبْدَاُ بِاِسْمِ اللّٰہِ کی روایت ثابت نہیں ہے۔ جب بھی "حمد اللہ" سے یہاں ذکر اللہ مراد ہوگا کیونکہ آپ نے ہرقل کو جو نامہ لکھا تھا، اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے۔)

اَنْ یَاْکُلَ الْاُکْلَةَ فَیَحْمَدُہٗ۔ ایک لقمہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے۔

وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ آپ نماز میں قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ آہستہ کہتے تھے)۔

اُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ۔ اُس کی اُمت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح نکلی مسلمان ہر نماز میں بار بار "الحمد للہ" پڑھتے ہیں۔ بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پُر ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاصِلِ الْحَمْدَ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمَ بِالشُّکْرِ۔ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملاتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف کرائی اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملائیں۔ یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)

اَلْمَیِّتُ یُبْدَاُ بِیَدَیْہِ فَیُغْسِلُہُمَا بِثَلٰثِ حَمِیْدَاتٍ بِمَاءِ السِّدْرِ۔ میت کے پہلے دونو ہاتھ تین بڑے لوٹوں سے دُھلائیں، جن میں بیری کا پانی ہو۔

حَمِیْدٌ۔ بڑا لوٹا۔

حَمِیْدَةٌ۔ امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا۔ ان کا لقب مُصَفَّاةٌ بھی تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مشہور بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضؓ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن

انھوں نے قتل نہیں کیا صرف داڑھی اُن کی پکڑی تھی۔ آخر اس جرأت کی اُن کو سزا ملی۔ عمرو بن عاصؓ نے ان کو مصر میں قتل کیا اور اُن کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی۔ اِس کے علاوہ جو حکایتیں رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے یا حضرت علی رضؓ کو بلا فصل خلیفہ جانتے تھے، یہ سب غلط ہیں۔ البتہ حضرت علی رضؓ نے ان کی پرورش کی تھی، کیونکہ ان کی والدہ اسماء رضؓ بنتِ عمیس سے حضرت علی رضؓ نے نکاح ثانی کیا تھا۔

حَمْرٌ۔ چھلکا اُتارنا، پوست نکالنا، مونڈھنا، غصہ ہونا: گدھے کی طرح نادان ہو جانا۔

اَحْمَرُ۔ سُرخ۔

بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ۔ میں گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی طرف۔ بعضوں نے کہا، جن اور آدمی مُراد ہیں)

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ۔ مجھ کو دو نو خزانے دیئے گئے سُرخ اور سفید (سُرخ روم کا خزانہ وہاں سونے کا سکہ بہت رائج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں چاندی کا سکہ بہت رائج تھا)۔

غَلَبَتْنَا عَلَيْكَ هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ۔ ان سُرخ لوگوں نے ہم کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا (یعنی عجمی لوگ آپ کے مزاج میں دخیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں۔ یہ لوگوں نے حضرت علی سے کہا تھا اہلِ عرب غیر ممالک کے لوگوں کو "حمراء" اور "حُمْر" اور "حُمْرَان" کہتے ہیں۔)

اَهْلَكَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ۔ ان عورتوں کو دو چیزوں نے خراب کر دیا جو سُرخ ہیں (ایک تو زعفران اور دوسرے سونے نے یعنی زیور اور خوشبو پر مرتی ہیں)

اَصْفَرَانِ بھی سونے اور زعفران کو کہتے ہیں اور اَحْمَرَانِ گوشت اور شراب کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَبْيَضَانِ پانی اور دودھ کو اور اَسْوَدَانِ پانی اور کھجور کو۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ۔ اگر تم جانو کہ اس اُمّت کے کتنے لوگ لال موت سے (یعنی قتل سے) مریں گے؟

مَوْتٌ اَحْمَرُ۔ سخت موت کو بھی کہتے ہیں۔

كُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے بڑھتے اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے۔ سُبحان اللہ! آفریں صد آفریں، آپ کی شجاعت اور بہادری پر)۔

اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ۔ ہم پر قحط کا سال آیا (کیونکہ قحط کے دنوں میں آسمان کے کنارے سُرخ ہو جاتے ہیں)

خُذُوْا شَطْرَ دِيْنِكُمْ مِنَ الْحُمَيْرَاءِ۔ اپنا آدھا حصہ دین کا، حمیرا سے سیکھو (یعنی حضرت عائشہ رضؓ سے آنحضرت پیار کی راہ سے کبھی حضرت عائشہ رضؓ کو حمیرا کہا کرتے کیونکہ وہ سُرخ و سفید تھیں، آدھا دین اُن سے حاصل کرو۔ اس لئے کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں سے، تو عورتوں کے متعلق احکامات اُمّ المومنین رضؓ سے حاصل ہوئے، تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)۔

خَرَجْتُ فِيْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ۔ حلیمہ سعدیہ (آنحضرتؐ کی دائی) اُس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا۔ اُس نے اونٹوں کو دُبلا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)۔

اَرَاكَ اَحْمَرَ قَرِفًا۔ میں تجھ کو ڈھونڈھتا تاسُرخ دیکھتا ہوں۔

اَلْحُسْنُ اَحْمَرُ۔ خوبصورتی تو سُرخی ہی میں ہے (یا خوبی یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے، یا خوبصورتی محبت ہے یعنی عاشق کے لئے)۔

فَوَضَعْتُهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيْدٍ۔ انھوں نے اُن کو ڈالیوں کی ایک تپائی پر رکھا (تین لکڑیوں کو بیچ میں سے باندھ باندھ کر سہ پائی بنالیں تو اُس کو "حمارہ" کہتے ہیں)۔

قَدِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

جِئْنَا عَلٰی حُمُرَاتٍ۔ ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرتؐ کے پاس گدھوں پر سوار ہو کر آئے۔

حِمَارٌ۔ گدھا۔ حُمُرٌ۔ حمار کی جمع ہے۔ حُمُرَاتٌ۔ حمار کی جمع الجمع ہے۔

كَانَ يَرُدُّ الْحَمَّارَةَ مِنَ الْخَيْلِ۔ جو لوگ گدھے پر سوار ہوتے تھے (جہاد میں) اُن کو گھوڑے سواروں میں شامل نہیں کرتے تھے (اُن کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں ملتا تھا، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح محض لدّو ہوتے، دوڑ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں کا حصہ نہ ملتا)۔

كَانَتْ لَنَا دَاجِنٌ فَحَمِرَتْ مِنْ عَجِيْنٍ۔ ہمارے گھر میں ایک بکری پلی ہوئی تھی، وہ آٹا کھا کر بیمار ہو گئی۔

حَمَرٌ۔ ایک بیماری ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

يُقْطَعُ السَّارِقُ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَمِ۔ چور کا پاؤں ٹخنے پر سے کاٹا جائے۔

كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَمِ۔ اپنے پاؤں ٹخنے پر سے دھوتے تھے (محیط میں ہے کہ حمارہ "قدم کا وہ حصہ جو اونچا ہے، اُنگلیوں کے اوپر، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف را ہے۔ لیکن نہایہ اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بہ تشدید میم ہے)۔

فِيْ حَمَارَّةِ الْقَيْظِ۔ سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف را بھی آیا ہے، اُس کی جمع حمارّ ہے)۔

نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ حُمَّرَةٌ۔ ہم آنحضرت کے ساتھ اُترے، اتنے میں ایک حمرہ آئی (حمرہ ایک پرندہ ہے چڑیا کی طرح طیبی نے کہا اُس کا سر سُرخ ہوتا ہے۔ منتہی الارب میں ہے کہ حُمَرَةٌ بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے)۔

مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ۔ ابھی آپ کیا ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سُرخ سُرخ مسوڑھے رہ گئے تھے (یعنی حضرت خدیجہ رضؓ کا۔ یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا، جب آپ حضرت خدیجہ کو یاد کر رہے تھے)۔

أُسْكُتْ يَا ابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ۔ ارے لال چوتڑ والی کے بچے چپ رہ (اصل میں ہے عجان، وہ مقام ہے جو قبل اور دبر کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اہلِ عرب میں گالی دیتے وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے یہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے تھا۔ یعنی عجمیوں میں سے۔ کہتے ہیں لاالفرق بین الہجان والہجین وبین العجان والعجین۔ اس کو اچھے بُرے کی تمیز نہیں، اصیل اور کم ذات اور چوت اور آٹا دونوں میں فرق نہیں کرتا)۔

وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ۔ مسجد کو لال زرد رنگوں سے مت رنگ، ایسا کر کے لوگوں کو بلا میں ڈالے گا (وہ اُس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ ہوں)۔

حُمْرُ النَّعَمِ۔ سُرخ سُرخ چار پائے (یعنی عمدہ جانور یا سُرخ سُرخ اونٹ۔ (عرب میں یہ سب دنیا کے مال اسباب میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)۔

حُمْرُ الْوُجُوْهِ۔ سفید مُنہ سُرخی آمیز (جو بہترین رنگ ہے یعنی گلابی)۔

رَبْعَةً اَحْمَرَ۔ آنحضرتؐ میانہ قامت، سُرخ رنگ تھے (سُرخی سے مُراد گندم گوں رنگ ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں سبزہ رنگ سے آپؐ کے رنگ کی تعبیر کیا ہے یہ غلط ہے اور بے ادبی کا ارتکاب)۔

اِحْمَرَّ الشَّجَرُ۔ درخت سوکھ گیا۔

لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا۔ یہود مجھ کو گدھا بنا دیتے (یعنی جادو کے زور سے، یا گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے، یا جادو کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دیتے، میں گدھے کی طرح نادان ہو جاتا)۔

اَلْاَحَامِرَۃ۔ گوشت، شراب، خوشبو۔

حَامِر۔ گدھے والا۔

حَمَّارَۃ۔ گدھے والے (جیسے بَغَّالَہ خچر والے اور جَمَّالَہ اونٹ والے اور فَيَّالَہ ہاتھی والے اور ثَوَّارَہ بیل والے اور خَیَّالَہ گھوڑے والے)

ھُوَ اَکْفَرُ مِنْ حِمَارٍ۔ (یہ ایک مثل ہے۔ حمار ایک شخص تھا، چالیس برس تک خدا کا قائل رہا۔ اُس کے دسوں بیٹے شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہوگئے۔ اُس روز سے غصہ میں آکر کافر ہوگیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔)

حِمَارِیَّہ۔ فرائض کا مشہور مسئلہ ہے، اس کو حجریّہ اور یمیّہ بھی کہتے ہیں۔

حُمَرٌ اور حَوْمَرٌ۔ اِملی (تمر ہندی)۔

اُحَیْمِرُ ثَمُوْدَ۔ ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کیا، اس کا نام قدار بن سالف تھا۔

لَوْحَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ۔ اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں۔

حِمَارَان۔ دو پتھر جن پر دودھ سکھایا جاتا ہے۔

مِحْمَرٌ۔ کم ذات گھوڑا۔

رَاَیْتُہٗ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے دیکھا (سرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز، کوئی کہتا ہے اگر دھاریدار ہو، یا اس کا سوت رنگا گیا ہو، تب جائز ہے بعضوں نے کہا سرخ رنگ صرف کسم کا مردوں کے لئے منع ہے، دوسرے سرخ رنگ جائز ہیں۔ ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر ثقاہت اور مروّت کے خلاف ہے۔ نووی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین سرخ رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں، مگر بعضوں نے تنزیہاً مکروہ رکھا ہے۔)

اَلْفَقْرُ ھُوَ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ محتاجی ایک سخت موت ہے۔

اَھْلَکَ الرِّجَالَ الْاَحْمَرَانِ۔ مردوں کو دو سرخ رنگ کی چیزوں نے خراب کیا، گوشت اور شراب نے۔

سَیُصِیْبُنِیْ مِنَ الْحُمَیْرَاءِ مَا لَمْ یَعْلَمِ النَّاسُ مِنْ صَنِیْعِھَا۔ (امام حسنؓ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا) مجھ کو حضرت عائشہؓ سے وہ ایذا پہنچے گی، جو لوگوں کو ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو ان سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرتؐ کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح سے پیش آئیں گے)۔

فَاِنَّہٗ اِسْمٌ یُبْغِضُہُ اللّٰہُ (امام ابو عبداللہ نے فرمایا) حمیراء وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا (تو نے اپنی بیٹی کا نام حمیراء رکھا ہے، اس کو بدل دے)۔

یَحْمُوْرٌ۔ گورخر۔

حِمْیَرٌ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا۔

حَمْزٌ۔ تیزی، کاٹنا، تیز کرنا۔

حَمَازَۃٌ۔ سخت اور مشکل ہونا۔ کھٹا ہونا۔

رُمَّانٌ حَامِزٌ یا حَامِضٌ۔ کھٹا انار۔

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَحْمَزُھَا۔ آنحضرتؐ سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو (جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو۔ یہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح ہر شخص کی حالت جدا ہے کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے، کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے۔ تو ہر شخص کے لئے وہی عمل افضل ہوگا، جو اس کے لئے بہت سخت ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَامِزُ الْفُؤَادِ یا حَمِیْزُ الْفُؤَادِ۔ وہ مضبوط دل کا آدمی ہے (محیط میں ہے کہ حامز الفؤاد کے معنی یہ ہیں کہ تیز ذہن، ظریف)۔

کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَۃٍ کُنْتُ اَجْتَنِیْھَا (انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے میری کنیت ایک بھاجی پر رکھ دی، جس کو میں چُنا کرتا تھا اس

بھاجی میں تیزی تھی، تو آپ نے اسی مناسبت سے انس کی کنیت "ابو حمزہ" رکھ دی)۔

حَمْزَةٌ۔ ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے۔

شَرِبَ شَرَابًا فِیْهِ حَمَازَةٌ۔ ایک شربت پیا جس میں تیزی تھی (زبان کو لگتا تھا)۔

حَمْزَةُ۔ آنحضرتؐ کے چچا کا نام ہے۔ جن کی قبر اُحد میں ہے، وہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ بڑے بہادر تھے۔

حَمَسٌ۔ بھوننا، غصہ دلانا۔

حَمَسٌ۔ دین میں یا لڑائی میں سخت ہونا۔

حَمَاسَةٌ۔ بہادری، سختی۔

تَحْمِیْسٌ اور اِحْمَاسٌ غصہ دلانا، بر انگیختہ کرنا۔

هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ فَمَا بَالُهُ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ یہ شخص تو قریش میں سے ہے تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟ (اہلِ قریش کو "حُمس" کہتے تھے جو اَحْمَسُ کی جمع ہے یعنی سخت اور تیز، یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے اُن کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور دوسرے تمام لوگ آگے جاکر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی میں پڑے رہتے اور کہتے، ہم اہل اللہ ہیں اس لئے اللہ کے حرم سے باہر نہیں جاتے۔ دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ اوپر سے پھاند کر، یا کسی اور طرف سے آتے۔ اللہ تعالٰے نے قرآن شریف میں ان دونوں باتوں کا رد فرمایا)۔

اَحَامِسُ بھی اَحْمَسُ کی جمع ہے۔ یعنی بہادر اور دلیر

حَمِسَ الْوَغٰی وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ۔ جنگ سخت ہوگئی اور موت کا بازار گرم ہوگیا۔

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَمَسَكٌ اَحَامِسٌ۔ فلاں لوگ تو آزاد اور بہادر ہیں۔

دِیْوَانُ الْحَمَاسَةِ۔ اشعار کا مجموعہ ہے جس کو ابو تمام نے تالیف کیا ہے۔ اس میں عرب شعراء کے منتخب اشعار جمع ہیں

حَمِیْسٌ۔ تنور۔

حَمْشٌ۔ جمع کرنا، غصہ دلانا، بر انگیختہ کرنا۔

حُمُوْشَةٌ۔ باریکی۔

حَمْشٌ۔ غصہ ہونا، سخت ہونا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ حَمْشَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْكٍ اگر اس عورت کا بچہ پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو، تب تو شریک کا نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَمْشُ السَّاقَیْنِ یا اَحْمَشُ السَّاقَیْنِ یعنی پتلی اور باریک پنڈلیوں والا)۔

كَاَنِّیْ بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَصْمَعَ حَمْشِ السَّاقَیْنِ قَاعِدٌ عَلَیْهَا وَهِیَ تُهْدَمُ۔ جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجا (جس کے چندیا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے کان والا پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا ہے وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت کے قریب ایسا ہوگا)۔

فِیْ سَاقَیْهِ حُمُوْشَةٌ۔ آنحضرت کی پنڈلیاں پتلی تھیں

فَاِذَا رَجُلٌ حَمْشُ الْخَلْقِ۔ یکایک ایک شخص دکھائی دیا، جس کے اعضاء دُبلے پتلے تھے۔

رَاَیْتُ عَلِیًّا یَوْمَ صِفِّیْنَ وَهُوَ یُحْمِشُ اَصْحَابَهٗ میں نے حضرت علیؓ کو صفین کے دن دیکھا، آپ اپنے لوگوں کو غصہ دلا رہے تھے اُن کو جنگ پر اُبھار رہے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَمِشَ الشَّرُّ۔ شر اور فساد بہت سخت ہوگیا)۔

اَحْمَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ بھڑکا دی۔

رَاَیْتُ اِنْسَانًا یُحْمِشُ النَّاسَ۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا۔

اُقْتُلُوا الْحَمِیْتَ الْاَحْمَشَ۔ اس موٹے تازے پتلی ناک شخص کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابو سفیان کو کہا، گویا اس کی مذمت کی)۔

وَلَا حَمِیَّةَ تُحْمِشُكُمْ۔ تم میں حمیت بھی نہیں ہے جو

غصہ دلائے۔

حَمَصٌ حُمُوصٌ۔ سمٹ جانا، ورم دب جانا، تھم جانا۔

کَانَ لَہٗ ثُدَیَّۃٌ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اِذَا مُدَّتْ اِمْتَدَّتْ وَاِذَا تُرِکَتْ تَحَمَّصَتْ۔ ذو الثدیہ (خارجیوں کے گروہ میں تھا) اُس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا اُس کو کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی۔

حَبِیْصَۃٌ۔ چوری کی بکری۔

حِمَّصٌ۔ چنا۔

حِمْصُ۔ ایک شہر ہے شام میں۔

حُمَّضٌ۔ کھٹا ہونا (جیسے حُمُوضَۃٌ ہے)۔

حَمْضٌ۔ نمکین اور کڑوی بھاجی، وہ اونٹ کا میوہ ہے، جس کو وہ شیریں بھاجی کھاتے کھاتے اس سے نفرت کر کے کھاتا ہے، گویا تبدیلِ ذائقہ کرتا ہے۔

اَحْمِضُوْا (عبد اللہ بن عباس رض لوگوں سے کہتے جب وہ حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا چاہتے) اچھا اب نمکین کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کر کے دل بہلاؤ ظرافت اور حکایت میں مشغول ہو)۔

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَۃٌ وَلِلنَّفْسِ حَمْضَۃٌ۔ کان تو پھینک دینے والا ہے (یعنی سُن لیتا ہے، پھر اس کو محفوظ نہیں رکھتا، دوبارہ سُننا چاہتا ہے) اور نفس میں خواہش ہے (جیسے اونٹ کو نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)۔

وَاَبْقَلَ حَمْضُہَا۔ مکہ کی کڑوی بھاجی نکل آئی۔

بَیْنَ سَلَمٍ وَاَرَاکٍ وَحُمُوْضٍ وَعَنَاکٍ۔ سلم اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک دونوں درخت ہیں)۔

سُئِلَ عَنِ التَّحْمِیْضِ عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا گیا، تحمیض جائز ہے؟ انھوں نے کہا: تحمیض کیا؟ لوگوں نے کہا عورت کے دبر میں جماع کرنا۔ انھوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے؟ اہلِ عرب کہتے ہیں:

اَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ۔ میں نے اس شخص کو اس کام سے پھیر دیا کہ یہ ماخوذ ہے اَحْمَضَتِ الْاِبِلُ سے یعنی اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کر کے اب کڑوی اور کھٹی بھاجی کھانے لگے۔

تَحْمِیْضٌ کے معنی ران میں بھی جماع کر لینے کے آئے ہیں۔

حَمَطٌ۔ پوست نکالنا۔

تَحْمِیْطٌ۔ سایہ کرنا، چھوٹا کرنا، خفیف مار لگانا

تَحَمُّطٌ۔ کینہ رکھنا۔

حِمْیَاطَا یا حِمْیَاطِیٌّ۔ ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے اگلی آسمانی کتابوں میں (مجمع البحار میں حمطایا لکھا ہے)۔

حُمْقٌ یا حُمُقٌ یا حَمَاقَۃٌ۔ بیوقوف ہونا۔

تَحْمِیْقٌ۔ احمق بنانا۔

یَنْطَلِقُ اَحَدُکُمْ فَیَرْکَبُ الْحُمُوْقَۃَ۔ تم میں سے ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے (یعنی بیوقوفی کا کام کرتا ہے)۔

نہایہ میں ہے کہ "حمق" اور "حماقت" یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا، حالانکہ اس کی خرابی جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا، یا کسی چیز کو بے محل کہنا)۔

لَوْلَا اَنْ یَقَعَ فِیْ اُحْمُوْقَۃٍ مَا کَتَبْتُ اِلَیْہِ (ابن عباس رض نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ حروری حماقت میں پڑ جائے گا، تو میں اُس کو خط نہ لکھتا۔

اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔ بھلا بتلا اگر وہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اِسْتَحْمَقَ الرَّجُلُ۔ احمق ہو گیا۔

اِسْتَحْمَقْتُہٗ۔ میں نے اُس کو احمق بیوقوف پایا۔

اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ۔ اونٹ سانڈنی ہو گیا (تیز دوڑنے لگا) کرمانی نے کہا:

عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ کا مطلب یہ ہے کہ وہ رجعت کرنے

سے عاجز رہ گیا، یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں مخل نہ ہوگا)

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ۔ میں نے ابن عباس سے کہا، یہ بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے (جس نے چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں کہیں تھیں (یعنی تکبیرِ تحریمہ اور تشہد اولی سے قیام کی تکبیر سمیت۔ معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج زیادہ نہ تھا، بعض لوگ کہتے ہوں گے، بعض نہ کہتے ہوں گے جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی، کیونکہ یہ سب تکبیریں سُنت ہیں، باستثنائے تکبیرِ تحریمہ کہ وہ فرض ہے)۔

يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ مُجَانَبَةُ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ۔ مسلمان کو احمق سے پرہیز کرنا لازم ہے (اس کی صحبت سے بھاگنا چاہئے "ز جاہل گریزندہ چون تیر باش")، وہ کبھی بہتر بات اور صائب رائے نہ دے گا (بلکہ ایسی صلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

زَوِّجُوا الْأَحْمَقَ وَلَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَإِنَّ الْأَحْمَقَ يَنْجُبُ وَالْحَمْقَاءُ لَا تَنْجُبُ۔ احمق مرد سے نکاح کر دو، لیکن احمق عورت سے نکاح مت کرو، کیونکہ احمق نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار ہوتی ہے، ہر شخص اس کو پھسلا لیتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمْقٌ۔ عصر کے بعد سونا حماقت ہے (اس سے عقل میں فتور آتا ہے)۔

اَلْبَقْلَةُ الْحَمْقَاءُ۔ خرفہ کا ساگ۔

حَمْلٌ یا حُمْلَانٌ۔ اُٹھانا، خیانت کرنا، اغوا کرنا، حلم کرنا، حاملہ ہونا، لاد دینا، ضامن ہونا، حفظ کرنا، نقل کرنا عمل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحَمُّلٌ۔ دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

اَلْحَمِيلُ غَارِمٌ۔ ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور ضامن، جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے، اس کو دینا ہوگا)۔

كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا فِي السَّلَمِ بِالْحَمِيلِ۔ عبداللہ بن عمرؓ بیع سلم میں ضمانت لینے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے (یعنی مسلم الیہ سے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کرے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

يَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ بہیا کے کوڑے کچرے میں اُگتا ہے، جلد جلد بڑھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالتِ اصلی پر آ کر صاف و شفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمَائِلِ السَّيْلِ۔ جیسے دانہ ندی کے بہاؤ میں اُگ آتا ہے (حمائل، حمیل کی جمع ہے، حمیلہ تلوار کے تسمہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور چھوٹے مصحف کو بھی حمائل عرف عام میں کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گلے میں لٹکا لیا جاتا ہے)۔

يُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَغْطَةً تَزُولُ مِنْهَا حَمَائِلُهُ مومن قبر میں ایسا دبوچا جائے گا کہ اس کے خولوں کی رگیں اپنے مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جائیں گی۔ یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہر مشکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے)

اَلْحَمِيلُ لَا يُوَرَّثُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ۔ جو طفل نابالغ معصوم دار الاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز و اقربا کا حال معلوم نہ ہو، یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی بربنائے قرابت اس کے ترکے کا دعوے کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی، اور جب تک کسی کی وراثت ثابت ہو، اس کا ترکہ اس کے موالی ہی لیں گے)۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً سوال کرنا تین آدمیوں کے لئے درست ہے۔ ایک تو اس شخص کے لئے جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا ضامن ہوا ہو یا اور کسی قرضہ کا اور اس کی ساری جائداد اس میں چلی گئی)

وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ مِنَ الْإِثْمِ

آرزو رہ گئی کہ میں کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا اور
اس کے گرانے اور بنانے کے گناہ کا بوجھ اُن ہی پر رہتا (یہ عبد الملک
بن مروان نے کہا۔ ارے خبیث اگر تو کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی
بنا پر چھوڑ دیتا تو اس سے کیا بہتر تھا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ اس کے
توڑنے میں گنہگار نہیں ہوئے، کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ کی
مرضی کے موافق جو حضرت عائشہؓ سے انھیں معلوم ہوئی تھی، اس کو
بنا دیا۔ اور تو گنہگار رہا، اس لئے کہ اوّل تو بغیر ضرورت کے
کعبہ کی عمارت کو توڑا، دوسرے محض ضد اور نفسانیت کی وجہ سے
اس کو پیغمبر صلعم کی رائے کے خلاف کر دیا)۔

تَحَمَّلْتُ بِعَلِيٍّ عَلٰى عُثْمَانَ فِيْ اَمْرٍ۔ میں نے ایک امر میں
حضرت علی رضؓ کی سفارش حضرت عثمان رضؓ سے کرائی۔

اِذَا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ اِنْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ
فَتَحَامَلَ۔ ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا، تو ہم میں
سے کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا)
بازار میں جاتا اور وہاں حمالی کر کے یعنی اُجرت پر بوجھ اٹھا کر
کچھ پیدا کرتا، پھر اُس کو خیرات کرتا (سبحان اللہ ایسی ہی خیرات
افضل ہے، جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)۔

كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا۔ ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ
اٹھایا کرتے (مزدوری کرتے)۔

اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتُهُ فَتَصَدَّقْتُ بِهٖ۔ جب وہ
اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گیا (بڑا ہو گیا) تو میں نے
اس کو کاٹا اور خیرات کر دیا۔

اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ۔ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا) مجھ کو
میرے دوستوں نے آنحضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے
بھیجا۔

مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ۔ میں نے
تم کو سوار نہیں کیا (کہ میری قسم جھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو
سواری دی۔

وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ (حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں نے
وہ اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک
اُس پر سواری کی شرط کر لی (معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط
درست ہے۔ لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا،
یہ حدیث اُن پر حجت ہے۔)

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ۔ یہ بوجھ بہتر ہے
نہ کہ خیبر کا بوجھ (جو کھجور کا ہوتا ہے، یہ حدیث اُس وقت
آپ نے فرمائی جب صحابہؓ مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں اینٹ
پتھر وغیرہ اٹھا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ خیبر کی باربرداری اس
کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے، وہ دنیا کا ایک مال ہے جو
قابلِ زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا
رہے ہو اور اِس کا جو اجر آخرت میں ملے گا، وہ ساری دنیا سے
افضل ہے۔ بھلا خیبر کی کھجوروں کا تھیلا کیا حقیقت رکھتا ہے)
حِمَالٌ بالکسر یا تو مصدر ہے، جس کے اٹھانے کے ہیں،
یا جمع ہے حِمْل بالکسر کی، یعنی بوجھ۔

فَاَيْنَ الْحِمَالُ۔ لادنے کی منفعت کدھر گئی (بعضوں
نے کہا ضمانت کدھر گئی؟)

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم پر
ہتھیار اٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے)
تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے، اگر اور کسی
دشمنی یا وجہ سے اٹھائے تو یہ تغلیظاً فرمایا، تاکہ لوگ مسلمانوں
کی خون ریزی سے پرہیز کریں۔ اس حدیث میں وہ شخص داخل
نہیں ہے جو امامِ وقت کے ساتھ ہو کر اہلِ بدعات یا بغاۃ
پر ہتھیار اٹھائے، کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے
ثابت ہے)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔ جب پانی
دو کچال ہو تو وہ نجاست نہ اٹھائے گا۔ یعنی نجاست کو اپنے
اوپر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہوگا جیسے
دوسری روایت میں صاف ہے کہ نجس نہ ہوگا۔ شافعیہ نے

اسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب دہ دردہ کے مذہب سے کہیں قوی رہتا ہے، جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ اور صحیح تر مذہب اہلِ حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے، جب تک نجاست کی وجہ سے اُس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو، یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیا معنی اگر دو دو پکھال پانی میں، دو ہی پکھال پیشاب یا پاخانہ ڈال دیئے جائیں یا دہ در دہ حوض میں اتنا ہی پیشاب یا پاخانہ ملا دیا جائے، تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اُس کو پاک کہیں گے، اُس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

لَا تُنَاظِرُوْهُمْ بِالْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ حَمَّالٌ ذُوْ وُجُوْهٍ۔ ان گمراہ فرقوں سے قرآن کی آیتیں لا کر بحث نہ کرو، اس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور کئی معنی ہوسکتا ہے (یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے۔ حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے۔ بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا۔ خارجی اور رافضی اور معتزلہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے سند لیتے ہیں اور اپنے مشرب کے مواقف آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں۔ اُن میں اور اہلِ سنت میں یہی فرق ہے کہ اہلِ سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفاسیر کے موافق کرتے ہیں۔ اور احادیث اور اقوالِ صحابہ اور تابعین ایسی صاف ہیں کہ ان میں اُن گمراہ فرقوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ اسی لئے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ، ان گمراہ فرقوں پر حدیث کے تیر چلاؤ!)۔

اِنَّهَا كَانَتْ حَمُوْلَةَ النَّاسِ۔ بستی کے گدھوں کو آپ نے اس لئے حرام کردیا کہ لوگ اُن پر بوجھ لادتے ہیں (اگر ان کا کھانا جائز کردیا جاتا، تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی)۔

حَمُوْلَةٌ۔ بہ فتحہ حا، جن پر لوگ بوجھ لادیں؛ جیسے: رَكُوْبَةٌ جس پر سواری کریں۔

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ۔ جو اونٹ غلہ لاتے ہیں، ان کا تو شمار نہیں وہ لغو ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَمُوْلَةٌ يَأْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ۔ جس کے ساتھ کھانے (سامانِ خورونوش) کے بار ہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو تو وہ رمضان کا روزہ رکھے، جہاں پر رمضان شروع ہوجائے۔ (کیونکہ ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہر ضروری شے اس کے پاس موجود ہے) (محیط میں ہے کہ:

حُمُوْلَةٌ جمع ہے حِمْلٌ بالکسر کی، یعنی بوجھ اور تا تاکید جمع کے لئے۔ اور نہایہ میں ہے کہ:

حُمُوْلٌ۔ بغیر تا کے وہ اونٹ ہیں جن پر ہودے لگے ہوں خواہ اُن میں عورتیں ہوں۔ یا:

وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ۔ اور باربردار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ۔ میں نے ایک شخص کو ایک گھوڑے پر سوار کردیا (یعنی اُس کو سواری کے لئے گھوڑا دیدیا)۔

فَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ۔ انھوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَاحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ اُن کو قوم نوازی (کے جذبے) نے غصہ دلایا (ایک روایت میں اِجْتَهَلَتْهُ ہے یعنی جاہل بنا دیا)۔

يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا۔ لادنے میں اس کی مدد کرے۔

حَمَلَ عَلٰى مِائَةٍ وَاَعْطٰى مِائَةً۔ سو اونٹ پر سوار کردیا، سو اونٹ دیئے (یعنی مجاہدین کو کہ اُن پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ۔ آپ کو یہ معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہوجائیں (اس لئے گدھوں

(کے گوشت سے منع فرمایا)

لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً۔ میرے پاس تو بار برداری کے جانور نہیں ہیں۔

اَتَخَافَانِ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا یُطَاقُ (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حذیفہؓ سے کہا) کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ دہارہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی دہارہ سنگین ہے)

حُمِلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس اٹھا کر لایا گیا (شاید بیمار ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے) جوئیں (سارے سر میں) پھیل رہی تھیں۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ۔ لگانے بجھانے والی چغل خور۔ (مراد ام جمیل ہے، ابولہب کی بیوی اور معاویہؓ کی پھوپی)۔

وَنُحَمِّلُهُمَا۔ ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ) کو سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) ایک روایت میں وَنُحَمِّمُهُمَا ہے۔ یعنی ان کے منہ کو کالے کرتے ہیں۔)

حَتّٰی هَمَّ بِنَحْرِ حَمَائِلِهِمْ۔ یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کاٹ ڈالنے کا قصد کیا۔

فَحَمَلْتُ بِهٖ حَمْلًا حَتّٰی اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مجھے بہت برا معلوم ہوا، میں آنحضرتؐ کے پاس آیا۔

اَنْ تَحْمِلَ عَلَیْهِ۔ تو اس پر حملہ کرے۔

حَمْلٌ۔ بہ فتحہ حا۔ جو عورت کے پیٹ میں ہو۔

حِمْلٌ۔ بکسرۂ حا۔ جو پیٹھ پر ہو۔

حَمَلٌ۔ بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو۔

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ جو شخص تین بار کندھا دے کر جنازہ اٹھائے۔

اَلْحَامِلُ بَطْنَهٗ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَخِذِهٖ۔ اپنے پیٹ کے کسی حصے کو ران پر نہیں رکھا (بلکہ پیٹ کو ران سے بالکل جدا رکھا۔ یعنی سجدے میں)۔

وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَیَّ مِثْلَ حُمُوْلَةِ الرَّبِّ۔ مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا، جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر (شب معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَهٰذَا حُمْلَانُكَ۔ یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے۔

اَنْ لَّا یَتَحَمَّلَ عَلَی الْاَصْدِقَاءِ۔ مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں اَنْ لَا یَتَحَامَلَ لَهُمْ ہے۔ یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے، اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حَمَلٌ بہ فتحہ حا اور میم حَامِلٌ کی جمع بھی ہے۔ اسی سے یہ ہے کہ:

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے، اور عرش اٹھانے والے فرشتے۔

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا جَمًّا لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً (حضرت علیؓ نے کہا) یہاں علم تو بہت ہے، اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں۔

لَمْ اَجِدْ حَمَالَةً یَّحْتَمِلُوْنَهٗ۔ میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں)

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰی شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰی نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ۔ جو شخص کسی مومن کو جوتی کا ایک تسمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا، اس کو ایک تیز سانڈنی پر سوار کرے گا۔

حَمْلَقَةٌ۔ آنکھیں کھول کر گھورنا۔

حِمْلَاقُ الْعَیْنِ۔ آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی۔ حَمَالِیْقُ جمع ہے۔

فَمَسَحَ بِاِصْبَعَیْهِ حَمَالِیْقَ عَیْنَیْهِ۔ اپنی انگلیوں سے

آنکھ کے نیچے کے مقاموں کو جو سُرمہ سے کالے ہو جاتے ہیں، پونچھا۔

حَمَّ۔ روشن کرنا، سُلگانا، گلانا، گرم کرنا، مقدر کرنا، فکر میں ڈالنا؛ قصد کرنا۔

حُمَّ الْاَمْرُ۔ اِس کام کا فیصلہ ہو گیا، یا یہ کام قریب آ گیا۔

حَمَمٌ۔ کالا ہونا؛ کوئلہ ہونا، گرم ہونا۔

تَحْمِيمٌ۔ ڈاڑھی نکلنا، سر کے بال اُگ آنا، کوئلہ سے کالا کرنا، حمام کرنا۔

مَرَّ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ۔ ایک یہودی پر سے گزرے جس کا مُنہ کوئلہ سے کالا کیا تھا، اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔

حُمَمَةٌ۔ کوئلہ۔ اس کی جمع حُمَمٌ ہے۔

نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِهٖ۔ کوئلہ سے استنجا کرنے کو آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کوئلہ اُن کی خوراک کیونکر بنتا ہے شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو، گوبر اور لید کی طرح، یا خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعت مُراد ہو)۔

اِذَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِيْ بِالنَّارِ حَتّٰى اِذَا صِرْتُ حُمَمًا فَاسْحَقُوْنِيْ۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں، تو اس کو پیس ڈالنا۔

خُذِيْ مِنِّيْ اَخِيْ ذَا الْحُمَمَةِ۔ میری طرف سے میرے کالے بھائی کو لے لے۔

كَانَ اِذَا حَمَّمَ رَاْسَهٗ بِمَكَّةَ خَرَجَ وَاعْتَمَرَ۔ جب ان کا سر مکہ میں کالا ہو جاتا (اُس پر بال اُگ آتے) تو نکل کر عمرہ کر لیتے (محرم کے مہینہ کا انتظار نہ کرتے، بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ بھی کر لیتے)۔

كَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهٗ بِالْمَاءِ۔ جیسے پانی سے اُن کا سر کالا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی نمودار نہیں ہوتی، پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی ہے، ایک روایت میں حُمِّمَ ہے جیم معجمہ سے، یعنی پانی سے بالوں کا جوڑا باندھ گیا ہے)۔

اَلْوَافِدُ فِي اللَّيْلِ الْاَحَمِّ الْاَسْوَدِ۔ کالا بھجنگ رات میں آنے والا۔

طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ حَمَّمَهَا اِيَّاهَا۔ عبد الرحمٰن نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (اہل عرب متعہ دینے کو تحمیم کہتے ہیں)

اِنَّ اَقَلَّ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا هَمًّا اَقَلُّهُمْ حَمًّا۔ سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں اُن لوگوں کو ہے جن کے پاس سامان (مال و متاع) کم ہے (جتنا دنیا کا سامان زیادہ ہو اُتنی ہی فکریں زیادہ ہوتی ہیں۔ لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ۔ دنیا بھی کیا خراب چیز ہے۔ بقول شاعر ؎

اگر دنیا نباشد دردمندیم ٭ وگر باشد بہ فکرش پائی بندیم

حُمْنَاكَ فِيْ غَيْرِ مُحِمَّةٍ۔ ہم تمہارے پاس کسی ضروری حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحَمَّتِ الْحَاجَةُ۔ جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے زمخشری نے کہا:

اَحَمَّ الشَّيْءُ کے معنی، نزدیک آ لگی۔ اُس کا وقت آن پہنچا۔

اِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ وَعِنْدَ حُمَّةِ النَّهْضَاتِ۔ جب دو فوجیں گتھ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو۔

حُمَّةٌ۔ ہر چیز کا بڑا حصہ (اصل اِس کی حَمٌّ ہے بمعنی حرارت یا حُمَّةُ السِّنَانِ سے ہے بمعنی بھالے کی انی۔

مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحَمَّةِ۔ عالم کی مثال گرم چشمہ کی سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں۔ اسی طرح عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)۔

اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ حَمَّةِ زُغَرَ۔ زغر کے چشمہ کا حال بیان کرو (زغر ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)۔

كَانَ يَغْتَسِلُ بِالْحَمِيْمِ۔ گرم پانی سے غسل کرتے تھے۔

لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ۔ جہاں پر آدمی غسل کرتا ہو (یعنی حمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے۔ ابن اثیر نے کہا مراد وہ حمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا راستہ نہ ہو، یا زمین سخت ہو، وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہو کہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی)

اِنَّهٗ کَانَ یَکْرَهُ الْبَوْلَ فِی الْمُسْتَحَمِّ۔ حمام میں پیشاب کرنا بُرا سمجھتے تھے۔

اِنَّ بَعْضَ نِسَائِهٖ اِسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِمُّ مِنْ فَضْلِهَا آنحضرتؐ کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرتؐ تشریف لائے، ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا، اس سے غسل کرنے لگے۔

کُنَّا بِاَرْضٍ وَبِیْئَةٍ مُحِمَّةٍ۔ ہم ایک ملک میں تھے جو وبائی بخاری تھا (یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا۔ شاید طرتیں اور مرطوب اور کثیف اور نشیبی ملک ہوگا۔ (یہ حُمّٰی سے نکلا ہے یعنی بخار۔)

حِمَامٌ۔ موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حُمَّ کَذَا سے نکلا ہے، یعنی ایسا مقدر تھا)۔

هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِیْتَ۔ یہ موت کی تقدیر تھا جو پوری ہوگئی۔

کَانَ یُعْجِبُهُ النَّظَرُ اِلَی الْاُتْرُجِّ وَالْحَمَامِ الْاَحْمَرِ۔ آنحضرتؐ کو ترنج زرد سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابو موسیٰ نے ہلال بن علاء سے نقل کیا کہ:

حَمَامٍ اَحْمَرَ سے سیب مُراد ہے اور کہا کہ یہ معنی میں نے کسی اور سے نہیں سُنے۔)

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ وَحَامَّتِیْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ۔ یا اللہ! یہ میرے گھر والے اور خاص لوگ ہیں، ان سے پلیدی دُور کر دے!

حَامَّةٌ۔ آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حَمِیْمٌ۔ دل سوز دوست عزیز وغیرہ)

اِنْصَرَفَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْ وَّفْدِ ثَقِیْفٍ اِلٰی حَامَّتِهٖ۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے ان میں کا ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

اِذَا بُیِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ۔ جب تم پر کافر شبخون ماریں، تو تم یہ کہو "حٰمٓ لا ینصرون" یعنی یا اللہ اُن کو مدد نہیں ملے گی (بعضوں نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں "حٰمٓ" ہے ان کو دوسری سورتوں پر فضیلت ہے۔ تو اس جملہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد آجے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شبخون ماریں تو تم "حٰمٓ" کہو ان کی مدد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ شبخون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے پہچاننے کے لئے یہ شعار (مخفی اصطلاح) مقرر کرو)

یُذَکِّرُنِیْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ۔ تو مجھ کو حٰمٓ ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے۔ یہ شریح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی اُن کو مارنے آتا، اُس کو حٰمٓ کی قسم دیتے آخر شریح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حٰمٓ کی قسم دی، مگر شریح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا، اور یہ مصرعہ پڑھا۔ ابن عبّاس نے کہا، حٰمٓ اللہ کا نام ہے)۔

وَسُوْرَتَیْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے سر پر "حٰمٓ" ہے۔

فَجَعَلْنَا التَّحْمِیْمَ وَالْجَلْدَ مَکَانَ الرَّجْمِ ہم نے سنگسار کرنے کے بدلہ مُنہ کالا کرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تُوُفِّیَ حَمِیْمٌ لِاُمِّ حَبِیْبَةَ۔ اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہوگیا۔

كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي حَمَّامٍ ۔ گویا حمام میں جا رہا ہے (بالکل سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوئی، یہ آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی، جب لوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی ۔)

عَادُوا حُمَمًا ۔ کوئلہ ہوگئے ہوں گے۔

أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ ۔ میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بنجانا اس سے بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے۔ مراد وہ شیطانی وسوسے ہیں جو شیطان گمراہ کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے، یہ وسوسے اب تک کبھی میرے دل میں بھی گزرتے ہیں، مگر آنحضرت کی حدیث یاد کرکے مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسے وسوسے گزرنا خالص ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کی دشمنی کو وسوسے ہی میں روک دیا اس سے زیادہ اس کو کوئی قدرت اپنے ایمان دار بندوں پر نہیں دی ۔)

سُودًا كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ ۔ آدم کی اولاد نکالی مثل کالے کوئلے کے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَمِيمًا ۔ کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا۔

حَمَّمَ الْفَرْخُ ۔ اب چوزے کے پر نکل آئے (یعنی زغب کے بعد، زغب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو۔

ذَاتُ حُمَّى ۔ بخار والی۔

لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا ۔ ہمارے خاص خاص (بڑے بڑے) گناہ

الْعَالِمُ كَالْحَمَّةِ ۔ عالم گرم چشمے کی طرح ہے (مؤلف کہتا ہے یہ گرم چشمہ کئی مقاموں میں ہے، ایک تو طبریہ میں، دوسرے ملک ہند میں سوہنا نامی مقام پر جو نواح دہلی میں ہے تیسرے بیدر کے قریب دکن میں)۔

نَهَى أَنْ يُسْتَشْفَى بِمَاءِ الْحَمَّامَاتِ ۔ حمام کے پانی سے علاج کرنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ حمام کے پانی سے شفا ہوگی، حالانکہ شفا اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے۔ دوا اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حمام کے پانی سے مراد مشہور حمام ہے، نہ کہ "حمۃ" یعنی گرم چشمے کا پانی، اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے)۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِيلُهُ سَبِيلُ الْمَاءِ الْجَارِي إِذَا كَانَ لَهُ مَادَّةٌ ۔ حمام کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ ۔ گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

حَمِيمٌ گرم اور سرد دونوں معنوں میں آتا ہے۔

قِيلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيمُكَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحَمِيمَ الْعَرَقُ ۔ امام حسن رضؓ سے کہا گیا آپ کا حمیم اچھا ہوا انہوں نے کہا، ارے تیری کم بختی کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ "حمیم" پسینے کو کہتے ہیں۔

حُمَّ الرَّجُلُ فَهُوَ مَحْمُومٌ ۔ آدمی کو بخار آگیا اس کو بخار ہے۔

أَحَمَّهُ اللَّهُ ۔ اللہ اس پر بخار ڈالے۔

حَمْنَانٌ ۔ چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانٌ ہے۔)

كَمْ قَتَلْتَ مِنْ حَمْنَانَةٍ ۔ تو نے کتنی جوئیں ماریں (اس میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوں کو قَمْقَامَةٌ کہیں گے، اس سے بڑی کو حَمْنَانٌ۔ اس سے بڑی کو قُراد۔ اس سے بڑی کو حَلَمَةٌ اس سے بڑی کو حَلَمٌ اور طَلْحٌ۔ ایک قسم کے چھوٹے انگور کو جو طائف میں ہوتا ہے حَمْنَانٌ کہتے ہیں)۔

أَرْضٌ مَحْمَنَةٌ یا مُحْمِنَةٌ ۔ وہ زمین جہاں جوئیں بہت ہوں۔

حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ ۔ ام المومنین حضرت زینب کی بہن تھیں اور حضرت عائشہ رضؓ کے واقعہ افک میں شریک تھیں۔

حَمُوٌ ۔ حرارت یا خاوند کا بھائی، عزیز باپ وغیرہ جیسے حَمًا اس کا مؤنث حَمَاةٌ یعنی خاوند کی عزیز عورت مثلاً دیورانی، جیٹھانی، نند وغیرہ۔ حدیث میں ہے کہ عورت کے

باپ یا بھائی یا چچا کو بھی حَمْوٌ کہتے ہیں اُس کی جمع اَحْمَاءٌ ہے، مغرب میں ہے کہ اَحْمَاءٌ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِمُغِيبَةٍ فَقِيلَ أَنِ الْحَمْوُ قِيلَ حَمْوُهَا أَلَا حَمْوُهَا الْمَوْتُ۔ کوئی شخص اُس عورت کے ساتھ جس کا خاوند حاضر نہ ہو، تنہائی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا اگر خاوند کا رشتہ دار ہو (مثلاً خُسر۔ دیور۔ جیٹھ وغیرہ) فرمایا اُس کی تنہائی سے تو موت بہتر ہے (اُس کی تنہائی تو غیر شخص کی تنہائی سے بھی زیادہ مُضر ہے۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلعم نے غیر شخص کو تو ایک بارگی غیر عورت کا پھسلا لینا یا اُس پر ہاتھ ڈالنا مشکل پڑے گا، مگر دیور، جیٹھ وغیرہ آسانی سے اُس کو قابو میں لے آئیں گے۔ ہر چند خُسر محرم ہے مگر اُس کی تنہائی کو بھی بہو کے ساتھ آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ اب جان لینا چاہیئے کہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے۔ لیکن اگر دوسری عورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو، تب یہ لوگ عورت کے پاس جا سکتے ہیں اور پردہ شرعی اسی قدر ہے کہ ہاتھ اور مُنہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو عورت ان لوگوں سے چُھپائے رہے، البتہ خسر کا حکم اور محارم کا سا ہے اُس کے سامنے سر یا سینہ عورت کھول سکتی ہے نووی نے کہا اِس حدیث میں حَمْو سے مُراد خاوند کے دوسرے عزیز ہیں، باپ اور بیٹوں کے علاوہ)۔

اٰجَرْتُ رَجُلًا مِنْ اَحْمَائِي۔ میں نے اپنے سُسرالی رشتہ داروں میں سے ایک شخص کو نوکر رکھا۔

يَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔ اِس رنج کی سختی چالیس برس اُٹھائے گا۔

حَمْيٌ یا حِمَايَةٌ یا مَحْمِيَةٌ۔ روکنا، دفع کرنا، مدد کرنا، حفاظت کرنا۔

حِمْيَةٌ۔ پرہیز۔

حُمَيَّا۔ غصہ کی سختی۔

حَمِيَّةٌ۔ غیرت۔

حُمَةٌ۔ ڈنک، زہر۔

رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔ آنحضرتؐ نے سانپ بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک دار جانور کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی، جس کے ڈنک میں زہر ہو مُراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں۔ اگر منتر میں شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی حال میں درست نہیں، ایسے منتر کرانے سے مرجانا سو درجہ مسلمان کے لئے بہتر ہے)۔

وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ دَابَّةٍ [1]۔ ہر جانور کا زہر نکال لیا جائے گا۔

لَا رُقْيَةَ اِلَّا عَنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔ منتر یا بدنظری سے ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیماریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا۔

لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ چراگاہ کا محفوظ رکھنا کسی کو جائز نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو (یا جو رسولؐ کا قائم مقام ہو، جیسے خلیفہ اور امام جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا، ایک کتے کو بھونکواتا اور جہاں تک اُس کی آواز پہنچتی، اُتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ کر لیتا۔ اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا، تو آنحضرتؐ نے اُس بُری رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص اپنے جانوروں کو چرانے کا مجاز ہے البتہ اللہ اور رسولؐ کے لئے کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتی ہے، جیسے جہاد کے گھوڑوں اور جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے نقیع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا)۔

لَا حِمَى فِي الْاَرَاكِ فَقَالَ اَبْيَضُ اَرَاكَةٌ فِي خِظَارِي۔ پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اُس کو کھا سکتا ہے (مُراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) اُبیض بولا ایک پیلو کا درخت میری زمین میں ہے دوسری

---

[1] یعنی جس وقت دجّال مارا جائے گا اُس وقت زہریلے جانور کا زہر باقی نہ رہے گا۔ ۱۲ منہ

روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا: پیلو کا درخت محفوظ ہوسکتا ہے؟ فرمایا اتنا حصہ محفوظ ہوسکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں، یعنی بالائی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آسکتا یا مطلب یہ ہے کہ پیلو کے وہ درخت محفوظ ہوسکتے ہیں، جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جاسکتے ہوں۔ ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کا ابیض نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلے سے اس کی مملوکہ زمین میں موجود ہو، ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہوسکتا، گو زمین اس کی ملک میں آگئی ہو لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی مملوکہ زمین میں بوئے وہ بالاتفاق مالک کے لئے محفوظ ہوگا)۔

عَتَبْنَا عَلَيْهِ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ (حضرت عائشہ نے کہا) ہم کو حضرت عثمان رض پر غصہ آیا کہ انہوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے۔) عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْمَيْتُ الْمَكَانَ فَهُوَ مُحْمًى. میں نے جگہ کو محفوظ کرلیا اب وہ محفوظ ہے۔

هٰذَا شَيْءٌ حِمًى. یہ محفوظ چیز ہے (ریزروڈ انگریزی زبان میں)

حَمَيْتُهٗ حِمَايَةً. میں نے اس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا۔ حملہ کرنے والے کو دفع کیا)۔

اَلْاٰنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ. اب تنور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ. ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے: ابل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)۔

فَحَمِيَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا. ان کو حمیت اور غیرت اس بات سے آگئی۔

اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ. (یہ حضرت زینب کا قول ہے) میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کہ کان سے جو نہ سنوں اور آنکھ سے جو نہ دیکھوں اسی کو بیان کرتی ہوں، یہ نہیں کرتی کہ ان پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہہ دوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)۔

لَا بُقْيَا لِلْحَمِيَّةِ بَعْدَ الْحَرَائِمِ. جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حمیت کہاں رہی۔

يُقَاتِلُ حَمِيَّةً. اور آدمی حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے خواہ یہ عزت شخصی ہو یا قومی یا ملکی)۔

حَمِيَ الْوَحْيُ. پھر وحی پے درپے (یعنی کثرت سے) آنے لگی

مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمٰى. جو شخص محفوظ مقام کے گرد پھیرے (وہاں اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ کچھ عجب نہیں کہ محفوظ مقام میں گھس جائے۔ مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرنا اور عیش و عشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے۔ ایسا آدمی رفتہ رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے)۔

ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى. مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرعی ستا نہیں سکتا)۔

مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ اَحْمُوْهُ. جو شخص اپنا دین نہ بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو۔

حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ. میں نے ان لوگوں کو پانی روک دیا (پینے اور پلانے نہ دیا)۔

لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَحِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ. ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی شکار کرنے کی یا جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (ان کے کرنے کی ممانعت ہے)۔

اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اَحْمَاهُ الدُّنْيَا. جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے (دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہو۔ دنیا کا وہ مال و اسباب جن سے آدمی خدا کی رضامندی کا طالب ہو، درحقیقت دنیا نہیں ہے)۔

حَامٌ ۔ وہ نر اونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہو گئی ہو (عرب زمانہ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے، پھر اس سے سواری نہ لیتے)

اَحْمٰی ۔ محفوظ مقام جہاں کوئی نہ جا سکے۔

لَمْ يُدْخِلِ الْجَنَّةَ حَمِيَّةٌ غَيْرُ حَمِيَّةِ حَمْزَةَ ۔ کوئی حمیت بہشت میں نہیں لے جائے گی، سوا حمزہ کی حمیت کے۔ (ان کو اس وقت حمیت آئی جب ابوجہل نے آنحضرتؐ کو گالیاں دی تھیں یا جب اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی، یہ محض خاندانی حمیت تھی، کیونکہ حمزہؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)۔

جَعَلَ اِثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى ۔ آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا (کوئی وہاں شکار کرے وہاں کے درخت نہ کاٹے)۔

اَلْقَرْضُ حِمَى الزَّكٰوةِ ۔ قرض زکوٰۃ کی روک ہے (جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہو گی، یا جس آدمی کے پاس نصاب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دار ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہو گی)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ يَّحْتَمِيْ مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّاءِ كَيْفَ لَا يَحْتَمِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ مَخَافَةَ النَّارِ ۔ مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے، دوزخ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔

حِمْيَاطَا ۔ آنحضرت صلعم کا نام ہے۔ اگلی کتابوں میں یہود لوگ اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ النُّوْنِ

حَانُوْتٌ ۔ شراب کی دوکان جیسے حَانَةٌ یا ہر دوکان یا پیشہ کی، جمع حَوَانِيْتُ اور حَانَاتٌ ۔ (اہل عراق شراب کی دکان کو مَاخُوْرٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع مَوَاخِيْرُ ہے۔

اِنَّهٗ حَرَّقَ بَيْتَ رُوَيْشِدِ الثَّقَفِيِّ وَكَانَ حَانُوْتًا تُعَاقَرُ فِيْهِ الْخَمْرُ وَتُبَاعُ ۔ حضرت عمرؓ نے رویشد ثقفی کا گھر جلا دیا، وہ شراب (ساز) کی دوکان (کی مانند) تھا جہاں (طرح طرح کی) شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی۔

حَنْتَمٌ ۔ سبز لاکھی گھڑے

حَنْتَمَةٌ ۔ سبز لاکھی گھڑا (پھر ہر گھڑے کو کہنے لگے، جو مٹی کا پکا کر بنایا جائے۔ ایسے برتن میں آنحضرتؐ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں نشہ جلد آ جاتا ہے۔)

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مِعَاهَا ۔ (عمرو بن عاصؓ نے کہا) حنتمہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی آنتیں چیر کر رکھ دیں (حنتمہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا نام تھا۔ وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ابوجہل کی چچا زاد بہن تھیں)۔

نَهٰى عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ ۔ آنحضرتؐ نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال لگے ہوئے برتن اور چوبیں برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

حِنْثٌ ۔ گناہ یا نیکی، باطل سے حق کی طرف جانا یا حق سے باطل کی طرف، قسم توڑنا۔

تَحَنُّثٌ ۔ راتوں کو عبادت کرنا۔

اَلْيَمِيْنُ حِنْثٌ اَوْ مَنْدَمَةٌ ۔ قسم کھانے کے بعد یا اس کو توڑنا ہے یا شرمندہ ہونا (اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہو گا کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)

مَنْ مَّاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔ جس شخص کے تین بچے خورد سال مر جائیں (اصل میں حنث گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس عمر تک پہنچنے سے پہلے، جب ان پر قلم جاری ہو، یعنی ان کے گناہ اور نیکیاں لکھی جائیں)

كَانَ يَاْتِيْ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ ۔ آنحضرتؐ حرا

میں آیا کرتے (جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دھیان کیا)۔ اصل میں تحنث کے معنی گناہ سے نکلنا، جیسے تأثم تحرج یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)۔

لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ۔ اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہہ لیتے تو اُن کی قسم جھوٹی نہ ہوتی۔

كُنْتُ أَتَحَنَّثُ یا أَتَحَنَّتُ۔ میں گناہ اپنے اوپر سے اُتارتا تھا۔

كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں اُن کاموں کو عبادت اور موجب قربت الٰہی سمجھتا تھا

وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِيْ۔ میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی۔

تَكْثُرُ فِيهِمْ أَوْلَادُ الْحِنْثِ۔ اُن میں زنا کی اولاد بہت ہوگی (ایک روایت میں الخبث ہے)۔

حَنْجَرَةٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَنَاجِرُ۔

ضَرَبَ حَنْجَرَةَ رَجُلٍ فَذَهَبَ صَوْتُهُ۔ ایک شخص کے حلق پر مار لگائی، اُس کی آواز نکلنی موقوف ہوگئی (فرمایا پوری دیت دینا ہوگی)۔

بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ۔ دل حلق تک آگئے، (یعنی ڈر کی وجہ سے۔ اُردو کا محاورہ اِس طرح ہے کہ کلیجے مُنہ تک آگئے)

لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ۔ ان لوگوں کا قرآن حلق سے آگے نہیں بڑھنے کا (اللہ تک نہیں چڑھنے کا) یا حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا (دل تک نہیں پہنچنے کا)۔

حَنْجَرَةٌ۔ حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے یعنی نرخرہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اُترتا ہے اُس کو مریٔ کہتے ہیں

حِنْدِسٌ۔ اندھیری رات تاریکی (اس کی جمع حَنَادِسُ ہے)،

حَنْدَسَ اللَّيْلُ۔ رات اندھیری ہوگئی۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ۔ ہم آنحضرت صلعم کے پاس ایک تاریک بہت اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وَقَامَ اللَّيْلَ فِي حِنْدِسِهٖ۔ رات کی تاریکی میں کھڑی ہوئی۔

حَنْذٌ یا تَحْنَاذٌ۔ ایک گڑھے میں گرم پتھر اوپر سے رکھ کر بھوننا

أُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ۔ ایک بھنا ہوا گوہ آپ کے پاس لائے۔

بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ۔ ایک بھنا ہوا بچھڑا۔

عَجَّلْتَ قَبْلَ حَنِيْذِهَا بِشِوَائِهَا۔ تو نے جلدی سے مہمانی کردی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں کیا (کھلایا) عربوں کے نزدیک جلدی مہمانی کردینا جو حاضر ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے۔ یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دیدے، اوقات گزاری نہ کرے۔ مجمع البحار میں ہے کہ گھوڑے کے حلال ہونے پر علماء کا اجماع ہے صرف اصحاب العذر سے اس کی کراہت منقول ہے، بعضوں سے حرمت بھی منقول ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی انتہی لغتا عن الطیبی۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

خُبْزٌ سَمِيْذٌ وَجَدْيٌ حَنِيْذٌ۔ میدے کی روٹی اور دم پخت طوان)۔

حَنَاذٌ۔ سورج کا ایک نام ہے۔

حَنْذُ الْفَرَسِ یہ ہے کہ گھوڑے کو دوڑا کر اس کو دھوپ میں کھڑا کردیا اور پر سے دہری جھول ڈال دی، تا اس کو پسینہ آجائے۔ یہ ماخوذ ہے حَنَاذُ الْخَيْلِ سے

حَنْذٌ۔ ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

حَنْرٌ۔ بنانا یا موڑنا۔

حَنِيْرَةٌ۔ بن چلہ کی کمان۔ یا ہر ٹیڑھی چیز۔ اس کی جمع حَنَائِرُ ہے۔

لَوْ صَلَّيْتُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالْحَنَائِرِ مَا نَفَعَكُمْ ذٰلِكَ

تُحِبُّوْا اٰلَ الرَّسُوْلِ (حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا) اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کر جھک کر کمانوں کی طرح جاؤ، تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہ رکھو گے (مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا و رسول کثرت عبادت سے فائدہ نہ ہوگا۔ خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آں حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مردود اور مخذول ہوئے۔ حبِّ اہل بیت درحقیقت حبِّ پیغمبر اور حبِّ خدا ہے، حبِّ خدا اور رسولؐ کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)

حَنْشٌ۔ ہانک دینا، پھیر دینا، شکار کرنا۔

حَنَشٌ۔ کمی، سانپ، حشرات الارض، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ

حَتّٰی یُدْخِلَ الْوَلِیْدُ یَدَہٗ فِیْ فَمِ الْحَنَشِ یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا (کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا، یہ اُس وقت ہوگا جب دجّال مارا جاچکا ہوگا اور دنیا میں از سرِ نو امن و امان قائم ہوگا)۔

اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ۔ دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے بیچ میں جتنے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) ہیں ان کی قسم کھاتا ہوں۔

حُنُطٌ۔ ٹھنڈی سانس لینا، سُرخ ہونا۔

حَنَطٌ۔ وقت آجانا۔

حُنُوْطٌ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آجانا۔ رِمث سفید اور بنجر ہوجانا۔ رِمث ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے

تَحْنِیْطٌ۔ خوشبو لگانا۔

حُنُوْطٌ۔ خوشبو جو مردوں کے بدن یا کپڑوں میں لگائی جاتی ہے۔

وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْہِ وَھُوَ یَتَحَنَّطُ۔ ثابت بن قیسؓ نے (جب مسیلمہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی رانیں کھولیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے، یہ صحابۂ کرام کی شجاعت پر)

اَیُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْکَافُوْرُ۔ میت کی کونسی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطا نے) کہا کافور۔

اِنَّ ثَمُوْدَ لَمَّا اسْتَیْقَنُوْا بِالْعَذَابِ تَکَفَّنُوْا بِالْاَنْطَاعِ وَتَحَنَّطُوْا بِالصَّبِرِ لِئَلَّا یَجِیْفُوْا وَیَنْتِنُوْا قوم ثمود کو جب یقین ہوگیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں) انھوں نے چمڑوں کے کفن پہن لئے اور ایلوا بدن پر مل لیا تاکہ سڑیں نہیں اور بدبودار نہ ہوں۔

حَنَّطَ ابْنَ عُمَرَ۔ ابن عمرؓ کو خوشبو لگائی۔

لَا تُحَنِّطُوْا۔ خوشبو نہ لگاؤ!

لَا تُسَلِّمْ وَلَدَکَ حَنَّاطًا فَاِنَّہٗ یَحْتَکِرُ الطَّعَامَ عَلٰٓی اُمَّتِیْ۔ اپنے بچہ کو بنئے (گیہوں بیچنے والے) کے سپرد مت کر وہ میری امت پر غلہ کا احتکار کرے گا (احتکار کے معنی اوپر گزر چکے ہیں "حکر" میں)۔

حُنْظُبٌ یا خُنْظُبٌ یا حُنْظُبَاءُ یا خُنْظُبَاءُ، بعضوں نے حُنْطُبٌ طائے مہملہ سے نقل کیا ہے:۔ ٹڈا یا خنافس کا نر (خنافس، خنفسہ کی جمع ہے، ایک کالا کیڑا بدبودار)

سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِتَمْرَۃٍ۔ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا، میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار ڈالا۔ یا یوں کہا ایک حنظب کو، انھوں نے کہا۔ ایک کھجور خیرات کردے۔ (حنظب کے معنی ٹڈا)۔

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبَانًا وَھُوَ مُحْرِمٌ تَصَدَّقَ بِتَمْرَۃٍ اَوْ تَمْرَتَیْنِ۔ جو شخص جوں یا حنظب کو مار ڈالے احرام کی حالت میں، تو ایک یا دو کھجور خیرات کرے

حَنْفٌ۔ جھکنا۔

حَنَفٌ۔ سیدھا ہونا۔ پاؤں ٹیڑھا ہونا۔

تَحَنُّفٌ۔ حضرت ابراہیمؑ کے دین پر ہونا، بتوں کی پرستش سے الگ ہونا، عبادت کرنا۔

حَنِیْفٌ۔ اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا

مسلمان یا گناہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ۔ میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و صاف پیدا کیا (پھر دنیا میں آکر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے)۔

بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ السَّہْلَۃِ۔ میں سیدھی اور آسان شریعت دیکر بھیجا گیا۔

قَالَ اِنِّیْ اَحْنَفُ۔ وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف گئی ہیں)

وَکَانَ حَنِیْفِیًّا۔ اُن کی تلوار حنفی تھی (یہ منسوب ہے احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا اَحْنَفِیًّا)

دِیْنُ مُحَمَّدٍ حَنِیْفٌ۔ حضرت محمد صلعم کا دین سیدھا (عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے)۔

اَحَبُّ دِیْنِکُمْ اِلَی اللّٰہِ الْحَنِیْفِیَّۃُ۔ سب دینوں میں اللہ کو دینِ حنیف پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بت پرستی اور شرک کا شائبہ نہ ہو)

اَلسِّوَاکُ مِنَ الْحَنِیْفِیَّۃِ۔ مسواک کرنا دینِ حنیف میں سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے)۔

اَبُوْحَنِیْفَۃَ۔ مشہور مجتہد ہیں اُن کے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو "حنفی" کہتے ہیں۔

حَنِیْفَۃُ ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

حَنَقٌ۔ سخت غصہ ہونا۔

لَا یَصْلُحُ ھٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّتِہٖ۔ یہ خلافت اسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے، (عرب لوگ کہتے ہیں):

مَا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّۃٍ وَمَا یَکْظِمُ عَلٰی جِرَّۃٍ یعنی اس کا دل صاف ہے۔ حسد اور بغض اور مکر و فریب نہیں رکھتا (اصل میں جِرّۃ اُس کو کہتے ہیں، جو اونٹ جگالی کرتے وقت پیٹ سے نکالتا ہے اور اِحْنَاقٌ پیٹ کا لگ جانا)

اِحْنَاقٌ۔ پیٹ کا لگ جانا۔

اَحْنَقَ الرَّجُلُ۔ کینہ ور ہوا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ بِیَثْرِبَ وَاِنَّہٗ حَنِقٌ عَلَیْکُمْ (یہ ابوجہل کا قول ہے) محمد مدینہ میں جاکر ٹھہرے، اُن کو تم پر بہت غصہ تھا۔

مَا کَانَ ضَرَّکَ لَوْ مَنَنْتَ وَرُبَّمَا مَنَّ الْفَتٰی وَھُوَ الْمَغِیْظُ الْمُحْنَقُ۔ (یہ قتیلہ کا شعر ہے) اگر تو احسان کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا، کبھی جوانمرد اس وقت بھی احسان کرتا ہے جب اُس کو غصہ دلایا جاتا ہے۔

اِحْنَاقٌ۔ غصہ دلانا۔

مُحْنَقٌ۔ جس کو غصہ دلایا گیا۔

وَازْدَادُوْا حَنَقًا۔ اور زیادہ اُن کو غصہ آیا۔

حَنَکٌ۔ گھوڑے کے منہ میں رسی ڈالنا، سمجھنا، مضبوط کرنا، سمجھدار کرنا۔

تَحْنِیْکٌ۔ کچا چبا کر بچہ کے منہ میں دینا۔

حَنَکٌ۔ ٹھوڑی کے نیچے۔

اِحْتِنَاکٌ اور تَحَنُّکٌ۔ ڈھاٹا باندھنا۔

لَمَّا وَلَدَتْہُ وَبَعَثَتْ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَ تَمْرًا وَحَنَّکَہٗ بِہٖ۔ جب اُم سلیم کے بچہ پیدا ہوا تو اُس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا، آپ نے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی۔ کرمانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبانا مستحب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ چبانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو اور تحنیک کے وقت بچہ کے لئے دعا کرے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بچہ کو نیک لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہو اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں سے رکھوانا بہتر ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یُحَنِّکُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ۔ آنحضرتؐ انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کچا چبا کر اُن کے منہ میں دیتے)۔

قَدْ حَنَّکَتْکَ الْاُمُوْرُ (طلحہ نے حضرت عمرؓ سے کہا)

تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنا دیا (ہوشیار کر دیا)۔
وَالْعِضَاہُ مُسْتَحِنْکًا ۔ درخت جڑ سے اکھڑا ہوا۔
اَسْوَدُ حَانِكٌ ۔ بہت کالا۔ جیسے "اَسْوَدُ حَالِكٌ"۔

حَنٌّ ۔ روکنا، پھیرنا، مشتاق ہونا، آواز نکالنا، رحم کرنا۔ (جیسے حَنَانٌ ہے)۔

حَنَّ الْجِذْعُ اِلَیْہِ (مسجد میں ایک کھجور کی کڑی تھی آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے، جب منبر تیار کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اس کڑی نے آواز نکالنا شروع کیا آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی۔ یہ حَنِیْنٌ سے ماخوذ ہے)۔

حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْھَا۔ یہ ایسے پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے قسم کا ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے کہا جب ولید بن عقبہ کہنے لگا، کیا میں قریش کے لوگوں میں مارا جاؤں گا۔ بعضوں نے کہا یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ اس میں سے نہ ہو۔ یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اس میں نہ ہو)

وَاَمَّا قَوْلُكَ کَیْتَ وَکَیْتَ فَقَدْ حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْھَا۔ (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمہارا یہ کہنا کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں تو یہ اس پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے۔

لَا تَتَزَوَّجَنَّ حَنَّانَۃً وَّلَا مَنَّانَۃً۔ ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کی طرف مائل ہو، اس کا ذکر روتی ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات بات پر احسان جتاتی ہو (اوچھی کم ظرف)۔

وَاللّٰہِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْہُ لَاَتَّخِذَنَّہٗ حَنَانًا۔ ورقہ بن نوفل ادھر سے گزرے جہاں پر امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کو تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے، یہ منظر دیکھ کر ورقہ نے کہا) خدا کی قسم! اگر تم اس کو مار ڈالو گے تو میں اس کی قبر کو خدا کی رحمت اترنے کا مقام سمجھوں گا (یعنی اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا اس پر ہاتھ پھیروں گا)۔ اس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی گزر گئے تھے، اور بلالؓ کو تو اس وقت تکلیف دی گئی، جب وہ مسلمان ہو چکے تھے اس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور شخص کے بجائے ورقہ کا نام لے دیا)۔

اِتَّخَذْتُمُ الْوَلِیْدَ حَنَانًا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی ام سلمہ کے پاس گئے، وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا۔ آپؐ نے فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا، اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ غرض آپ نے ولید نام کو پسند نہیں فرمایا)۔

حَنَانَیْكَ یَا رَبِّ۔ پروردگار! میں تیری رحمت ایک کے بعد ایک مانگتا ہوں (متواتر تیری رحمتیں چاہتا ہوں)

حَنَّانٌ ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بہت رحم اور شفقت کرنے والا۔

اِنَّ ھٰذِہِ الْکِلَابَ الَّتِیْ لَھَا اَرْبَعَۃُ اَعْیُنٍ مِنَ الْجِنِّ ۔ یہ چار آنکھوں والے کتے جن میں سے ہیں (جن ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَجْنُوْنٌ مَحْنُوْنٌ ۔ دیوانہ ہے، کبھی کبھی ہوش آ جاتا ہے پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا، حن کالے کتے۔ محیط میں ہے کہ حن خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے کتے یا جن اور انس کے درمیان ایک مخلوق ہے، اور عالم الحن دوسرا عالم، جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین عالم ہیں ایک عالم الجن۔ دوسرے عالم الحن۔ تیسرے عالم البن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہند کے مشرک اس کو کلجگ کہتے ہیں۔

اَلْکِلَابُ مِنَ الْحِنِّ فَاِذَا غَشِیَتْکُمْ عِنْدَ طَعَامِکُمْ

فَاَتَّقُوا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا۔ کتے جن میں سے ہیں، جب کھانے وقت وہ تمھارے آس پاس آجائیں، تو اُن کو بھی (تھوڑا کھانا) ڈال دو، کیونکہ اُن کی نظر لگتی ہے اُن کا بھی دل ہے۔

بِہٖ جِنَّۃٌ۔ اُس کو جنون ہے (بِہٖ جُنَّۃٌ دونوں کے ایک معنی ہیں)

حُنَیْنٌ ایک مقام کا نام ہے جو نواحِ طائف میں واقع ہے، اس مقام پر ۸ھ میں جنگِ عظیم ہوئی تھی

حَنُوْنٌ۔ مہربان۔

حُنَیْنُ بْنُ اِسْحَاقَ۔ بڑا حکیم گزرا ہے۔

وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَقَالَ الْحَنَّانُ هُوَ الَّذِیْ یُقْبِلُ عَلٰی مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَّانُ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالنَّوَالِ قَبْلَ السُّؤَالِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ "حنّان" اور "منّان" کے کیا معنی ہیں (جو اللہ کے نام ہیں) اُنھوں نے کہا، حنّان وہ جو اُس شخص پر متوجہ ہو جو اُس سے روگردانی کرے۔ اور منّان وہ جو مانگنے سے پہلے دے (بن مانگے عطا کرے)۔

رَجَعَ بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے عرب میں، حُنین نامی ایک موچی تھا، اُس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی جس کو ایک گنوار مول لینے آیا، بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا رہا پھر چھوڑ کر چلدیا۔ حُنین کو اُس کے اِس طرزِ عمل پر غصہ آیا اُس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جدھر سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا، ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا۔ جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑ بھی ہوتا تو میں لے لیتا آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا ہے جب تو وہ اونٹ سے اُترا اور اُس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا، جھٹ کمین گاہ سے نکل اونٹ پر سوار ہو اور، یہ جا وہ جا، گنوار جب لوٹ کر آیا تو اونٹ ندارد صرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے لے کر اپنے گھر آیا، لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ حُنین کے دو موزے ملے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے یہ مثل مشہور ہو گئی، جب کوئی سفر سے بے نیلِ مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رَجَعَ بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا اُس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا بنایا اور عبد المطلب کے پاس دو لال موزے پہنے ہوئے آیا، اُن کو چچا چچا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں، انھوں نے کہا ارے جا بھی، میں تجھ میں ہاشم کا حُلیہ نہیں پاتا، وہ آخر لوٹ کر چلدیا اور لوگوں سے کہنے لگا رَجَعَ حُنَیْنٌ بِخُفَّیْهِ اس روز سے یہ مثل مشہور ہو گئی۔

تَحَنَّنُوْا عَلٰی اَیْتَامِ الْمُسْلِمِیْنَ مسلمان یتیموں پر رحم کرو

لَا یَحِنَّ اَحَدُکُمْ حَنِیْنَ الْاَمَۃِ۔ تم میں سے کوئی لونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی لونڈی کی طرح اپنے گھر جانے کا مشتاق نہ ہو۔

قُلُوْبُ شِیْعَتِنَا تَحِنُّ اِلَیْنَا۔ ہمارے گروہ کے لوگوں کے دل ہمارے مشتاق ہوں گے۔

حَنَّۃُ۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بیوی تھیں۔

حِنَانَۃُ۔ نجف کے پاس ایک مقام ہے۔

حِنَۃٌ۔ عداوت اور دشمنی۔

لَا یَجُوْزُ شَهَادَۃُ ذِی الظِّنَّۃِ وَالْحِنَۃِ۔ جس پر تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اُس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

حِنَۃٌ۔ ایک لغت ہے اِحْنَۃٌ میں بہ معنی عداوت۔

اِلَّا رَجُلٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ حِنَۃٌ۔ مگر وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہو۔

مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَرَبِ حِنَۃٌ۔ مجھ میں اور عرب لوگوں میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِی الْقُدْرَۃُ مِنْ ذَوِی الْحِنَاتِ

مجھ کو دشمنوں پر قدرت پا لینے نے روک دیا (یہ معاویہ کا قول ہے)

حَنْوٌ۔ موڑنا، پھیرنا۔
حُنُوٌّ۔ مہربانی، شفقت کرنا
حِنَایَۃٌ۔ موڑنا جھکانا۔
لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَھْرَہٗ۔ کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ (رکوع کے لئے) نہ جھکاتا (حَنَا یَحْنُوْ یا حَنَا یَحْنِیْ سے نکلا ہے دونوں کے ایک معنی ہیں)۔
اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَلْیَفْرُشْ ذِرَاعَیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَلْیَحْنَا (یہاں یہ ہے وَلْیَحْنَا اگر حائے حطی سے ہے تو اس کے معنی جھکا دے، اور اگر جیم سے ہے تو اس کے معنی اوندھا ہو جائے، دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ اور ہم نے اس لفظ کو صحیح مسلم میں جیم سے اور کتاب الجمع للحمیدی میں حائے حطی سے پڑھا ہے، پورا ترجمہ یوں ہے کہ) جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو اپنی باہوں کو اپنی رانوں پر بچھا دے اور پیٹھ جھکائے
فَرَاَیْتُہٗ یَحْنِیْ عَلَیْھَا یَقِیْھَا الْحِجَارَۃَ۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا، اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا (خطابی نے کہا یَجْنِیْ بھی مروی ہے، جیم معجمہ سے اور محفوظ یَحْنِیْ ہے حائے حطی سے حَنَا یَحْنُوْ حُنُوًّا سے)۔
لَا یَحْنِیْ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربانی کریں گے جو صابر ہوں گے (یہ حَنَا عَلَیْہِ یَحْنُوْا سے اور اَحْنٰی یُحْنِیْ سے نکلا ہے)۔
اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ الْحَانِیَۃُ عَلٰی وَلَدِھَا کَھَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ بدل گیا ہو (محنت کرتے کرتے، کوٹتے پیستے پکاتے) اپنی اولاد پر مہربان ہو (اولاد کی پرورش کے خیال سے اُن کی محبت سے دوسرا نکاح نہ کرے) قیامت کے دن دونوں اس طرح ملے جُلے ہوں گے (آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا)
اَحْنَاہُ عَلٰی وَلَدٍ وَاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ (قریش کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں) اولاد سے بڑی محبت کرنے والیاں اور خاوند کا بڑا خیال رکھنے والیاں۔

اِیَّاکَ وَالْحَنْوَۃَ وَالْاِقْعَاءَ۔ نماز میں حنوۃ اور اقعا سے بچا رہ (حنوۃ کہتے ہیں اس کو کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکائے اور پیٹھ کو کمان کی طرح کر دے اور اِقعا کتے کی نشست)
لَوْ صَلَّیْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْحَنَایَا۔ اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمانوں کی طرح (خم) ہو جاؤ (یہ حَنِیَّۃٌ یا حَنِیٌّ کی جمع ہے فعیل بمعنی مفعول، یعنی جھکی ہوئی، مڑی ہوئی)۔
حَنَتْ لَھَا قَوْسَھَا۔ انھوں نے اپنی کمان کو موڑا، (یعنی اس میں چلہ لگایا کیونکہ چلہ لگنے سے کمان مُڑتی ہے) اور حَنَّتْ بہ تشدید نون بھی ہو سکتا ہے، یعنی کمان میں آواز نکلی۔
فَاِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِیَۃٍ۔ جہاں نالے کی موڑ ہے وہاں کچھ قبریں دکھائی دیں۔
شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَۃٍ (کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) یعنی وہ شراب نالے کے موڑ پر سرد پانی میں ملایا گیا (موڑ پر پانی اکثر صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے)
اِنَّ الْعَدُوَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَمَنُوْا فِیْ اَحْنَاءِ الْوَادِیْ حنین کے دن دشمن نالے کے موڑ میں چھپ رہا۔
مَلَاءَمَۃٌ لِاَحْنَائِھَا اس کے موڑوں کے لئے نرم۔
فَھَلْ یَنْتَظِرُ اَھْلُ بَضَاضَۃِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِیَ الْھَرَمِ۔ جوانی کی رونق والے کیا اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بڑھاپے کی ٹیڑھا کرنے والیاں اُن پر آن پڑیں (یعنی وہ پیری کے منتظر ہیں)۔
اَیَنْحَنِیْ لَہٗ۔ کیا جب اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو اس کے لئے جُھک جائے؟ (فرمایا نہیں) کیا اس سے گلے ملے (فرمایا نہیں) کیا اُس سے ہاتھ ملائے؟ فرمایا، ہاں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے وقت جھکنا جیسے عجمی لوگوں کا معمول ہے، خلاف سنت ہے۔ صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا اور ہاتھ ملانا بس یہی سنت ہے نووی نے کہا کہ گلے ملنا یا چہرے پر بوسہ دینا

مکروہ ہے، مگر جو سفر سے آئے اُس سے گلے مل سکتا ہے اور اُس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالبؓ کے ساتھ کیا تھا۔ نووی نے یہ بھی کہا کہ گو بعض اہلِ علم اور اہلِ صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے، مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابلِ استناد نہیں ہے)

اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْعِطْرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّسَاءُ وَالْحِنَّا۔ چار باتیں پیغمبروںؑ کی سنت ہیں، خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور عورتیں رکھنا اور مہندی لگانا (یعنی مہندی کا خضاب کرنا) محیط میں ہے کہ:

حِنَّاءٌ بہ تشدید نون مشہور درخت ہے اُس کے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ دُور سے بہت اچھی خوشبو دیتی ہے، (یعنی مہندی) مگر بہ تخفیف نون لغت کی رُو سے صحیح نہیں ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ بہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے۔ اور اس حدیث میں علماء کے تین قول ہیں ایک یہ کہ صحیح اَلْخِتَانُ ہے راوی نے غلطی سے اُس کو اَلْحِنَّا کر دیا۔ اور ختنہ بے شک پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰ مختون پیدا ہوئے تھے، دوسرے یہ کہ اَلْحَيَاءُ ہے یعنی شرم تیسرے یہ کہ اَلْحِنَّا ہے اور یہ تصحیف ہے اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ مہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگانا مُراد ہوگا یا بالوں میں ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانا، تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو پوشیدہ ہو۔ رہا بالوں کا خضاب مہندی سے کرنا، تو اُس کا رواج اگلی اُمتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ تصحیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ مہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)

اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ۔ آپ کے جہاں پر کوئی درد یا زخم ہوتا تو اُس پر مہندی لگاتے۔

وَلَا تَخْتَضِبْ۔ مستحاضہ عورت مہندی نہ لگائے (اصل میں تَتَخَضَّبُ تھا، ایک تے کو تخفیف کے لئے گرا دیا۔ ایک روایت میں وَلَا تَحْتَبِي ہے یعنی تحیۃ المسجد نہ پڑھے ایک میں وَلَا تَخْتَبِئُ ہے ایک میں وَلَا تَحْتَبِي ہے یعنی گوٹ مار کر یا گھٹنوں پر نہ بیٹھے)۔

لَا يَقْصِيرَ لَهُ فِي اَحْنَائِهٖ۔ اس کو اپنی اطراف اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے۔

اَحْنَى النَّاسِ ضُلُوعًا عَلَيْكَ۔ سب سے زیادہ تجھ پر مہربان۔

بابُ الحاء مع الواو

حَوْبٌ یا حُوبٌ یا حَابٌ یا حُوبَةٌ یا حِيَابَةٌ۔ گنہگاری

اِحْوَابٌ۔ گنہگار ہونا۔

تَحْوِيبٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنا۔

تَحَوُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا، دردمند ہونا، ہائے ہائے کرنا جیسے اِسْتِحْوَابٌ ہے۔

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ۔ پروردگار میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ بخش دے۔

اِغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا یا حُوْبَنَا۔ ہمارے گناہ بخش دے۔

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حَوْبًا۔ سُود خواری ستر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)۔

تَوْبًا تَوْبًا لَا تُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ لوٹ کر آئے لوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کر دے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ۔

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِيْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالصُّوْفِ سختی اور گنہگاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے (یعنی قبائل کے لوگوں میں، جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اجڈ اور سخت دل ہوتے ہیں)۔

اَلَكَ حَوْبَةٌ۔ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جانے

کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا) تیرے پاس گناہ کا سامان ہے (یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نگرانی چھوڑ دے تو گنہگار ہو۔ مثلاً اہل وعیال، ماں اور نانی وغیرہ) عرب لوگ کہتے ہیں:

تَحَوَّبَ مِنَ الْاِثْمِ۔ گناہ سے بچا یا، گناہ اپنے اوپر سے اُتار دیا (جیسے تَحَنَّثَ)

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الْحَوْبَاتِ۔ اللہ سے اُن محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرتے رہو (جن بیچاریوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، وہ ہر بات میں تمھاری محتاج ہیں اُن پر رحم کرو اور بے وجہ اُن کو نہ ستاؤ!) یہاں حَوْبَةٌ کے معنی احتیاج کے ہیں مضاف محذوف ہے یعنی ذات الحوبات۔

اِلَيْكَ اَرْفَعُ حَوْبَتِي۔ میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اِنَّ طَلَاقَ اُمِّ اَيُّوْبَ لَحُوْبٌ (ابو ایوب نے اپنی بیوی اُمّ ایوب کو طلاق دینی چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا) اُمّ ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے (اُمّ ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں، وہ اپنے شوہر کو بھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں، ایسی عورت کا چھوڑ دینا بیشک ایک بدنصیبی اور جہالت ہے)۔

مَازَالَ صَفْوَانُ يَتَحَوَّبُ رِحَالَنَا مُنْذُ اللَّيْلَةِ۔ رات سے صفوان ہمارے کجاووں کے پاس روتا چلاتا رہا (دعا کرتا رہا)

حَوْبَةٌ اور حِيْبَةٌ رنج اور غم کو بھی کہتے ہیں۔

حِيْبَةٌ عَلٰى خَيْبَةٍ۔ نامرادی پر رنج۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ حَوْبًا حَوْبًا۔ لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے مالک کا شکر کرنے والے، ارے چل ارے چل (یہ اونٹ کی طرف خطاب ہے۔ حَوْبُ کہہ کر نر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں، جیسے اونٹنی کو حَلْ کہہ کر)۔

فَعَرَفَ اَنَّهٗ يُرِيْدُ حَوْبَاءَ نَفْسِهٖ۔ تب انھوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مراد لیتے ہیں۔

حَوْبَاءُ۔ روح۔

اَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ۔ تم میں سے کونسی بی بی ہیں جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟ (حواب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان۔ حضرت عائشہ رض جنگ جمل میں وہیں جاکر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے اُن پر بھونکے تھے۔ یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے۔ آپ نے پیشتر سے خبر دیدی تھی کہ ایک بی بی میری، خلیفۂ وقت سے لڑنے جائیں گی، اور حواب میں جاکر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے اُن پر بھونکیں گے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رض جب مقام حواب میں پہنچیں، تو انھوں نے اسی حدیث کو یاد کرکے واپس آنا چاہا، مگر تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا۔ آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں)۔

اَلْحَقَ اللّٰهُ بِهِمُ الْحَوْبَةَ۔ اللہ نے اُن پر محتاجی ڈال دی۔

اَوَّلُ شَهَادَةٍ بِالزُّوْرِ فِي الْاِسْلَامِ شَهَادَةُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا حِيْنَ اَنْتَهَوْا اِلٰى مَاءِ الْحَوْاَبِ فَنَبَحَتْهُمْ كِلَابُهَا (امام جعفر صادق ع نے فرمایا) پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ ستر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حواب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتے اُن پر بھونکے، (اُن کی صاحبہ یعنی حضرت عائشہ رض نے لوٹ آنے کا قصد کیا، کہنے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حواب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے وصی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر ستر آدمیوں نے اُن کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حواب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی، جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہ رض کو مغالطہ دے کر لڑا دیا ورنہ آپ ضرور لوٹ آتیں اور جنگ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علی رض نے حضرت زبیر رض کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے اُن سے فرمائی تھی کہ "ایک روز تم علی رض سے لڑو گے، انھوں نے بھی یہ حدیث یاد کرکے میدانِ جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مروان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع

ہی کردی، اور مروان نے ایک تیر مارا جس سے حضرت طلحہؓ شہید ہوئے جو آنحضرتؐ کے بڑے جان نثار صحابی اور عشرۂ مبشرہ میں سے تھے۔ پھر تو دونوں طرف کے لوگ لڑ پڑے اور جو تقدیر کا لکھا تھا وہ پورا ہوا:
(غَفَرَ لَهُمُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

حَوْتٌ - گرد گھومنا۔

مُحَاوَتَةٌ۔ پھسلانا، فریب دینا، مشورہ کرنا۔

حُوْتٌ۔ مچھلی (بعضوں نے کہا بڑی مچھلی کو حُوت اور چھوٹی کو سَمَک کہیں گے)۔

بُرْجُ حُوْت۔ ایک بُرج ہے آسمان میں۔

صَاحِبُ الْحُوْتِ۔ حضرت یونسؑ کا لقب ہے۔ ان کو مچھلی نگل گئی تھی۔

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یوں ہی ہے اور مشہور روایت جَوْنِيَّةٌ ہے، یعنی کالی چادر حُوَيْتِيَّةٌ کے معنی نہیں معلوم ہوئے، ایک روایت میں حَوْتَكِيَّةٌ ہے، یہ نسبت ہے حَوْتَك کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا یا معنی یہ ہیں کہ چھوٹی چادر، کیونکہ حَوْتَكِيٌّ اس شخص کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو)۔

حَوْجٌ - محتاج ہونا۔ جیسے اِحْتِيَاجٌ اور اِحْوَاجٌ ہے۔

تَحْوِيْجٌ۔ کج کرنا، اپنا طریقہ چھوڑ دینا۔

اِنَّهُ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَقَالَ لَا اَدَعُ فِيْ نَفْسِيْ حَوْجَاءَ مِنْ اَسْعَدَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہؓ کو داغ دیا اور فرمایا میں اسعد سے اپنے دل کی کوئی خواہش اٹھا نہیں رکھوں گا (جہاں تک ممکن ہوگا اُن کی دوا کروں گا)۔

اِنْ تَسْجُدْ بِالْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ حَوْجَاءُ (قتادہ نے کہا) اگر تو (سورۂ حٰم سجدہ میں) دوسری آیت کے اخیر (یعنی لَا يَسْاَمُوْنَ) پر سجدہ کرے تو تیرے دل میں کوئی خلش نہ رہے گی (بہ نسبت اس کے کہ پہلی آیت کے اخیر یعنی تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ کرے، کیونکہ سجدہ کی تاخیر میں کوئی قباحت نہیں، اور تقدیم جائز نہیں ہے)۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اَتَيْتُ یارسول اللہ میں نے تو دل کی کوئی خواہش اور آرزو باقی نہیں رکھی (تمام گناہ کئے ہیں سر سے پاؤں تک گناہوں میں مبتلا ہوں، دَاجَة اتباع ہے حَاجَة کا، جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی پروردگار میں بھی ایسا ہی ہوں کہ کوئی گناہ میں نے باقی نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو۔ اب تیری بخشش کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے)۔

اِنْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعْ حَاجًا وَّلَا حَطَبًا وَّلَا تَاْتِنِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔ تو ایسا کر اس جنگل میں جا اور کوئی کانٹا اور سوکھی جلانے کی لکڑی مت چھوڑ (اس کو کاٹ کر لا اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آ (ہر روز یہی کرتا رہ۔ سبحان اللہ! آنحضرتؐ نے اُس کو ایک پیشہ پر لگا دیا اور سوال کے لئے ہاتھ پھیلانے سے روک دیا)۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ۔ آدمی کی سمجھداری یہ ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کرلے (استنجا یا کھانے پینے کی) پھر نماز پڑھے (تاکہ نماز میں دل اور طرف نہ لگا رہے)۔

حَاجَةٌ کی جمع حَاجٌ ہے جیسے رَاحَةٌ کی رَاحٌ اور حَاجٌ کے علاوہ حَاجَاتٌ اور حِوَجٌ اور حَوَائِجُ بھی آئی ہے۔ جیسے حَاجَةٌ کی حَوَائِجُ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالِيْ فِيْهِ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ یا مَالِيْ فِيْهِ حُوَيْجَاءُ وَلَا لُوَيْجَاءُ۔ یعنی مجھ کو اس کی کوئی ضرورت یا کوئی احتیاج نہیں اور کہتے ہیں:

مَا فِيْ صَدْرِيْ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ۔ میرے دل میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ اور کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهٗ فَمَا رَدَّ حَوْجَاءَ وَلَا لَوْجَاءَ۔ میں نے اس سے گفتگو کی، لیکن اُس نے اچھا برا کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ جیسے کہتے ہیں

فَمَا رَدَّ بَيْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ - اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور فریب دغا بازی، غیبت، اتہام، گالی گلوچ) نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ کھانا پینا تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو مباح ہے اور یہ باتیں ہمیشہ حرام ہیں، اُس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص مینہ سے ڈر کر بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ یا بچھو سے ڈر کر اژدہے کے منہ میں گھس گیا)۔

مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْبَيْتِ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ - جو شخص کھلی ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رُکا رہے (کھلی ضرورت جیسے خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بلا معقول عذر مکہ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

اِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا، انھوں نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے کام میں رہ گئے (آپؐ کے ساتھ جنگ بدر میں) نہ جا سکے، وہ کام یہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں لہٰذا آپ حضرت عثمانؓ کو مدینہ ہی میں چھوڑ گئے اُن کی تیمار داری کے لئے اور غزوہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ - اعتکاف کرنے والا حاجت کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)

اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ - تم کو حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل ہے اور بعض نے اُس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایسی ضرورتیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک پیاس لگے، یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آ جائے جس سے بھاگنے کی ضرورت پڑے، مثلاً چور، سانپ، اژدہا وغیرہ)۔

قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ - آنحضرتؐ رات کو اُٹھے اور رفع حاجت کے لئے گئے (زہری نے کہا حاجت سے پیشاب یا پاخانہ مراد ہے)۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَةِ - آپ جب پاخانہ کرنا چاہتے۔

حوذ - گھیر لینا، محافظت کرنا، جلد چلانا۔

فَمَنْ فَرَّغَ لَهَا قَلْبَهٗ وَحَاذَ عَلَيْهَا بِحُدُوْدِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ - جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو (دنیا کے خیالوں اور وسوسوں سے) خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ محافظت کرے، وہ مومن ہے۔

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَذِيًّا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ بڑے دانشمند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے)

اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ - (جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز نہ ہو) تو شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔

اَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الْخَفِيْفُ الْحَاذِ - سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی پیٹھ رکھتا ہو (زیادہ اہل و عیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو) فراغت قلب کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو ؎

آں کس کہ بخانہ نیم نانے دارد | در گوشہ شہر آشیانے دارد
نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے | انصاف بکن کہ خوش جہانے دارد

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيْهِ الرَّجُلُ بِخِفَّةِ الْحَاذِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ اَبُو الْعَشَرَةِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا، اُس آدمی پر رشک کریں گے، جس کی پیٹھ ہلکی ہوگی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل و عیال نہ رکھتا ہو گا)۔ جیسے ان دنوں میں اُس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔

غُمَيْرُ حَوْذَانٍ - حوذان سے ڈھکا ہوا (حوذان

ایک بھاجی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔

حَوْرٌ۔ لوٹنا، ترقی کے بعد تنزل، اینڈ ہونا (جس مال کی نکاسی نہ ہو) حیران ہونا، دھونا، سفید کرنا۔

حَوَرٌ۔ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا (اسی سے حُوْرٌ ہے جو جمع ہے حَوْرَاءُ کی، یعنی کالی آنکھ والیاں)

اَلزُّبَیْرُ ابْنُ عَمَّتِیْ وَحَوَارِیَّ مِنْ اُمَّتِیْ۔ زبیر میرے پھوپی کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں (حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار، جیسے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے) بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو حواری اِس لئے کہتے تھے کہ وہ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے۔ بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے، بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سپید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)

اَلْخُبْزُ الْحُوَّارٰی۔ سفید میدہ کی روٹی (مجمع البحار میں ہے کہ حُوَّارٰی میدہ سپید (نہایہ میں ہے جو کئی بار چھانا جائے)

اِلَّا کَانَ لَہٗ اَصْحَابٌ مِّنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ۔ حواری اور اصحاب کے ایک معنی ہیں یعنی رفیق اور ساتھی اور مددگار

اَلنَّقِیُّ الْحُوَّارٰی۔ میدہ سپید۔

حَوْرَانِیَّۃٌ۔ ایک شہر کا نام ہے، ملک شام میں۔

حُوَارِیَاتٌ۔ گوری سفید عورتیں۔

تَحَاوُرٌ اور مُحَاوَرَۃٌ۔ آپس میں گفت وشنید کرنا، دو یا زیادہ آدمیوں کا۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِیْنِ۔ بہشت میں کالی آنکھ والی عورتوں کا جمگھٹا (مجمع) ہے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ سے (عزت میں ہو یا مال و متاع میں یا اہل وعیال میں۔ بعض نے کہا کام بن کر بگڑ جانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے اصل میں ——

حَوْرٌ بَعْدَ الْکَوْرِ کہتے ہیں عمامہ باندھ کر پھر توڑنے کو ایک روایت میں بَعْدَ الْکَوْنِ ہے، مطلب وہی ہے۔)

حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْکُمَا اِبْنَاکُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِہٖ جب تک تمہارے بیٹے، جس کے لئے تم نے اُن کو بھیجا ہے اُس کا جواب لے کر آئیں (یا نا اُمید ہو کر آجائیں)۔

یُوْشِکُ اَنْ یُّرَی الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِیْنَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَہٗ وَاَبْدَاہٗ لَا یَحُوْرُ فِیْکُمْ اِلَّا کَمَا یَحُوْرُ صَاحِبُ الْحِمَارِ الْمَیِّتِ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن آنحضرت کی زبان پر پڑھا ہوگا، وہ اُس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھائے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا۔ نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا، جیسے مُردار گدھے کا مالک، مُردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں کما سکتا

فَلَمْ یُحِرْ جَوَابًا۔ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ حَارَ عَلَیْہِ جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا (دوسری روایت میں یوں ہے۔

فَقَدْ بَاءَ بِہٖ اَحَدُہُمَا۔ یعنی دونوں میں سے ایک کافر ہو چکا، جس شخص کو کافر کہا، وہ اگر حقیقتاً کافر ہے، ورنہ کہنے والا) اِس حدیث سے اُن لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہہ دیتے ہیں، جب تک اچھی طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو، کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر کہنا اہل حدیث نے اِس باب میں بڑی احتیاط کی ہے۔ اور اہل قبلہ یعنی روافض، خوارج، معتزلہ وغیرہم کی تکفیر نہیں کی۔ بعضوں نے کہا، یہ حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو کافر سمجھے ایسا شخص تو کافر ہو چکا۔ یا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسلمان کو کافر کہنے کا گناہ لوٹ آئے گا۔ اور ایک عیب اس کو لگ جائے گا۔ مؤلف کہتا ہے جو شخص اصول اسلام کا مثلاً ملائکہ، جن اور شیاطین یا حشر اجساد یا معجزات انبیاء

یا بہشت یا دوزخ کا یا آیاتِ قرآنی کی ایسی تاویلیں کرے، جیسے باطنیہ کیا کرتے تھے۔ مثلاً شیطان سے قوتِ بہیمیہ مراد لے، اور فرشتے سے قوتِ ملکیہ اور درخت سے شہوتِ نفس، تو ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے اور اس کے بارے میں جو شک کرے یا اُس کو اہلِ قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے۔ اِس پر تمام سلف کا اجماع ہے اور ہمارے زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جس کو نیچری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیث شریف کو واجب العمل نہ سمجھے، بلکہ تمام احادیث کو ناقابلِ اعتبار خیال کر کے صرف قرآن شریف کو لے لے۔ اے اللہ! ایسے لوگوں سے بچائے رکھ! یہ دجّال کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں دجّال آنے والا ہے)۔

لَوْ عَيَّرْتُ رَجُلًا بِالْوَضْعِ لَخَشِيْتُ اَنْ يَحُوْرَ بِيْ دَاءُهٗ۔ اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے کہ اس کی بُرائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں)۔

ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ۔ وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

كَوٰى اَسْعَدَ عَلٰى عَاتِقِهٖ حَوْرَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو گول داغ لگایا، اُن کے مونڈھے پر۔

فَحَوَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْدَةٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر وہیں لے آئے تو داغ دائرہ کی شکل میں گول بن گیا، اسی سے ہے محوَر، یعنی وہ خط جس پر کوئی چیز گھومتی ہے۔

وَفِيْ رُكْبَتَيْهِ حَوْرَاءُ (آنحضرتؐ کو جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، میں نے جب دیکھا تھا) اس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ داغ کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس کے گھٹنوں پر موجود تھا۔

وَالْكَبْشُ الْحَوَرِيُّ۔ اور سفید مینڈھا (جو دوسرے رنگ میں لگا ہو، کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا)۔

دَعْ مُحَاوَرَةَ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔ جس شخص میں عقل نہ ہو اس سے گفتگو مت کر۔

فَلَمْ يُحِرْ اِلَى الْحُسَيْنِ۔ اس نے امام حسینؓ کو کوئی جواب نہیں دیا (یہ اَحَارَ سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:
كَلَّمْتُهٗ فَمَا اَحَارَ جَوَابًا۔ میں نے اس سے بات کی، لیکن اُس نے جواب ہی نہیں دیا۔

حُوَارٌ۔ اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے، جب ماں سے جدا ہو جائے تو اُس کو فَصِیل کہیں گے۔

حُوْرٌ۔ ہلاکت (یہ جمع ہے حَائِرٌ کی، یا اَحْوَرُ اور حَوْرَاءُ کی)۔

حَوْزٌ۔
جمع کرنا، لا لینا، تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا، آہستہ چلنا، الگ ہونا، جماع کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَمِيْعَ اللَّاْمَةِ كَانَ يَحُوْزُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک رہا تھا (ان کا پیچھا کر رہا تھا)۔

اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ۔ گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے اُن پر غالب آ جاتا ہے، اُن کا مالک بن جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ شمر نے اِس حدیث کو اسی طرح بتشدید واو روایت کیا ہے اور مشہور حَزَّازُ الْقُلُوْبِ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

فَتَحَوَّزَ كُلٌّ مِّنْهُمْ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً۔ اُن میں سے ہر شخص الگ الگ ہو گیا اور ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں فَتَجَوَّزَ ہے جیم معجمہ سے، یعنی جلدی جلدی ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی)۔

فَحَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ۔ میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لیجا (ایک روایت میں فَحَرِّزْ ہے)۔

وَمَا يُؤْمِنُكَ اَنْ يَّكُوْنَ بَلَاءٌ اَوْ تَحَوُّزٌ (حضرت عمرؓ نے خندق کے دن حضرت عائشہؓ سے کہا) تم کو کیا اطمینان ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چل دیں۔

وَقَدِ انْحَازَ عَلٰى حَلْقَةٍ نَّشِبَتْ فِيْ جِرَاحَةِ رَسُوْلِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اُحُدٍ ۔ ابو عبیدہ ایک زرہ کے
حلقہ پر اوندھے ہو گئے، جو احد کے دن آنحضرت کے زخم میں گھس
گیا تھا (پوری طاقت سے دانتوں سے پکڑ کر اس کو باہر نکالا)۔
کَانَ وَاللّٰہِ اَحْوَذِیًّا ۔ قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے
دانشمند بے مثیل آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی
تعریف میں کہا۔ ایک روایت میں اَحْوَذِیًّا سے ذال معجمہ سے)
فَحَمَی حَوْزَۃَ الْاِسْلَامِ ۔ انہوں نے اسلام کے ناکوں کو محفوظ
کیا یعنی سرحد اور نواحی کو عرب لوگ کہتے ہیں:
حَامٍ لِّحَوْزَتِہٖ ۔ وہ اپنی حد کا محافظ ہے یا اپنی جائداد کا۔
فَمَا تَحَوَّزَ لَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ ۔ (آنحضرت عبداللہ بن رواحہؓ
کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ ان کے بستر سے نہیں سرکے،
(صدر مقام سے نہیں ہٹے، کیونکہ بیمار کی عیادت میں یہی سنت ہے کہ
کہ اس کو تکلیف نہ ہو، اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھتے تو عبداللہ بن رواحہ
کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)۔
وَاَقْبَلَ بِصَفِیَّۃَ قَدْ حَازَھَا ۔ آپ صفیہؓ کو لے کر آئے
اُن کو چن لیا (مالِ غنیمت میں سے)،
فَمَا احْتَازَھَا دُوْنَکُمْ ۔ آپ نے اس مال کو خاص اپنے
لئے نہیں جوڑا (بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا)۔
تَحُوْزُ الْمَرْاَۃُ ثُلُثَ مِیْرَاثِ عَتِیْقِھَا وَلَقِیْطِھَا ۔
عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اس نے
رستہ میں پڑا پاکر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہوگی (دارقطنی
نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)۔
حَتّٰی تَحُوْزَہٗ اِلٰی رَحْلِکَ ۔ یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فرود
گاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)۔
مَا حُوْزُنَا ۔ ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ (جہاں کا قصد ہے)۔
اَلْاِمَامُ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَہٗ ۔ امام ہم لوگوں میں وہ ہے
جو اپنے ملک کو محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے
اللہ کی راہ میں جہاد کرے)۔
حَیِّزٌ ۔ مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب۔

اِنْحَازَ عَنْہُ ۔ اس سے عدول کیا۔
حُوْذِیٌّ ۔ عقلمند، سیاسی مدبّر۔
حَوْسٌ ۔ گھومنا، ڈھونڈھنا، گھس جانا (جیسے جَوْسٌ ہے)
حَوْسٌ ۔ بہادر ہونا۔
تَحَوُّسٌ ۔ بہادری کرنا۔
فَحَاسُوا الْعَدُوَّ ضَرْبًا ۔ دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈھ
ڈھونڈھ کر مارا، یا پے در پے اُن پر مار لگائی (عرب لوگ کہتے ہیں
رَجُلٌ اَحْوَسُ ۔ بہادر آدمی۔
بَلْ تَحُوْسُکَ فِتْنَۃٌ ۔ فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھالے گا،
تجھ سے ٹل جائے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابو العدبس سے کہا)۔
رَاٰی فُلَانًا وَھُوَ یَخْطُبُ امْرَاَۃً تَحُوْسُ الرِّجَالَ
حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے
رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اس پر بدکاری کا قوی گمان
تھا)۔
اَلَمْ اَرَ جَارِیَۃَ اَخِیْکَ تَحُوْسُ النَّاسَ ۔ کیا میں نے
تیرے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھستی پھرتی ہے
(اُن کے ساتھ خلا ملا کرتی ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے ام المؤمنین
حضرت حفصہؓ سے فرمایا) ایک روایت میں تَجُوْسُ النَّاسَ ہے
جیم معجمہ سے، معنی وہی ہیں۔
وَاِنَّہٗ یَحُوْسُ ذَرَارِیَّھُمْ ۔ دجال اُن کے بال بچوں
میں گھس پڑے گا۔
فَجَعَلَ فَتًی مِّنْھُمْ یَتَحَوَّسُ فِیْ کَلَامِہٖ فَقَالَ
کَبِّرُوْا کَبِّرُوْا ۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس کچھ
لوگ آئے) اُن میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا
(حالانکہ اس سے زیادہ بزرگ لوگ اُن میں موجود تھے) عمر بن عبدالعزیزؒ
نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو، بڑے کی بڑائی کا خیال
رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو)!
عَرَفْتُ فِیْہِ تَحَوُّسَ الْقَوْمِ ۔ میں نے اس میں قوم
کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں تَحَوُّشٌ ہے)

شین معجمہ سے)۔

يَتَحَوَّسُ وَيَتَمَكَّثُ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔ مرد (جب صحبت کرے) تو عورت سے اچھی طرح اختلاط کرے اور ٹھہرا رہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)۔

حَوْشٌ۔ چار طرف سے آنا، جمع کرنا، ہانکنا۔

تَحْوِيْشٌ۔ جمع کرنا۔

مُحَاوَشَةٌ۔ ترغیب، تحریص۔

تَحَوُّشٌ۔ علیحدہ ہوجانا، شرم کرنا۔

تَحَاوُشٌ۔ بیچ میں کرنا۔

اِنْحِيَاشٌ۔ جمع ہونا، بھاگ جانا، پرواہ کرنا۔

وَلَمْ يَتَتَبَّعْ حُوْشِيَّ الْكَلَامِ۔ وحشی اور مشکل (کلام) کے پیچھے نہیں لگا (بعض نے کہا یہ حوش کی طرف منسوب ہے جو جنوں کا شہر ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں :

رَجُلٌ حُوْشِيُّ الْفُؤَادِ۔ یہ وحشی دل کا آدمی ہے۔

مَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَقْتُلُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى لِمُؤْمِنِهِمْ۔ جو شخص میری امت کے لوگوں کو مارنے کے لئے نکلے نہ اچھے کو چھوڑے نہ برے کو اور مومن کے مارنے سے نہ گھبرائے یا اُس سے نہ بھاگے (بلا تحقیق و تفتیش مسلمانوں کا قتل شروع کر دے)۔

وَاِذَا بِبَيَاضٍ يَتَحَاشُ مِنِّيْ وَاَنْحَاشُ مِنْهُ اتنے میں ایک سفیدی معلوم ہوئی، وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی میں اُس سے بھاگ رہا تھا۔

اِذَا عِنْدَهٗ وِلْدَانٌ فَهُوَ يَحُوْشُهُمْ وَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ اس کے پاس بچے ہیں، وہ اُن کو جمع کر رہا ہے، اُن کی اصلاح کر رہا ہے۔

اِنَّ رَجُلَيْنِ اَصَابَا صَيْدًا اَقْتَلَهٗ اَحَدُهُمَا وَاَحَاشَهٗ الْاٰخَرُ عَلَيْهِ۔ دو شخصوں نے ایک شکار پکڑا، ایک نے تو اس کو مار ڈالا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھگایا (گھیر کر اُس کے پاس لایا)۔

رَاٰى كَلْبًا فَقَالَ اَحِيْشُوْهُ عَلَيَّ۔ ایک کتا دیکھا تو کہا اُس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!

قَلَّ اِنْحِيَاشُهٗ۔ اس کا حرکت کرنا اور تعرف کرنا کم ہو گیا

نَعْرِفُ فِيْهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُس میں علیحدگی، اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہایہ میں ہے) عرب لوگ کہتے ہیں :

اِحْتَوَشَ الْقَوْمُ عَلٰى فُلَانٍ۔ جب اس کو اپنے بیچ میں کر لیں، (اور تَحَوَّشُوْا یعنی علیحدہ ہو گئے، ہٹ گئے)

حَاشَ لِلّٰهِ۔ بمعنی معاذ اللہ، یعنی اللہ پاک ہے۔ اس قیاس پر حَاشَ لَكَ نہیں کہتے، بلکہ حَاشَاكَ اور حَاشَا لَكَ کہتے ہیں۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا کنارہ اسی سے ہے حاشیۃ الثوب اور حاشیۃ الکتاب اور حاشیۃ النسب چچا اور ان کی اولاد)

مَنْ تَلِنْ حَاشِيَتُهٗ يَعْرِفْ صَدِيْقُهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ۔ جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اُس کی محبت پہچانے گا۔

مُرِيْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ اَنْ يَسْتَنْجِيْنَ بِالْمَاءِ وَيُبَالِغْنَ فَاِنَّهٗ مُطَهِّرٌ لِلْحَوَاشِيْ وَمُذْهِبٌ لِلْبَوَاسِيْرِ۔ مسلمان عورتوں سے کہہ کر پانی سے استنجا کریں اور اچھی طرح کریں، کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کر دیتا ہے، بواسیر کو دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف نہیں کئے جاتے تو مادہ کی عفونت کی وجہ سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ۔ زکوٰۃ میں چھوٹے جانور لے (جیسے ابن مخاض اور ابن لبون)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُرِيْدُ عَذَابَ اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا يُحَاشِيْ مِنْهُمْ اَحَدًا۔ اللہ تعالیٰ زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے،

(۱) ان کے گرد جمع ہو گئے۔ ۱۲ منہ۔

ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

مُحَاشَاۃٌ۔ مستثنیٰ کرنا، نکال ڈالنا۔

حَوْصٌ۔ سینا، گرد پھرنا، تنگی کرنا، تنگ ہونا۔

ثُمَّ قَالَ خُصْهُ۔ پھر درزی سے کہا اس کو سی دے

كُلَّمَا حِصْتُ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّكَتْ مِنْ اٰخَرَ۔

جب ایک طرف سے سیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا ہے۔

حَوْصَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان۔ آنحضرتؐ تبوک کو جاتے وقت وہاں ٹھہرے تھے، ابن اسحاق نے کہا یہ ضاد معجمہ سے ہے۔

عَیْنٌ حَوْصَاءُ۔ تنگ آنکھ۔

حَوَصٌ۔ آنکھ کی تنگی۔

حَوْصَلَةٌ۔ پرندے کا معدہ (پوٹا) پیٹ کے نیچے کا حصہ مثانہ تک۔

یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ۔ وہ کبوتر کے پوٹوں کی طرح (کالا) خضاب کریں گے (اس حدیث سے بعض نے کالا خضاب مکروہ رکھا ہے)۔

حَوْضٌ۔ حوض بنانا، جمع کرنا۔

تَحْوِیْضٌ۔ گرد گھومنا۔

اِسْتِحْوَاضٌ۔ جمع ہونا، حوض بنانا۔

لَمَّا ظَهَرَ لَهَا مَاءُ زَمْزَمَ جَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ حضرت ہاجرہ کے سامنے جب زمزم کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض بنانے لگیں (اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے) ایک روایت میں تُحَوِّطُهٗ ہے یعنی اس کے گرد مینڈ اٹھانے لگیں)۔

فَتَحْفِنُ۔ چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فَتَحْفِرُ ہے یعنی گڑھا کھودنے لگیں)۔

اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا۔ قیامت کے دن ہر پیغمبر (اور اس کی امت کے لئے) ایک حوض ہوگا۔

مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ۔ قیامت کے دن میرا یہ منبر حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا میں اس پر بیٹھوں گا)۔

حَوْضِیْ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ۔ میرا حوض قیامت کے دن ایک مہینے کی راہ تک ہوگا۔

اِنْ لَّمْ تَجِدْ مَوْضِعًا فَلَا تُجَاوِزِ الْحِيَاضَ عِنْدَ وَادِیْ مُحَسِّرٍ۔ اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے حوضوں سے آگے مت بڑھ۔

اَنَا ابْنُ ذِی الْحَوْضَیْنِ (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے) میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبد المطلب اور ہاشم کا، دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض بنایا کرتے تھے)۔

حَوْضُ الْحِمَارِ۔ (گالی ہے) یعنی بودا نامرد۔

حَوْطٌ۔ حفاظت کرنا، بچانا، خاطر داری کرنا۔

حَاطَ۔ اترا۔

حُطْ حُطْ۔ خیال رکھ، حفاظت کر۔

تَحْوِیْطٌ۔ دیوار بنانا گرداگرد۔

اِحَاطَةٌ۔ گھیر لینا۔

اُحِیْطَ بِهٖ۔ ہلاک ہوا۔

مَا اَغْنَیْتَ عَنْ عَمِّكَ یَعْنِیْ اَبَا طَالِبٍ فَاِنَّهٗ كَانَ یَحُوْطُكَ وَیَغْضَبُ لَكَ۔ آپ اپنے چچا ابو طالب کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے (کافروں کی ایذا سے آپ کو بچاتے تھے) آپ کی وجہ سے غصہ کرتے (ان سے لڑنے کے لئے مستعد ہوتے۔ چنانچہ اپنے قصیدہ میں کفار قریش کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں "تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم محمدؐ کو یونہی حوالے کر دیں گے، ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیر اور برچھے نہیں چلائے")۔

وَتُحِیْطُ دَعْوَتُهٗ مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ اس کی دعا ہر طرف سے ان کو گھیر لے گی۔

حَاطَهٗ اور اَحَاطَ بِهٖ۔ اُس کو گھیر لیا۔

اَحَطْتُ بِهٖ عِلْمًا۔ میں اس کو خوب جانتا ہوں۔

وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے (یعنی ہر چیز کو خوب بطور کمال جانتا ہے)۔

فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ۔ دیکھا تو آپ ایک باغ میں ہیں ایک کمل اوڑھے ہوئے۔

حَائِطٌ۔ اس باغ کو کہتے ہیں، جس کے گرد حصار کی دیوار ہو۔ اس کی جمع حَوَائِطُ ہے۔

عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ۔ دن کو باغ والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں (ان کو جانوروں سے بچائیں، جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ البتہ رات کو جانوروں والوں پر لازم ہے کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے باغ یا کھیت میں نہ جانے دیں، ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہوگا)۔

يَحُوْطُهُمْ بِنَصِيْحَتِهٖ۔ خلوص کے ساتھ ان کی نگہبانی کرے۔

وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ۔ میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا۔

خُذْ بِالْحَائِطَةِ لِدِيْنِكَ۔ اپنے دین کے کاموں میں احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے تو اس کا نہ کرنا یہی احتیاط ہے مثلاً مس ذکر سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا یہی احتیاط ہے)۔

اَنَا اَحُوْطُ حَوْلَهٗ۔ میں تو اُس کے گرد پھر رہا ہوں۔ (یعنی اسی فکر میں ہوں)۔

وَاجْعَلْنِيْ فِيْ حِيَاطَتِكَ۔ مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ۔

حِيَاطَةُ الْاِسْلَامِ۔ اسلام کی حفاظت۔

كُنْتُ اَحُوْطُهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ میں آنحضرتؐ کے لئے اُن کی حفاظت کرتا تھا۔

هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ حِيْطَةً مِّنْ وَّرَائِهٖ۔ ان کے کنبے والے اُس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے بچانے والے ہیں۔

وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ حَائِطٍ لَّهٗ۔ امام عبداللہ اپنے ایک باغ میں کام کر رہے تھے۔

حَائِطٌ اصل میں حَاوِطٌ تھا واؤ یے ہو گئی اور یے کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کی جمع حِيْطَانٌ بھی آئی ہے۔

اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ۔ گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب کے لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے ہیں، یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کمر سے لیجا کر باندھ لیتے ہیں) عربوں کی دیواریں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی ہے، گویا زمین کی کرسی ہے)

كَانَ لِفَاطِمَةَ سَبْعُ حَوَائِطَ۔ حضرت فاطمہؓ کے سات باغ تھے۔

بَحْرٌ مُّحِيْطٌ۔ بحر اوقیانوس۔

حَوْفٌ۔ کنارے پر ڈال دینا، خبر گیری کرنا، حاجت پوری کرنا۔

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتٌ طَاعُوْنٌ يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ۔ اُن پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی (خوف کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے) یہ حَافَةٌ سے نکلا ہے، بمعنی جانب اور کنارہ۔ اس کی جمع حَافَاتٌ بہ تشدید فا اور حَافٌ آتی ہے۔ بعضوں نے يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ باب تفعیل سے روایت کیا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے:

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ طَاغُوْتٌ يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ۔ یعنی اُن پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا، جو دلوں کو ہلا دے گا۔

حَوَّفَ الْقُلُوْبَ وَخَوَّفَهَا۔ دلوں کو ہلا دیا اور ڈرا دیا۔

لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةَ الْاِسْلَامِ۔ جب حضرت عمرؓ قتل کئے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر جا اُترے (یعنی مسلمانوں پر ہر چہار طرف سے مصیبتیں آنا شروع

ہوئیں، حضرت عمرؓ کی ذات کیا تھی گویا مسلمانوں کا بچاؤ تھی)۔

كَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ فِي الْبَحْرِ فَجَلَسَ عَمْرٌو عَلٰى مِنْجَافِ السَّفِيْنَةِ فَدَفَعَهٗ عُمَارَةُ۔ عمارہ بن ولید اور عمرو بن العاص دونوں سمندر میں سوار ہوئے، عمرو کشتی کے کنارے پر بیٹھے تھے، عمارہ نے کیا کیا، ان کو دھکیل دیا۔ (ایک روایت میں مِنْجَاف ہے)۔

تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ حَوْفٌ۔ جب آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا، اُس وقت میں حَوف پہنے تھی (حَوف وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں چھوٹی بچیاں اس کو پہنتی ہیں۔ بعض نے کہا چمڑے کے تسموں کو ملا کر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر پہناتے ہیں، اسی کا نام حَوف ہے مُحیط میں ہے کہ چمڑے کے چار چار اُنگل کے تسمے بنا کر اُس بچی کو پہناتے ہیں جو جوان نہ ہوئی ہو، اس کو حَوف کہتے ہیں۔ مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سن تھی)۔

حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ۔ اُس حوض کے دونوں کناروں پر موتی کے قبے ہیں۔

فَيَنْبُتُوْنَ فِيْ حَافَتَيْهِ۔ وہ اُس کے دونوں کناروں پر اُگیں گے (نشو و نما پائیں گے)۔

عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ۔ عورتو تم راستے کے کنارے کنارے چلنا لازم کر لو! (تاکہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)۔

حَوْقٌ۔ جھاڑنا، ملنا، چکنا کرنا۔

حَاقَ بِهٖ۔ اُس کو گھیر لیا۔

تَحْوِيْقٌ۔ تنگ کرنا، ٹیڑھا کرنا، کاٹ دینا۔

حُوَاقَةٌ۔ کوڑا کچرا۔

سَتَجِدُوْنَ اَقْوَامًا مَحْوُوْقَةٌ رُؤُوْسُهُمْ (ابوبکر صدیقؓ نے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا) تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے مُنڈے ہوں گے (یعنی گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکنے)۔

حَوْلٌ۔ گھومنا، گزرنا، پورا ہونا، بدل جانا، ٹیڑھا ہونا۔

ہوشیاری، قوت، قدرت، گرداگرد، سال، بچاؤ، حیلہ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہاں حَول کے معنی حرکت کے ہیں) یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے (بعض نے کہا یہ حِیْلَةٌ سے ہے یعنی بُرائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے مؤلف کہتا ہے اِس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے یعنی گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا، اللہ ہی کی توفیق سے ہے)۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ۔ یا اللہ! تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو) دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں)

بِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُحَاوِلُ۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

وَنَسْتَحِيْلُ الْجَهَامَ۔ اور ہم ابر کی حرکت کو دیکھتے رہتے ہیں (ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)

فَحَالُوْا اِلَى الْحِصْنِ۔ وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَجَالُوْا ہے جَوَلَانٌ سے۔

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ۔ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا اپنے مقام سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)۔

مَنْ اَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اپنا دین بدل لے (یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کر لے) وہ بہشت میں جائے گا

فَاحْتَالَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ۔ شیطانوں نے اُن کا مال ڈالا۔

فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا۔ پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ (بڑا ڈول) ہو گیا۔

اُحِيْلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلٰثَ اَحْوَالٍ۔ نماز میں تین بار تبدیلیاں ہوئیں۔

رَاَيْتُ خِذْقَ الْفِيْلِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا۔ میں نے ہاتھی کا لیسنڈ سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا۔

نَہَی اَنْ یُّسْتَنْجٰی بِعَظْمٍ حَائِلٍ۔ آنحضرتؐ نے گلی ہوئی (بوسیدہ) ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

حَائِلٌ کے معنی متغیّر اور مُحِیْلٌ جس پر ایک سال گزر چکا ہو، حَوْلٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی سال۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ مُلْقِحٍ وَّمُحِیْلٍ۔ تیری پناہ ہر حاملہ کرنے والے اور ہر بانجھ سے۔

مُحِیْلٌ۔ اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہو (عرب لوگ کہتے ہیں):

اَحَالَتِ النَّاقَۃُ۔ یعنی اونٹنی خالی ہے (اس کو حمل نہیں ہے)۔

اَحَالَ الرَّجُلُ اِبِلَہٗ۔ اس نے اپنے اونٹوں کو خالی رکھا (گابھن نہیں کرایا)۔

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِیَالٌ۔ بکریاں گابھن نہ تھیں (ان کو حمل نہ تھا)۔

حَائِلٌ۔ وہ عورت جس کو حمل نہ ہو۔

حَامِلٌ۔ وہ عورت جس کو حمل ہو۔

اِنَّ جِبْرِیْلَؑ اَخَذَ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدْخَلَ فَافِرْعَوْنَ۔ حضرت جبرئیلؑ نے کیا کیا (جب فرعون غرق ہوا) سمندر کی کیچڑ (نرم نرم مٹی جو تہہ میں ہوتی ہے، بعض نے کہا کالی کالی کیچڑ) اس کے منہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس وقت آہ وزاری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آجائے) سبحان اللہ ہمارا مالک جب اس قدر رحم فرمانے والا ہے کہ فرعون جیسے کافر اور گردن کش اور مغرور پر، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا، اس کے رحم وکرم کی توقع ہوتی ہے، تو ہم گنہگار اس کے رحم وکرم سے کیونکر محروم رہیں گے)۔

حَالُہُ الْمِسْکُ۔ حوضِ کوثر کی کیچڑ مشک ہے۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا۔ یا اللہ ہمارے اردگرد (جنگلوں اور کھیتوں میں) پانی برسا، ہم پر نہ برسا۔

تُلْقِیْ حَوَالَیْنَا۔ ہمارے اردگرد برسا۔

حَوَالَیْہِ حَوَالَہٗ حَوْلَیْہِ حَوْلَہٗ۔ سب کے معنی گرداگرد، آس پاس۔ جوہری نے کہا:

حَوَالِیْہِ بکسرۂ لام درست نہیں ہے۔

اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ نَزَلُوْا فِیْ مِثْلِ حُوَلَاءِ النَّاقَۃِ مِنْ ثِمَارٍ مُتَھَدِّلَۃٍ وَّاَنْھَارٍ مُتَفَجِّرَۃٍ۔ یہ ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں اترے ہیں جو اونٹنی کی حُوَلَاء کے مانند ہے، میوے لٹکے ہوئے، نہریں بہتی ہوئیں ("حُوَلَاء"[1] وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا ہے اوپر سرخ اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں، وہ پیدائش کے وقت اونٹنی کے پیٹ سے بچہ کے ساتھ نکلتی ہے)۔

قَلِّبَانِیْ فَاِنَّکُمَا تُقَلِّبَانِ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُّقِیَ کَیَّۃَ النَّارِ (معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا) میری کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کو پلٹاؤ گی جو بڑا عاقل زمانہ ساز ہے، اگر وہ آگ کے داغ سے بچایا گیا (یعنی اگر دوزخ کے عذاب سے نجات ملی، تب تو میں بڑا ہنرمند اور عاقل اور زمانہ ساز آدمی ہوں اور اگر عذاب میں پڑ گیا تو پھر میری عقلمندی اور زمانہ سازی سب بیکار ہے)۔ ایک روایت میں حُوَّلِیًّا قُلَّبِیًّا ہے معنی وہی ہیں۔

وَکَانَ حُوَّلًا قُلَّبًا۔ وہ بڑا چترا زمانہ ساز (زمانہ کے ساتھ نباہ کرنے والا) تھا۔

فَمَا اَحَالَ عَلَی الْوَادِیْ۔ اس نے وادی کی طرف منہ نہیں کیا۔

فَجَعَلُوْا یَضْحَکُوْنَ وَیُحِیْلُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ ان کافروں نے (جب اوجھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی) ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا۔

فِی الْاَرْضِ الْمُسْتَحِیْلَۃِ۔ ٹیڑھی اور ترچھی زمین میں۔

اِنَّ السُّیُوْلَ تَحُوْلُ مِنِّیْ۔ میرے اور مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے

[1] یا حُوَلَاءُ جیسے محیط میں ہے فِعَلَاءُ کے وزن پر۔ عرب زبان میں کل تین کلمے آئے ہیں حُوَلَاءُ اور عِنَبَاءُ اور سِیَرَاءُ۔ ۱۲ منہ۔

اور مسجد کے درمیان پانی کے نالے چلتے ہیں اُن کی وجہ سے میں مسجد تک نہیں جا سکتا)۔

اَلَّذِی حَالَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ۔ ہمارے اور آسمان کی خبر میں جو چیز حائل ہوئی۔

وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیٰطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہوگئی ہے۔

صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِہِمَا۔ دو نمازیں ہیں جو اپنے وقتِ معمول (افضل وقت) سے سرکائی جاتی ہیں۔

یُحَوِّلُ الْمَآءَ۔ پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال رہا تھا)۔

کَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَامَ لَہٗ۔ آپ کے آس پاس جو رئیس اور سردار لوگ تھے وہ سب آپ کے مطیع ہوگئے تھے (ایک غسان کا رئیس مطیع نہیں ہوا تھا)

حَوَّلَ رِدَآءَہٗ۔ آپ نے استسقار کی نماز میں چادر کو اُلٹا اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بایاں کنارہ نیچے کا تھا اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا وہ داہنے مونڈھے پر آگیا، اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں مونڈھے پر آگیا اور چادر کا داہنا کنارہ بایاں اور بایاں داہنا، اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہوگیا۔ اِس طرح سے چادر کو اُلٹنے سے دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالےٰ موسم کو بھی اِسی طرح پلٹ سکتا ہے۔ اور تعجب ہے حنفیہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے کے باوجود، انھوں نے چادر کا اُلٹنا استسقار میں مستحب نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کر دی ایسی اٹکل پچو باتیں دین میں کیا کام آسکتی ہیں)۔

یُحَوِّلُ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ اللہ تعالیٰ اُس کا سر گدھے کا سر کر دے (یعنی گدھے کی طرح اُس کو نادان بنا دے) خطابی نے کہا اگر اس امت میں مسخ ہو سکتا ہے، تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول رہ سکتی ہے)۔

یَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَہُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِیْ صُوْرَتِہٖ جب مومن اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی (اگلی) صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انھوں نے اُس کو دیکھا تھا، اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے، جیسی اس کی ذاتِ مقدس کے لائق ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے اور قیامت میں ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں جیسے اِس صحیح حدیث سے ثابت ہے اور متکلمین خواہ ایسی حدیثوں کی تاویل کے درپے ہوگئے ہیں۔ اور جہمیہ نے تو اِس قسم کی حدیثوں کا انکار ہی کر دیا ہے۔ اُن کا پیشوا جہم بن صفوان تو قرآن شریف میں بھی تصرف کرنا اور استوا کی آیتیں قرآن سے ہٹا ڈالنا چاہتا تھا۔ خذلہم اللہ تعالےٰ)۔

حَوَّلْتُ رَحْلِی اللَّیْلَۃَ۔ میں نے اپنی بیوی سے گذشتہ رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دُبر میں دخول کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)۔

اَللّٰہُمَّ ذَا الْحَیْلِ الشَّدِیْدِ۔ یا اللہ! بڑی طاقت والے۔

اَوَقَدْ فَعَلُوْہَا حَوِّلُوْا مَقْعَدِیْ اِلَی الْقِبْلَۃِ (لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی طرف شرمگاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) بُرا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا) سچ! کیا انھوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چوکی قبلہ کی طرف کر دو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو، لیکن شہر اور بستی میں یا اس پاخانے میں جو بنا ہوا ہو، قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ۔ یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو نے ہم کو عطا فرمادی ہے، اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)۔

حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ۔ تو آدمی اور اُس کے دل کے بیچ میں [حائ]ل ہے یا تُو نے دلوں کے گرد حرکت کی، ان کو گھیر لیا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ [لاحو]ل ولا قوۃ الا باللہ، بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے [مج]مع البحرین میں ہے کہ حَوْل کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں [ہو]سکتے ہیں۔ اور صدوق نے کتابُ التوحید میں روایت کیا ہے [کہ] حَوْل کے معنی یہاں تحویل اور انتقال کے ہیں)

حَاوَلْتُ الشَّيْءَ۔ میں نے اُس کا قصد کیا۔

حَوَالَةٌ اور اِحَالَةٌ۔ قرضہ دوسرے پر اُتار دینا اب مدیون [کو م]حیل اور ربّ الدین کو محتال اور محتال لہ اور جس پر اُتارا اس کو [مح]تال علیہ کہیں گے۔)

رَجُلٌ مُّحْتَالٌ۔ حیلہ باز آدمی ہے۔

فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا۔ ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا (کوشش اور [س]عی کرتا)۔

اِسْتَحَالَ۔ محال ہو گیا، ناممکن ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ[۱] (یہ اُس وقت کہنا چاہئے جب [آدم]ی پر کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ [بِن]عْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ)۔

وَيُصُدُّنِيْ عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ۔ میں جو تیرے پاس [آ]نے کا قصد کرتا ہوں اُس سے مجھ کو روکتا ہے۔

مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ [تی]رے پاس کیا ہے؟

لَمْ يَسْبِقْ لَهٗ حَالٌ۔ پروردگار کی جو صفاتِ ذاتیہ ہیں [جی]سے سمع، بصر، علم، قدرت، حیوۃ وغیرہ) ان میں کوئی ایک [دو]سرے سے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اُس کی ذات کی طرح قدیم [و] ازلی ہیں)۔

تَحْوِيْلٌ۔ محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ [ای]ک سند چھوڑ کر دوسری سند بیان کرنا۔ اس کا اشارہ ح ہے۔

[ح]وْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ کہنا۔ جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا حَمْدَلَةٌ الحمد للہ کہنا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ لاحول ولا قوۃ الّا باللہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے بچائے بچ نہیں سکتے، اور اس کی عبادت اُس کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتے۔

حَوْمٌ۔ گرد گھومنا، ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا، پیاسا ہونا، قصد کرنا، منڈلانا۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَهَائِمَنَا الْحَائِمَةَ۔ اے اللہ! ہمارے چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں، رحم کر!

مَا وَلِيَ اَحَدٌ اِلَّا حَامَ عَلٰى قَرَابَتِهٖ۔ جہاں کسی کو حکومت ملی، اُس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں، لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی گزرے ہیں جنھوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی رعایت نہیں کی، اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنھوں نے اپنے رشتہ داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی، جیسے حضرت عمر فاروقؓ)

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحُوْمَانَةِ۔ گویا وہ سخت زمین میں پہاڑ ہیں۔

كَانَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ يَحُوْمُ وَلَا يَرِدُ۔ عمر بن ابی ربیعہ (شاعر) منڈلاتا تھا، لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا مگر ان کاموں کو نہ کرتا اور ازیں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے، ظاہر میں رندانہ مگر خود حافظ صاحب کے کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیزگار اور درویش تارکُ الدنیا تھے۔ واللہ اعلم)۔

حَوَايَةٌ يَا حَيٌّ۔ جمع کرنا، مالک ہونا، شامل ہونا۔

اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ حِوَاءً۔ یہ میرا بچہ جس کے لئے میرا پیٹ ظرف تھا (وہ اُس میں رہتا تھا)

فَوَاَلْنَا اِلٰى حِوَاءٍ ضَخْمٍ۔ ہم نے کچھ جھنڈ مکانوں میں پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے۔ گنجان تھے۔

حِوَاءٌ۔ وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں، ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ اس کی جمع اَحْوِيَةٌ ہے۔

[۱] ہر حالت میں خدا کا شکر ہے ۱۲ منہ

وَیُطْلَبُ فِی الْحِوَاءِ الْعَظِیْمِ الْکَاتِبُ فَمَا یُوْجَدُ۔
بڑے گاؤں میں کوئی لکھنے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا۔
کَانَ یُحَوِّیْ وَرَاءَہٗ بِعَبَاءَۃٍ اَوْ کِسَاءٍ ثُمَّ یُرْدِفُھَا
آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر) کمبل کا ایک گدا بناتے پھر اُن کو اپنے ساتھ سوار کرلیتے (نہایہ میں ہے کہ تَحْوِیَۃ اس کو کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرد اگرد ایک کمبل کا دائرہ بنائیں پھر اُس پر سوار ہو جائیں (دائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اونٹ کا کوہان چبھے نہیں، پیٹھ برابر مسطح ہو جائے) اِس کا اسم حَوِیَّۃٌ ہے اور جمع حَوَایَا ہے۔
رَأَیْتُ الْحَوَایَا عَلَیْھَا الْمَنَایَا نَوَاضِحُ یَثْرِبَ تَحْمِلُ الْمَوْتَ النَّاقِعَ۔ میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدّے دیکھے، اُن پر موتیں ہیں (یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ سوار ہیں) مدینہ کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لادے ہوئے ہیں)۔
وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی۔ وہ ایک بچہ جنی جو سرخ سیاہ تھا۔
خَیْرُ الْخَیْلِ الْحُوُّ۔ بہتر گھوڑے کمیت سیاہ رنگ ہیں۔ (یعنی تیلیا کمیت، جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)
حُوٌّ۔ جمع ہے اَحْوٰی کی۔
اَیْنَ مَا تَحَاوَتْ عَلَیْکَ الْفُضُوْلُ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کردوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے، وہ کہاں جائے گا؟ (یعنی اُس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر، غریبوں کے ساتھ سلوک کر۔ یہ حکم استحبابا ہے) ایک روایت میں تَحَاوَأَتْ ہے ہمزہ سے یہ شاذ لغت ہے۔
حَتّٰی حَکَمٍ وَحَاءٍ (میری شفاعت میری اُمت کے اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں) یہاں تک کہ حَکَم اور حَاء کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)۔
حَوَایَا۔ آنتیں۔
تَحَوّٰی۔ لپٹ گیا۔
حَائِرٌ۔ وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو۔
حَوَّاءُ۔ حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں، پھر انہیں کے قریب دفن کی گئیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ جدہ میں حضرت حواؑ کی قبر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے)
حَوٌّ۔ ظاہر۔
لَوٌّ۔ مخفی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ لَا یَعْرِفُ الْحَوَّ مِنَ اللَّوِّ۔ فلاں شخص ظاہر بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا)۔
حُوَّۃُ الْوَادِیْ۔ وادی کا کنارہ۔
حَوِیٌّ۔ چھوٹا حوض۔ (مجمع البحار میں ہے کہ حَوَّاءُ اَحْوٰی کا مونث ہے اور حُوَّاءُ ایک بھاجی ہے جس کی بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے، اُس کا رنگ بھیڑیے کا سا ہوتا ہے۔ سیدانی نے کہا، عرب لوگ حَوٌّ کو بمعنی نَعَمْ اور لَوٌّ کو بمعنی لَا استعمال کرتے ہیں)۔
حَیَّۃٌ۔ سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے، یا اس لئے کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)۔
تَحْوِیَۃٌ۔ قبضہ کرنا۔
تَحَوِّیْ۔ منقبض ہونا، گول ہونا۔
حَاوِیْ۔ گھیرنے والا۔ ایک مشہور طب کی کتاب کا نام بھی جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے۔

باب الحاء مع الیاء

حِیْبَۃٌ یا حَوْبَۃٌ۔ رنج اور غم، ذلت اور محتاجی حال
لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَھَبٍ اُرِیَہٗ بَعْضُ اَھْلِہٖ بِشَرِّ حِیْبَۃٍ۔ جب ابولہب مرگیا، تو اُس کے گھر والوں میں سے کسی

اُس کو خواب میں دیکھا بُرے حال میں (ایک روایت میں خَیْبَۃٍ ہے خائے معجمہ سے۔ یعنی بڑی نامرادی اور محرومی میں۔ اِس خواب کا تتمہ یہ ہے کہ اُس نے خواب ہی میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں، مگر پیر کے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہوتی ہے، اِتنا سا پانی یعنی بیچ انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی کے بیچ گھائی میں آجائے) مجھ کو پینے کے لئے مل جاتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمدؐ کی پیدائش کی خبر سُنکر ثویبہ کو اِس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ کرمانی نے کہا، اِس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمالِ صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائے گی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہو سکتی۔ مؤلف کہتا ہے کہ کرمانی کا یہ استدلال عجیب ہے، کیونکہ اوّل تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ پھر ابولہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر تھے کیونکر حجت ہو سکتا ہے۔ دوسرے اس استدلال کے لئے صحیح حدیث ابوطالب کی موجود تھی، وہ کافی تھی۔ ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی، اور بعض عالموں نے اِس روایت سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے اُن پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اِسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلسِ میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اِس خواب سے استدلال نہیں کیا)۔

حَیْدٌ یا حَیَدَانٌ یا مَحِیْدٌ یا حُیُوْدٌ یا حَیْدَۃٌ یا حَیْدُوْدَۃٌ۔ علیحدہ ہو جانا، جُھک جانا، عدول کرنا۔

تَحْیِیْدٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ایک کونے میں رکھنا۔ جیسے مُحَایَدَۃٌ اور حِیَادٌ ہے

فَطَارَ طَائِرٌ فَحَادَتْ۔ ایک پرندہ اُڑا (اُس کو دیکھ کر گھوڑا بدکا اور) راہ سے الگ ہو گیا (مُڑ کر دوسری طرف چلا)۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِیْدِیْ حَیَادِ[1]۔ جب لڑنے کا وقت آیا تو تم کہنے لگے حیادِ الگ ہو جا (یہ ایک مثل ہے زبانِ عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے، پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے۔ جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دیتے ہیں جوہری نے کہا یہ عربوں کے اِس قول کی طرح ہے فِیْحِیْ فَیَاحِ۔ اے فیاح (جو ایک غارہ کا نام ہے) کشادہ ہو جا)۔

هِیَ الْجَحُوْدُ الْکَنُوْدُ الْحَیُوْدُ الْمَیُوْدُ (یہ حضرت علی رضؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا۔ یعنی دنیا انکار کرنے والی ناشکری علیحدہ ہو جانے والی حرکت کرنے والی ہے (کوئی اس مردود سے دل نہ لگائے، اِس کو ایک حال پر قرار نہیں آج اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جا کر بیٹھتی ہے)

فَحِدْتُ عَنْهُ فَاغْتَسَلْتُ۔ میں آپ سے علیحدہ ہو گیا، اور غسل کیا۔

حِمَارٌ حَیَدِیٌّ۔ کلیل کرنے والا گدھا۔

وَحِیْدًا مَا لَهُ حِیْدٌ۔ وہ یگانہ روزگار ہے: اُس کا کوئی نظیر نہیں۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ کُنْتُمْ حَیَدِیْ۔ جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چرائی)۔

اَلْحَائِدِیْنَ عَنْ دِیْنِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کے دین سے الگ ہو جانے والے۔

مَالَكَ یَا وَحِیْدًا مِنَ الْمَوْتِ تَحِیْدًا۔ اے وحید! تجھ کو کیا ہو گیا ہے، موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے ذٰلِكَ ما كنت منه تحيدا وہاں بھی یہی معنی ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَحَادَ عَنْهُ فِی النَّارِ حَلْقَتَیْنِ۔ اللہ نے دوزخ میں اُس سے دو چیزوں کو دُور کیا (پاؤں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)۔

حَیْدَرٌ۔ شیر۔

حَیْدَرَۃٌ۔ شیر، ہلاکت

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَحَیْدَرَۃُ بَابُهَا۔ میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی مرتضیٰ رضؓ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہوگا

[1] حضرت علی رضؓ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر اتباع اور محبت اہل بیت کے حاصل نہیں ہوسکتا)۔

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَۃ (یہ حضرت علیؓ کا رجز ہے، جو آپ نے جنگ خیبر میں مرحب یہودی کے مقابلہ پر پڑھا تھا۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا) میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدرہ رکھا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں۔ چونکہ مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے)

حَیْرٌ یا حَیْرَۃٌ یا حَیَرٌ یا حَیَرَانٌ۔ ایک چیز کو دیکھ کر بے ہوش ہونا، رستہ بھول جانا۔

تَحْیِیْرٌ۔ حیرت میں ڈالنا۔

تَحَیُّرٌ۔ حیران ہونا، گھومنا، جمع ہونا، بھر جانا، ایک جگہ ٹھہر جانا۔

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ۔ ایک مرد تو پریشان حیران ہے

بَائِرٌ اتباع ہے حائر کا۔ جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی۔

فَیَذْهَبُ حَیْرِیَّ دَهْرٍ یا حِیْرِیَّ دَهْرٍ یا حَیْرِیَ دَهْرٍ یا حَیْرِیَ دَهْرٍ یا حَارِیَّ دَهْرٍ۔ جب تک دنیا رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا آتِیْهِ حَارِیَّ دَهْرٍ یا حِیَرَ دَهْرٍ۔ اب میں جب تک زمانہ کی مدت ہے اُس کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)

تَحَارُ فِیْهِ الْقَطَا۔ وہاں قطا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز والی) بھی حیران ہو جاتا ہے۔

فَیَجْعَلُ فِیْ مَحَارَۃٍ اَوْ سُکُرُّجَۃٍ۔ اُس کو کسی سیپی یا اچار میں رکھیں۔

حَارَۃٌ۔ وہ محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

حِیْرَۃٌ۔ مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں (اس وقت تک ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے)

حِیْرَتَانِ۔ حیرہ اور کوفہ پر تغلیب ہے۔ جیسے قمران اور قمر ان یعنی چاند اور سورج کے لئے (نہایہ میں ہے کہ حیرہ ایک مشہور محلہ ہے نیشاپور میں۔)

حَائِرُ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؑ کے روضہ کا احاطہ۔

عَمِلَ لِاِبْرَاهِیْمَ حَیْرًا وَجَمَعَ فِیْهِ الْحَطَبَ۔ ابراہیم کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اُس میں جلانے کی لکڑیاں جمع کیں۔

حَدَّثَنِیْ قَبْلَ الْحَیْرَۃِ بِعَشْرِ سِنِیْنَ۔ بارہویں امام کے غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا حیرت امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا۔

حَیْزُوْمٌ۔ سینہ، کمر۔ اس کی جمع حیازیم ہے (اور حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے

اُقْدُمْ حَیْزُوْمُ۔ ارے حیزوم آگے بڑھو۔

اُشْدُدْ حَیَازِیْمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیْکَا

(یہ شعر حضرت علیؓ نے اُس صبح کو پڑھا، جس میں آپ شہید ہوئے) اپنی کمر موت کے لئے باندھ لے (تیار ہو جا) کیونکہ موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں آن پڑے تو اضطراب نہ کر (اس لئے کہ اضطراب سے کوئی فائدہ نہیں موت رُکنے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا رہنا چاہئے)۔

حَیْسٌ۔ ملانا، اور اُس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

اِنَّهٗ اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِحَیْسٍ۔ آپ نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ حیس سے کیا[۵] (معلوم ہوا کہ ولیمہ میں گوشت کا ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہر ایک نمکین اور شیریں کھانے پر ولیمہ ہو سکتا ہے)۔

۵ مجمع البحرین میں ان بیوی صاحبہ کا نام تمیمہؓ نہ تھا اور مجھ کو یاد آتا ہے کہ وہ بیوی ام المؤمنین حضرت حفصہؓ تھیں۔ ۱۲ منہ

فَحَاصُوْا حَيْصَةً۔ پھر انھوں نے حیص بنایا

لَا يُحِبُّنَا اللُّكَعُ وَلَا الْمَحْيُوْسُ۔ ہم لوگوں سے یعنی اہل بیت سے، محبت نہ رکھے گا جو کمینہ کم ذات ہوگا اور وہ جس کا باپ غلام اور ماں لونڈی ہو (مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے مخالف اور دشمن وہی ہوں گے جو پاجی یا لونڈی اور غلام زادے ہیں)۔

حَيْشٌ۔ گھبرا دینا یا گھبرا دینا۔ بدک کر بھاگنا۔

اِنَّ قَوْمًا اَسْلَمُوْا فَقَدِمُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِلَحْمٍ فَتَحَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ وَقَالُوْا لَعَلَّهُمْ لَمْ يُسَمُّوْا فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَكُلُوْا۔ کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحابؓ نے دلوں میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے، شاید انھوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو۔ آپؐ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ لو اور کھاؤ (کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہیے کہ اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا۔ اور تحقیقات کی ضرورت نہیں، اگر کچھ بھی وہم دُور کرنے کے لئے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے ایک روایت میں فَتَجَيَّشَتْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)

مَا هٰذَا الْحَيْشُ وَالْقِلُّ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید سے کہا جب مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے) یہ اضطراب اور لرزہ کیسا؟ (یعنی گھبراتے کیوں ہو بے تامل لڑو)

اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِشَ نَخْلٍ۔ آنحضرت صلعم گنجان گھنے درختوں میں کھجور کے تشریف لے گئے (وہاں حاجت پوری کی)۔ صاحب مجمع البحار نے اِس باب میں "اَلْحَايِشُ" اور "حُشَّتْ" اور "اَحْشَتُ" کا ذکر کیا ہے۔ یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حوش ہے۔

حَيْصٌ۔ عدول کرنا، ہٹ جانا، ایک کونے میں چلے جانا (جیسے حَيْصَةٌ اور حُيُوْصٌ اور مَحِيْصٌ اور مَحَاصٌ اور حَيَصَانٌ ہے (محیط میں ہے کہ حُصْفَار (شرکارِ جنگ) جب لڑائی میں ہٹ جائیں پسپا ہو جائیں تو اُن کو حَاصُوْا کہیں گے اور اگر حُرفار (دشمن) سے مقابلہ ہو) پسپا ہو جائیں تو اُن کو اِنْهَزَمُوْا کہیں گے)

فَحَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً۔ مسلمان پسپا ہو گئے: اُن کے پاؤں اُکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں فَجَاضُوْا جَيْضَةً ہے۔ جیسے پہلے گزر چکا)۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ حَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً قَالُوْا قُتِلَ مُحَمَّدٌ۔ جب اُحد کا دن ہوا تو مسلمان ایک بارگی بھاگ نکلے، کہنے لگے حضرت محمد صلعم شہید ہوئے (یہ خبر شیطان نے اُڑا دی تھی، آپ شہید نہیں ہوئے تھے، بلکہ زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپؐ کے سر مبارک اور رخسار پر چوٹ آ گئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانتوں میں سے داہنا دانت بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا)۔

فَحَاصَ النَّاسُ۔ لوگ جوکس پڑے یا بھاگ نکلے۔

حَيْصَةٌ مِّنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ۔ یہ فتنہ کی دوڑوں میں سے ایک دوڑ ہے (جو ہماری طرف آ گئی)۔

هُوَ الْمَوْتُ مُحَايِصُهٗ وَلَا بُدَّ اٰتِيْهِ۔ (مطرف بن عبد اللہ طاعون کے زمانہ میں نکل بھاگے، لوگوں نے اُن سے کہا یہ کیا کرتے ہو چونکہ طاعون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے، انھوں نے کہا) طاعون کیا ہے موت ہے موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور موت سے بچا رہے)۔

جَعَلْتُمْ عَلَيْهِ الْاَرْضَ حَيْصَ بَيْصَ۔ تم نے زمین کو اس پر حیص بیص کر دیا (یعنی اس کو فکر اور تردد میں ڈال دیا) عرب لوگ کہتے ہیں:

وَقَعَ فِيْ حَيْصَ بَيْصَ۔ وہ تردد (یعنی پیچ کھم میں پڑ گیا (بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بعض حِيْصٍ بِيْصٍ بعض حِيْصِ بِيْصِ بھی کہتے ہیں یہ سب لغات آئے ہیں)۔

مَحِيْصٌ۔ چھٹکارا، بھاگنے کی جگہ۔

حَيْصَمَانٌ۔ بے شرم عورت۔

حَيْضٌ۔ وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالت صحتِ مزاج میں معمول کے موافق اگر غیر معمولی طور پر نکلے تو وہ

بیماری ہے، جس کو "استحاضہ" کہتے ہیں۔

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ۔ وہ عورت جس کو حیض آتا ہو۔ جیسے مُرْضِعٌ اور مُرْضِعَةٌ۔ دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ اور طَالِقَةٌ۔ طلاق والی عورت۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَاضَتِ الْمَرْأَةُ تَحِيْضُ حَيْضًا وَّمَحِيْضًا۔ عورت کو حیض آگیا)۔

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ۔ جو عورت جوان ہوجائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر سر بندھن کے (دوپٹہ کے) درست نہیں۔

حَائِضٌ کی جمع حُيَّضٌ اور حَوَائِضُ ہے۔

تَحَيَّضِيْ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ سِتًّا اَوْ سَبْعًا۔ اللہ جانتا ہے یا اللہ نے تجھ کو بتلایا تو اب ایک کر کے چھ دن یا سات دن حیض کے سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)۔

اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ۔ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔

حِيْضَةٌ بہ کسرۂ حا اسم مصدر ہے اور حَيْضَةٌ کے معنی ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)۔

لَيْتَنِيْ كُنْتُ حِيْضَةً مُّلْقَاةً (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) کاش میں (آدمی نہ ہوتی) حیض کا ایک لتہ ہوتی جو پھینک دیا جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ حِيْضَةٌ اور مَحِيْضَةٌ حیض کا لتہ۔ اس کی جمع مَحَائِضُ ہے۔)

تُلْقٰى فِيْهَا الْمَحَائِضُ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں حیض کے لتے ڈالے جاتے ہیں۔

اِنَّ فُلَانَةَ اسْتُحِيْضَتْ۔ فلاں عورت کو استحاضہ ہوگیا۔

اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ۔ میں ایک عورت ہوں، جس کو استحاضہ کی بیماری ہے (صاحب مجمع البحار سے مسامحہ ہوا، انھوں نے حَوْض کو اسی باب میں لکھا، حالانکہ حوض اجوف واوی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوف یائی ہے)۔

فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا۔ حیض کی شدت کی حالت میں۔

تُصِيْبُهُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ۔ اس کو حیض کا خون لگ جائے۔

اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ (بعضوں نے اس کو بہ فتحہ حا بھی پڑھا ہے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ) تیرا ہاتھ نجس نہیں ہے، یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ۔ یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے (ایک روایت میں بِالْحِيْضَةِ ہے بہ کسرۂ حا)۔

يُخْرِجُوْنَ الْحُيَّضَ مِنَ الْبُيُوْتِ۔ یہودی لوگ حائضہ عورتوں کو (حیض آتے وقت) گھروں سے نکال دیتے (کرمانی نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے، جیسے بجو، چمگادڑ، خرگوش، کتیا، اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے، وہاں انجان نامی ایک سُنّی بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے کہا حیض تو بکری کو بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہیے اور یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اس حالت میں کیوں حرام ہو)

فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ (بہ کسرۂ حا یہی مشہور ہے اس روایت میں اور بہ فتحۂ حا بھی ہوسکتا ہے)

ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ (آنحضرتؐ نے عید کے دن سب عورتوں کو نکلنے اور عیدگاہ میں جانے کا حکم دیا یہاں تک کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیاں نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کو بڑھائیں)۔

ثَلٰثُ حِيَضٍ۔ بہ کسرۂ حا اور فتحۂ یا حیض کی جمع ہے۔

فَاِذَا اَقْبَلَ حَيْضُكِ يَا حِيْضُكِ۔ جب تیرا حیض آئے (ایسے ہی دوسری روایت میں فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ یعنی

حیض کے دن آجائیں۔

یُلْقٰی فِیْهَا الْحِیَضُ وَالنَّتْنُ ۔ بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتّے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (یہ تو یہ تھا کہ کنواں کے نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا، لوگ اُس کے پاس نے پھر یہ چیزیں بہہ کر اُس میں چلی جاتیں)۔

اِتَّقِ الْحِیْضَةَ ۔ حیض سے بچ (یعنی حیض کی حالت میں صحبت نہ کر)۔

رَفَعَتْهَا حَیْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ ۔ جس عورت کا حیض بند ہو جائے وہ نو مہینے عدت کرے (نو مہینے تک ٹھہری رہے، کیونکہ اس مدت میں یا تو بہ سبب پیدائش اولاد ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ معلوم ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے ایسی حالت میں تین مہینے بجائے تین حیض کے ہیں)

اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَةِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثٌ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ عَشَرَةُ اَیَّامٍ فَاِذَا زَادَ فَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ ۔ کنواری یا شوہر دیدہ عورت کے حیض کا زمانہ کم سے کم تین دن ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اس سے زیادہ اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے (یعنی اس کو استحاضہ کی بیماری ہے) (یہ حدیث کئی صحابہ رض سے مروی ہے۔ لیکن سب طریقے ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ ۔ لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ ۔ میں حائض اور جنب کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔

لَا یَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ ۔ حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حَیْعَلَةٌ ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہنا۔

حَیْعَلَتَیْنِ ۔ یہی دونوں کلمے۔

حَیْفٌ ۔ ظلم کرنا۔

تَحْیِیْفٌ ۔ کم کرنا۔

حَائِفٌ ۔ ظالم ۔ اس کی جمع حَافَةٌ اور حُیَّفٌ ہے۔

حَتّٰی لَا یَطْمَعَ شَرِیْفٌ فِیْ حَیْفِكَ ۔ کوئی شریف تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے وہ یہ نہ چاہے کہ تو اُس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس وجہ سے ظلم پر کمربستہ ہو)۔

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَشْهَدُ عَلٰی حَیْفٍ ۔ ہم پیغمبر لوگ ظلم کے اوپر گواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلافِ سنت نکاح کرے یا طلاق دے یا سود کا معاملہ کرے)۔

اَلْحَیْفُ فِی الْوَصِیَّةِ مِنَ الْکَبَائِرِ ۔ وصیت میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَیْقٌ یا حُیُوْقٌ یا حَیَقَانٌ ۔ گھیر لینا، لازم ہونا، اُترنا۔

اَخْرَجَنِیْ مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ یا حَیْقِ الْجُوْعِ ۔ مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَخَوَّفْ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِیْ مَنْ سَارَ فِیْهَا حَاقَ بِهِ الضُّرُّ ۔ اُس ساعت سے ڈر جس میں اگر کوئی سفر کرے تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَیْكٌ ۔ مٹکنا، تبختر، پھنسنا، اثر کرنا، کاٹنا۔ کھٹکنا۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (چبھے، آدمی کو بُرا معلوم ہو، دل میں رنج اور افسوس پیدا کرے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَا یَحِیْكُ کَلَامُكَ فِیْهِ ۔ تیری بات اُس پر اثر نہیں کرتی۔

فَمَا حِیَاکَتُهُمْ یا حِیَاکَتُکُمْ هٰذِهٖ ۔ یہ تمہارا مٹکنا ہے

رَجُلٌ حَیَّاكٌ ۔ بڑا مٹکنے والا، اِترا کر چلنے والا ہے۔

حِیَاکَةٌ حَوْكٌ سے بھی آیا ہے، جس کے معنی بُننا۔

حَائِكٌ ۔ جولاہا (اس کی جمع حَاکَةٌ اور حَوَکَةٌ)

ذُکِرَ الْحَائِكُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَلْعُوْنٌ

فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ الَّذِي يَحُولُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ امام ابو عبداللہؒ کے پاس جولاہے کا ذکر آیا، کسی نے کہا وہ ملعون ہے، آپ نے فرمایا، جولاہا ملعون نہیں ہے بلکہ حائک جو ملعون ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بنے (افترا کرے)۔

اَلْمُسْلِمُونَ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ لِبَعْضٍ إِلَّا الْحَائِكَ وَالْحَجَّامَ۔ مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ ہیں (ہر مسلمان شریف ہر مسلمان عورت کا کفو ہے) مگر جولاہا اور پچھنے لگانے والا۔

حَيْلٌ۔ قوت اور طاقت۔ بمعنی حَوْلٌ ہے۔

حُيُولٌ۔ تغیر۔

حَالَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی نر کی طلب گار ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْحَيْلِ الشَّدِيدِ۔ اے خداوند! قوت والے

فَصَلّٰى كُلٌّ مِنَّا حِيَالَهٗ۔ ہر شخص نے اپنے منہ کے سامنے نماز پڑھ لی۔

حَيْلِ حَيْلِ۔ بکری کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صلعم۔ میرا بچھونا آنحضرتؐ کی جائے نماز کے بازو تھا (صاحب مجمع البحار نے سمجھ لیا جو اس باب میں حَالَ اور يَحْتَالُ کو ذکر کیا وہ اجوف واوی ہے، حَوْلٌ سے، جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے)۔

لَا حَيْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ایک لغت ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ میں۔

حَيْنٌ۔ وقت نزدیک آنا۔ (جیسے حَيْنُونَةٌ ہے)

اذان کی حدیث میں ہے:

كَانُوا يَتَحَيَّنُونَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ لوگ نماز کا وقت (اندازے سے) معلوم کر لیتے (اس وقت اذان کا دستور نہ ہوا تھا)۔

حَانَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز کا وقت آ پہنچا۔

عَلٰى حِينِ فُرْقَةٍ۔ لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک روایت میں خَيْرِ فِرْقَةٍ ہے، یعنی بہتر گروہ پر)۔

لَا تَحَيَّنُوا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَهَا طلوع آفتاب کے قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا انتظار نہ کرو۔

تَحَيَّنُوا نُوقَكُمْ۔ اپنی اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کا وقت ٹھہرا لو (ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو)۔

كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ۔ ہم سورج ڈھلنے کے منتظر رہتے (یعنی کنکریاں مارنے کے لئے)۔

هٰذَا حِينُ الْمَنْزِلِ۔ یہ اترنے کا وقت ہے (ایک روایت میں خَيْرُ الْمَنْزِلِ ہے، یعنی یہ اترنے کا اچھا مقام ہے)۔

حَيَّنَهٗ تَحْيِينًا۔ اس کا وقت مقرر کیا، یا اس کی ہلاکت کا ارادہ کیا (اس صورت میں یہ حَيْنٌ سے ماخوذ ہوگا۔ بمعنی ہلاکت اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

إِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ۔ جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔

حَائِنَةٌ۔ آفت اور مصیبت۔

حَانَةٌ۔ شراب خانہ۔ (حَانَاتٌ اس کی جمع ہے)

حَيٰوةٌ۔ زندگی (جیسے مَحْيَا)۔

حَيَاءٌ۔ شرم۔

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ۔ حیاء ایمان کا ایک جزء ہے (کیونکہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ اوامر بجا لانا اور نواہی سے باز رہنا، حیاء اور شرم بھی آدمی کو نواہی سے باز رکھتی ہے، اس لئے ایمان کا جزء ہوئی)۔

يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ۔ اپنے بھائی کو حیاء کے باب میں نصیحت کر رہا تھا (اس کو حیاء اور شرم بہت تھی یہ نصیحت کرتا تھا کہ اس قدر حیاء مت کیا کر)۔

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فَإِنَّ الْحَيَاءَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ۔ حیاء سے بھلائی ہی پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا حیاء نہیں ہے بلکہ عجز ہے۔ عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو حدیث شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان

حکیموں کا قول کوئی حجت نہیں ہے۔ اسی طرح مجتہدوں یا ... کا قول۔ حدیث کے مقابلے میں کسی مجتہد کا قول لانا مناسب ... اگر صحابہ کرام سنتے تو ایسا ہی غصہ کرتے جیسے عمرانؓ نے کیا)۔

اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ یا لَتَسْتَحِيْ (دو یاؤں سے یا ایک ...) یعنی تو شرم کرتا ہے۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (اگلے پیغمبروں ... کلام اترا تھا، اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی ... جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کر۔ (یہ امر تہدید ... و تنبیہ کے لئے ہے، جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی ... تو پھر جو جی چاہے کر۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے ... کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا کام ہو تو اس کو ... کر اور جاہلوں کی ملامت سے مت ڈر۔ مثلاً بیوہ کا ... نکاح کرنا، جوتوں سمیت نماز پڑھنا، دو نمازوں کو جمع کرنا، ... سے سودا خود اٹھا کر لے آنا، اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا، ... کپڑا پہننا، حدیث شریف پر عمل کرنا۔ مجتہدین کا جو کلام ... کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پاتابہ یا عمامہ پہن ... لینا)۔

حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ۔ ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پردہ پوش ہے ... ایسا ہی ہونا چاہئے، کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے)۔

اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ (چار ... پیغمبروں کی سنت ہیں اور ان میں سے حیاء یعنی شرم کا بھی ... ہونا اور خوشبو لگانا (معطر رہنا)، بعضوں نے حِنَّا روایت ... یعنی مہندی لگانا۔ طیبی نے کہا، شاید یہ تصحیف ہے ... مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا حرام ہے۔ البتہ ... میں مہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے، مگر یہ اگلے پیغمبروں ... کا طریقہ نہ تھا)۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ۔ میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے ... (یعنی زندگی میں جو اعمال خیر کروں وہ بھی خالص خدا ... کی رضا مندی کے لئے اور مروں بھی ایمان اور توحید پر)۔

اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ (یہ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا) زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے (یعنی زندگی اور موت کسی حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی شہر میں رہوں گا اور مروں گا بھی تو تمہارے شہر میں)۔

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى۔ دوسرے نے شرم کی (آنحضرتؐ سے یا لوگوں سے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جانے سے)

لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ۔ جو شخص علم حاصل کرنے میں شرم کرے، اس کو کبھی علم حاصل نہ ہوگا (کیونکہ وہ بیوقوف ہے، شرم برے کام میں کرنا چاہئے نہ کہ تحصیل علم میں، ہر ایک شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمسن یا کافر یا فاسق ہو اگر ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے، تو بلا تامل اس کے شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہئے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ۔ سچی بات میں اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا (یعنی اس میں شرم کرنے کا اس نے حکم نہیں دیا)۔

ثُمَّ يُحَيّٰى اَوْ يُخَيَّرُ۔ پھر اس کو سلام کر کے رخصت کیا جائے یا اختیار دیا جائے۔

مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ جو شخص کسی بنجر زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے، تو وہ (دوسروں سے) اس کا زیادہ حق دار ہے۔

اَحْيُوْا مَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ۔ مغرب اور عشاء کے درمیان عبادت کرتے رہو یا جاگتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔

شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ۔ اپنا تہبند مضبوط باندھتے اور شب بیداری کرتے۔

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ۔ آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (صاف سپید اس میں زردی نہ آئی ہوتی)۔

حَيَّاكَ اللّٰهُ وَبَيَّاكَ (فرشتوں نے حضرت آدم سے کہا) اللہ تعالٰی تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ۔ ساری کورنشیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں (یعنی تمام انواع تعظیم)۔

تَمَامُ تَحِيَّاتِكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔ تمہاری تحیت کا کمال مصافحہ ہے (بس مصافحہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معانقہ یا بوسہ وغیرہ)

حَيَّاهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کو زندہ یا خوش و خرم رکھے۔

اَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا وَحَيًّا رَبِيْعًا۔ ہم پر ایسا پانی برسا جو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے ارزانی ہو۔

يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَا۔ ان دوزخیوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا (مشہور روایت مَاءُ الْحَيٰوةِ ہے)

فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَا یا فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ۔ وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔

عَيْنُ الْحَيٰوةِ۔ آب حیات جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے وہ حضرت یوشع ؑ کی مچھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہو گئی تھی، کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے، جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور خضر ان کے رہنما تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے،

"خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را"

مگر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں، جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مر گئے واللہ اعلم۔)

اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ۔ زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

لَا اٰكُلُ السَّمِيْنَ حَتّٰى يَحْيَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُحْيَوْنَ (یہ حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو فربہ گوشت (چربیدار) اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں (یعنی آباد اور خوش و خرم سبحان اللہ

خلیفہ ہو تو ایسا ہو، ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوج کی کیا ضرورت ہے ساری رعیت اس کی فوج ہے)۔

كَرِهَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْمَرَارَةَ وَالْحَيَاءَ وَالْغُدَّةَ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالْمَثَانَةَ۔ بکری میں سات چیزوں کو آپ نے کروہ سمجھا (ان کا کھانا اچھا نہیں) خون اور پتہ (جس میں صفرا جمع رہتا ہے) اور فرج اور غدود اور ذکر اور خصیے اور مثانہ۔

فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِاَرْكَبَهُ فَاَنْكَرَنِيْ فَتَحَيَّا مِنِّيْ (آنحضرت ﷺ نے معراج کی حدیث میں فرمایا) میں براق کے نزدیک گیا اس پر سوار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور اجنبی پاکر مجھ سے شرم کی (یعنی جھجکا)۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ۔ یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو۔

وَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ۔ جب اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمرؓ سے پہل کرو (آپ نیکوں کے سردار تھے، دنیا میں کوئی نیکی اس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام وہی مقدم رکھے اور پرائے سب کے مقابل حق بات کہے۔ یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں بدرجۂ کمال موجود تھی)۔ یہ کلمہ حَيَّ اور هَلْ دو کلموں سے مرکب ہے۔ حَيَّ کے معنی "آ" اور هَلًا یا هَلْ "جلدی کر"۔

سَمِعْتُ الْحَيَّ يَتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے اپنے قبیلے سے سنا، وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَيَّ حَيَّ اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا سامنے رکھا ہو تو کہتے ہیں حَيَّ حَيَّ یعنی کھانا شروع کرو)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُسْاَلُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى عَنْ حَيَّةِ اَهْلِهٖ۔ آدمی سے اس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوگی

یہاں تک کہ جو جانور زندہ اُس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے، بکری، گھوڑا، گدھا، بلی، طوطا وغیرہ) ان کی بھی پرسش ہوگی (کہ تونے اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں؟)۔

اللہ تعالے کا ایک نام حَیٌّ بھی ہے، یعنی زندہ، اور قیوم سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَوتِكَ لِمَوْتِكَ۔ اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا، لہٰذا جو کچھ توشۂ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کر لے)

إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا حَتَّى يَضَعَ فِيهِمَا خَيْرًا۔

اللہ تعالے بڑا شرم کرنے والا، کرم کرنے والا ہے۔ اُس کو شرم آتی ہے جب بندہ اُس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ اُن کو خالی پھیر دے، جب تک اُن میں کچھ بھلائی نہ رکھے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جاتا یا تو دنیا ہی میں مُراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اُس کا اجر ملے گا)۔

إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعَلِيٍّ۔ جب نیکوں کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علی رض کا ذکر، (آپ تمام اولیاء کے سردار تھے، چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔

یحییٰ (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں، وہ حضرت عیسیٰ ع کے خالہ زاد بھائی تھے۔

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011



میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو)	مالابدمنہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل
فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ (فارسی۔ اردو) تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد۔	مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔
فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل	مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو) گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔
معجز نما متوسط قرآن مجید بڑا ترجمہ مع کامل تفسیر اردو (۵۲ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔	مصباح العوامل (شرح اردو شرح ماۃ عامل) مع شرح وترکیب بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ وحل مطالب وغیرہ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل
قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز)	مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی
قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی	معدن الحقائق (شرح اردو) کنزالدقائق اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔
قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پر) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی	مفتاح عربی (عربی صرف ونحو) از مولوی نعیم الرحمٰن ایم اے گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل
کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد ریگزین سنہری ڈائی	مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔
	منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔
کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی	موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔
کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔	میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل
گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل	نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔
لغات الحدیث (عربی۔ اردو) مجلد پارچہ جلد اول (ا۔ ح) / 〃 〃 جلد دوم (خ۔ ز) / 〃 〃 جلد سوم (س۔ ض)	نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل
	نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین (معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی
	میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی